

ان سے عبد الملک بن میسرو نے، ان سے نزال بن سہر نے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک صاحب (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) کو ایک آئیت پڑھتے سنے والی آئیت انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے خلاف سنی تھی۔ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لایا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم دونوں صحیح ہو (اس لئے اپنے اپنے طور پر پڑھو۔) (شعبہ کہتے ہیں کہ) میراثاں بگمان یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا (اختلاف و نزاع نہ کیا کرو) کیونکہ تم سے پہلے کی امتوں نے اختلاف کیا اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ائمیں بلاک کر دیا۔

حدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمُلْكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ النَّزَالِ بْنِ سَنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَلَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ آيَةً سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ قُرَاً خَلَافَهَا فَأَخْذَذَتْ بِيَدِهِ فَأَنْطَلَقَتْ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((إِلَّا كُمَا مُخْسِنُ، فَاقْرَأْ)). أَكْثَرُ عُلَمَائِيَّ فَقَالَ: ((فَإِنَّمَا كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوا فَأَهْلَكُوهُمْ)). [۲۴۱۰]

**تشبیه** اختلاف و نزاع سے قرآن و حدیث میں جس قدر روکا گیا ہے صد افسوس کہ مسلمانوں نے اسی قدر باہمی اختلاف و نزاعات کو اپنایا ہے۔ مسلمان گروہ در گروہ اس قدر تقسیم ہوئے ہیں کہ تفصیل کے لئے رفاتر کی ضرورت ہے۔ خود الہ اسلام میں کتنے فرقے بن گئے ہیں اور فرقوں میں پھر فرقے پیدا ہی ہوتے جا رہے ہیں اللہ پاک اس چودھویں صدی کے خاتمے پر مسلمانوں کو سمجھ دے کہ وہ اپنے باہمی اختلافات کو ختم کر دیں اور ایک خدا، ایک رسول، ایک قرآن، ایک کعبہ پر سارے گلمہ کو متعدد ہو جائیں۔ آئیں۔

## ۲۔ کتاب النکاح

### کتاب مسائل بیاہ شادی کے بیان میں (نکاح شادی کا بیان)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

- ۱ - باب التَّرْغِيبُ فِي النَّكَاحِ  
لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ((فَإِنْ كَحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ)) الآیة.
- ۵۰۶۳ - حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْتَبَةَ،
- باب نکاح کی فضیلت کا بیان۔
- اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء میں فرمایا کہ ”تم کو جو عورتیں پسند آئیں ان سے نکاح کرلو۔“ (۵۰۶۳) ہم سے سعید بن ابی مرتبہ نے بیان کیا کہا تم کو محمد بن جعفر

لے خبر دی، کہا ہم کو حمید بن ابی حمید طویل نے خبر دی، انہوں نے حضرت انس بن مالک سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ تین حضرات (علیٰ بن ابی طالب، عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم) مجی کریم اللہ عزیز کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف آپ کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے جب ائمہ حضور اکرم ﷺ کا عمل بتایا گیا تو جیسے انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا آخرت ﷺ سے کیا مقابلہ! آپ کی تمام اگلی بھی لفڑیوں میں معاف کردی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ آج سے میں ہمیشہ رات بھرنماز پڑھا کروں گا۔ دوسرا نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور کبھی ناٹھ نہیں ہونے دوں گا۔ تیسرا نے کہا کہ میں عورتوں سے جدا کی اختیار کر لوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ پھر آخرت ﷺ تشریف لائے اور ان سے پوچھا کیا تم نے ہی یہ باتیں کی ہیں؟ سن لو! اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ رب العالمین سے میں تم سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ میں تم سب سے زیادہ پرہیز گار ہوں لیکن میں اگر روزے رکھتا ہوں تو افظار بھی کرتا رہتا ہوں۔ نماز بھی پڑھتا ہوں (رات میں) اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔ میرے طریقے سے جس نے بے رغبتی کی وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔

آخرنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا حَمَدَ بْنَ أَبِي حَمِيدِ الطَّوَّيلِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَّهُ بْنَ مَايَلِكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : جَاءَ فَلَاقَهُ رَهْبَطٌ إِلَى هَؤُلَاءِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا أَخْبَرُوا كَالَّذِهِنَ تَقَالُوا، قَالُوا : وَإِنَّنَّنَعْنَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ ؟ فَلَذِ غَيْرِهِ لَهُ مَا تَقْدِمُ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاخِرُ. قَالَ أَخْدُهُمْ : أَمَا أَنَا فِي أَنِّي أَصْنَلِي الْمُلِئَلَ أَهْدَا. وَقَالَ آخَرُ : أَنَا أَصْنُومُ الدَّهْرَ وَلَا أَفْطِرُ. وَقَالَ آخَرُ : أَنَا أَغْتَرُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَرْوَجُ أَهْدَا. فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ : ((أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَسَكَدَا؟ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَخْشَأُكُمْ اللَّهُ وَأَنْقَاصُكُمْ لَهُ، لَكُمْ أَصْنُومُ وَأَفْطِرُ، وَأَصْنَلِي وَأَرْقَدُ، وَأَتَرْوَجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغَبَ عَنْ سُنْتِي فَلَيَسْ مِنِّي)).

**لشیخ** اس حدیث کے لانے سے محدث کی غرض نکاح کی اہمیت تلاٹا ہے کہ نکاح اسلام میں سخت ضروری عمل ہے۔ ساتھ ہی اسی حدیث سے حقیقت اسلام پر بھی روشنی پڑتی ہے جس سے ادیان عالم کے مقابلہ پر اسلام کا دین نظرت ہونا ظاہر ہوتا ہے اسلام دنیا و دین ہردو کی تعمیر چاہتا ہے وہ غلط رہبانیت اور غلط طور پر ترک دنیا کا قائل نہیں ہے۔ ایک عالمگیر آخر دین کے لئے ان ہی اوصاف کا ہونا لا بدی تھا اسی لئے اسے ناخ ادیان قرار دے کر بنی نوع انسان کا آخری دین قرار دیا گیا، جیسے ہے «(ان الدین عند الله الاسلام)» (آل عمران: ۱۹)

۵۰۶۴ - حَدَّثَنَا عَلَيٌّ سَمِعَ حَسَانَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الرُّهْفِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِهِ ﷺ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَإِنَّكُحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنْ

(۵۰۶۳) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، انہوں نے حسان بن ابراہیم سے سنا، انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے، ان سے زہری نے، کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انہوں نے عائشہ بنت ابی طالب سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد و ان خفتم ان لا تقصسطوا فی الیتامی فانکھروا ماطاب لكم من النساء کے متعلق پوچھا "اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ

تم تمہیں سے انصاف نہ کر سکو گے تو جو عورتیں تمہیں پسند ہوں ان سے نکاح کرلو۔ دودو سے، خواہ تین تین سے، خواہ چار چار سے، لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر ایک ہی پرس س کرو یا جو لوگوں کی تماری ملک میں ہو، اس صورت میں قوی امید ہے کہ تم ظلم و زیادتی نہ کر سکو گے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا بھائیجے! آیت میں ایسی یتیم مالدار لڑکی کا ذکر ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو۔ وہ لڑکی کے مال اور اس کے حسن کی وجہ سے اس کی طرف مائل ہو اور اس سے معنوی مرپر شادی کرنا چاہتا ہو تو ایسے شخص کو اس آیت میں ایسی لڑکی سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ہاں اگر اس کے ساتھ انصاف کر سکتا ہو اور پورا مراوا کرنے کا رادہ رکھتا ہو تو اجازت ہے، ورنہ ایسے لوگوں سے کہا گیا ہے کہ اپنی پرورش میں یتیم لڑکیوں کے سوا اور دوسروں سری لڑکیوں سے شادی کر لیں۔

**لئے** اس آیت میں یہ جو فرمایا اگر تم یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کر سکو تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان سے نکاح کر لو تو عروہ نے اس کا مطلب پوچھا کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرنے کا کیا مطلب ہے اور «فانکھجو ما طاب لكم» (النساء: ۳) یعنی جزا کو شرط «وان خففم» (النساء: ۳) سے کیا تعلق ہے یہ آیت سورہ نساء میں ہے اور یہ حدیث اس سورت کی تغیری میں ہی گزر چکی ہے۔ عروہ کے جواب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ تقریر فرمائی جو حدیث میں مذکور ہے۔

باب نبی کریم ﷺ کا فرمان کہ تم میں جو شخص جماع کرنے کی طاقت رکھتا ہو اسے شادی کرنے چاہئے۔

کیونکہ یہ نظر کو پیچی رکھنے والا اور شرم گاہ کو محفوظ رکھنے والا عمل ہے اور کیا ایسا شخص بھی نکاح کر سکتا ہے جسے اس کی ضرورت نہ ہو؟ (۵۰۶۵) ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا، مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، ان سے اعمش نے بیان کیا، کماکہ مجھ سے ابراہیم نے بیان کیا، ان سے علقمہ بن قیس نے بیان کیا کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، ان سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منی میں ملاقات کی اور کما اے ابو عبدالرحمن! مجھے آپ سے ایک کام ہے پھر وہ دونوں تھائی میں چلے گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کما اے ابو عبدالرحمن! کیا آپ منظور کریں گے کہ ہم آپ کا نکاح کسی

النساء مئنتی و تلأت و زرباع فیان۔ خففم آن لا تغدووا فواحدة او ما ملكت أيمانكم، ذلك أدنى أن لا تغدووا **هـ** قالت: يا ابن أخي، ال يتيمة تكون في حجر ولها، فيرغب في مالها وجمالها يريد أن يتزوجها بأدنى من سنة صداقها، فنهوا أن ينكحوهن إلا أن يفسدوا لهن فينكلوا الصداق، وأمروا بنكاح من سواهن من النساء. [راجع: ۲۴۹۴]

۲ - باب قول النبي ﷺ: (من استطاع منكم البقاء فليتزوج. لأنَّه أبغض للبصر وأحسن للفرج). وهل يتزوج من لا أرب له في النكاح؟  
۵۰۶۵ - حدثنا عمر بن حفص، حدثنا أبي حدثنا الأعمش قال: حدثني إبراهيم عن علقة قال: كنت مع عبد الله، فلقيه عثمان بن ميني فقال: يا أبا عبد الرحمن، إن لي إلينك حاجة فخلها، فقال عثمان: هل لك يا أبا عبد الرحمن في أن تزوجك بكرًا تذكرك ما كنت تعهد؟

کنواری لوکی سے کر دیں جو آپ کو گزرے ہوئے ایام یاد دلادے۔ چونکہ حضرت عبد اللہ بن عثیمینؓ اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تھے اس لئے انہوں نے مجھے اشارہ کیا اور کما علقمہ! میں جب ان کی خدمت میں پہنچا تو وہ کہہ رہے تھے کہ اگر آپ کا یہ مشورہ ہے تو رسول کشم علیہ السلام نے ہم سے فرمایا تھا اے نوجوانو! تم میں جو بھی شادی کی طاقت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہئے اور جو طاقت نہ رکھتا ہو اسے روزہ رکھنا چاہئے کیونکہ یہ خواہش نفسانی کو توڑ دے گا۔

[راجع: ۱۹۰۵] خصی ہونے سے یہ بہتر اور افضل ہے کہ روزہ رکھ کر شوت کو کم کیا جائے۔ خصی ہونے کی کسی حالت میں اجازت نہیں دی

فَلَمَّا رَأَى عَنْدَ اللَّهِ أَنَّ لَيْسَ لَهُ حَاجَةً إِلَى هَذَا أَشَارَ إِلَيْيَ فَقَالَ: يَا عَلْقَمَةً، فَأَنْهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: أَمَا لَيْنَ قُلْتَ ذَلِكَ لِقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ أَسْتَطَعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَرْوَجْ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ)).

[راجع: ۱۹۰۵]

**لشیخ**  
جاسکتی۔

### باب جو نکاح کرنے کی (بوجہ غربت کے) طاقت نہ رکھتا ہو اسے روزہ رکھنا چاہئے

(۵۰۶۶) ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے عمارہ نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن زید نے بیان کیا، کہا کہ میں علقمہ اور اسود (رحم اللہ) کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن مسعود عثیمینؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے ہم سے کہا کہ ہم نبی کشم علیہ السلام کے زمانہ میں نوجوان تھے اور ہمیں کوئی چیز میر نہیں تھی۔ حضور اکرمؐ نے ہم سے فرمایا، نوجوانوں کی جماعت! تم میں ہے بھی نکاح کرنے کے لئے مالی طاقت ہو اسے نکاح کر لینا چاہئے کیونکہ یہ نظر کو پیچی رکھنے والا اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا عمل ہے اور جو کوئی نکاح کی بوجہ غربت طاقت نہ رکھتا ہو اسے چاہئے کہ روزہ رکھے کیونکہ روزہ اس کی خواہشات نفسانی کو توڑ دے گا۔

[راجع: ۱۹۰۵] روزہ خواہشات نفسانی کو کم کر دینے والا عمل ہے اس لئے مجرور نوجوانوں کو بکثرت روزہ رکھنا چاہئے کہ خواہش نفسانی ان کو گناہ پر نہ ابھار سکے، آج کی دنیا میں ایسے خدا ترس ایماندار نوجوانوں کا فرض ہے کہ سینما بازی و فلم رسائل کے پڑھنے اور ریڈیائی فلم گانوں کے سنتے سے بالکل دور رہیں۔

### باب كَثْرَةِ النِّسَاءِ باب بیک وقت کی بیویاں رکھنے کے بارے میں

کئی عورتوں سے چار تک کی تعداد مراد ہے اس کی اجازت اس شرط کے ساتھ ہے کہ سب کے حقوق ادا کئے جاسکیں ورنہ صرف

### باب مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ الْبَاءَةَ فَلْيَصُمْ

(۵۰۶۶) حدثنا عمر بن حفص بن غياث، حدثنا أبي حدثنا الأعمش حدثني عمارة عن عبد الرحمن بن يزيد قال: دخلت مع علقة والأسود على عبد الله، فقال عبد الله: كنا مع النبي ﷺ شيئاً لا نجد شيئاً، فقال لنا رسول الله ﷺ: ((يا معشرا الشباب، من استطاع الباءة فليتروج، ومن لم يستطع فعليه الصوم فإنه له وجاء)).

[راجع: ۱۹۰۵]

ایک ہی کی اجازت ہے طلاق یا موت کی صورت میں حسب موقع حقیقی مورثیں بھی نکاح میں آئیں ان پر پابندی نہیں ہے۔

(۵۰۶۷) ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، کما کہ ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی، انہیں ابن جرجیج نے خبر دی، کما کہ مجھے عطاء بن ابی رباح نے خبر دی، کما کہ ہم حضرت ابن عباس بن عیاش کے ساتھ امام المؤمنین حضرت میمونہ بنی عیاش کے جنائزہ میں شریک تھے، حضرت ابن عباس بنی عیاش نے کما کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں جب تم ان کا جنائزہ اخواہ تو زور زور سے حرکت نہ دنا بلکہ آہستہ آہستہ نبی کے ساتھ جنائزہ کو لے کر چلنا، نبی کریم ﷺ کے پاس آپ کی وفات کے وقت آپ کے نکاح میں نو یویاں تھیں آٹھ کے لئے تو آپ نے باری مقرر کر کی تھی لیکن ایک کی باری نہیں تھی۔

۵۰۶۷ - حدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ حَرْبِي أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ قَالَ: حَضَرَنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةً مَيْمُونَةَ بِسَرْفٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ ﷺ، فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَفْسَهَا فَلَا تُزَعِّرُوهَا وَلَا تُرْأَزِّلُوهَا وَارْفَوْا، فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ يَسْعَ كَانَ يَقْسِمُ لِعَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لَوْاحدَةً.

بیک وقت نو یویاں کا رکھنا یہ خصائص نبوی میں سے ہے امت کو صرف چار تک کی اجازت ہے جن کی باری مقرر نہیں تھی ان سے حضرت سودہ بنی عیاش مراد ہیں، انہوں نے بڑھاپے کی وجہ سے اپنی باری حضرت عائشہ بنی عیاش کو دے دی تھی۔

(۵۰۶۸) ہم سے مسدود نے بیان کیا، کما ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا، کما ہم سے سعید نے بیان کیا، ان سے قادہ نے، ان سے انس بنی عثیر نے کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ ایک ہی رات میں اپنی تمام یویاں کے پاس گئے، آنحضرت ﷺ کی نو یویاں تھیں۔ حضرت امام بخاریؓ نے کما کہ مجھے سے خلیفہ ابن خیاط نے بیان کیا، کما ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا، کما ہم سے سعید نے بیان کیا، ان سے قادہ نے اور ان سے حضرت انس بنی عثیر نے بیان کیا، انہوں نے آنحضرت ﷺ سے پھر کی حدیث بیان کی۔

۵۰۶۸ - حدَّثَنَا مُسَيْدَدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ، وَلَهُ يَسْعَ نِسْوَةً. وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَنَادَةَ أَنَّ أَنْسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[راجح: ۲۶۸]

**لشیخ منی** آنحضرت ﷺ کی جو نو یویاں آخری زندگی تک آپ کے نکاح میں تھیں ان کے اسمائے گرائی یہ ہیں۔ (۱) حضرت حفصہ (۲) حضرت ام حبیب (۳) حضرت سودہ (۴) حضرت ام سلمہ (۵) حضرت صفیہ (۶) حضرت میمونہ (۷) حضرت زینب (۸) حضرت جویریہ (۹) حضرت عائشہ بنی عثیر۔ ان میں سے آٹھ کے لئے باری مقرر کی تھی مگر حضرت سودہ بنی عیاش نے بخوبی اپنی باری حضرت عائشہ بنی عیاش کو بخش دی تھی۔ اس لئے ان کی باری ساقط ہو گئی تھی۔ نو یویاں ہونے کے باوجود آپ کے عادلانہ رویہ کا یہ حال تھا کہ کبھی کسی کوشکیت کا موقع نہیں دیا گیا۔

(۵۰۶۹) ہم سے علی بن حکم الانصاری نے بیان کیا، کما ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے رقبہ نے، ان سے طلحہ الیائی نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ مجھے سے ابن عباس بنی عیاش نے دریافت فرمایا کیا تم

۵۰۶۹ - حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ رَقَبَةَ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَالِيَّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبَّرٍ قَالَ :

نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا شادی کرو کیونکہ اس امت کے بہترین شخص جو تھے (یعنی آخر پرست ﷺ) ان کی بہت سی نوبیاں تھیں۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اس امت میں اچھے وہی لوگ ہیں جن کی بہت عورتیں ہوں۔

قالَ لِيْ إِبْرَاهِيمَ: هَلْ تَرَوْجُتْ؟ قَلَتْ: لَا. قَالَ: فَتَرَوْجَ خَيْرٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ أَكْثَرُهُنَّ نِسَاءً.

**لئے** حد شرعی کے اندر بیک وقت چار عورتیں رکھی جا سکتی ہیں بشرطیکہ ان میں انصاف کیا جائے کہ درنہ صرف ایک ہی یہ چاہئے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس امت میں اچھے وہی لوگ ہیں جن کی عورتیں بہت ہوں۔ جن کا مطلب حد شرعی کے اندر اندر ہے کہ ایک مرد کو اگر ضرورت ہو اور وہ انصاف کے ساتھ سب کی دل جوئی کر کے اور حق حقوق ادا کر دے تو صرف چار عورتوں کی اجازت ہے۔ چار سے زائد بیک وقت نکاح میں قطعاً حرام ہے۔ بلکہ قرآن مجید نے صاف اعلان کیا ہے۔ وان خفتم ان لا تعدلوا فواحدۃ اگر تم کوڑر ہو کہ انصاف نہ کر سکو گے تو بس صرف ایک ہی عورت پر اکتفا کرو۔ اس صورت میں ایک سے زیادہ ہرگز نہ رکھو۔ آخر پرست ﷺ نے عمر کے آخری حصہ میں بیک وقت اپنے گھر میں نوبیاں رکھی تھیں، یہ آپ کی خصوصیات میں سے ہے۔ اس سے کوئی یہ سمجھے کہ آپ کی نیت شوت رانی یا عیاشی کی تھی تو ایسا سمجھنا بالکل غلط ہے کیونکہ عین عالم شباب میں آپ نے صرف ایک بوڑھی عورت حضرت خدیجہ رض پر قناعت کی تھی۔ اخیر عمر میں نوبیاں رکھنے میں دینی و دنیاوی بہت سے مصلح تھے جن کی تفصیل ملاحظہ کرنے کے شاکرین اس مقام پر شرح وحیدی کا مطالعہ فرمائیں۔ نو کی تعداد میں کتنی بوڑھی یہود عورتیں تھیں جن کو محض ملی مفاد کے تحت آپ نے نکاح میں قبول فرمایا تھا۔

باب جس نے کسی عورت سے شادی کی نیت سے ہجرت کی  
ہویا کسی اور نیک کام کی نیت کی ہو تو اسے اس کی نیت کے  
مطابق بدلہ ملے گا

(۵۰۷۰) ہم سے بھی بن قزمن نے بیان کیا، کہا ہم سے امام والک نے بیان کیا، ان سے بھی بن سعید نے، ان سے محمد بن ابراہیم بن حارث نے، ان سے علقمہ بن وقار نے اور ان سے حضرت عمر بن الخطاب رض نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عمل کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو وہی ملتا ہے جس کی وہ نیت کرے۔ اس لئے جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہو۔ اسے اللہ اور اس کے رسول کی رضا حاصل ہو گی لیکن جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کی نیت سے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے ارادہ سے ہو، اس ای ہجرت اسی کے لئے ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔

۵- باب مَنْ هَاجَرَ  
أَوْ عَمَلَ خَيْرًا لِتَزوِيجِ  
امْرَأَةٍ فَلَهُ مَا نَوَى

۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ فَرَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْأَعْمَلُ بِالنِّسَاءِ، وَإِنَّمَا لِإِمْرَأِيْ مَا نَوَى)، فَمَنْ كَانَ هِجْرَتَهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَ هِجْرَتَهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٌ يُنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)).

[راجح: ۱]

**تَسْبِيح** مجتهد اعظم حضرت امام بخاریؓ کا اشارہ اس بیویوں بات کی طرف ہے کہ اسلام میں نیت کی بڑی اہمیت ہے شادی بیاہ کے بھی بہت سے معاملات ایسے ہیں جو نیت ہی پر مبنی ہیں مسلمان کو لازم ہے کہ نیت میں ہر وقت رضائے اللہ کا تصور رکھے اور اغراض فاسدہ کا ذہن میں تصور بھی نہ لائے۔

باب ایسے تنگ دست کی شادی کرنا جس کے پاس صرف قرآن مجید اور اسلام ہے اس باب میں حضرت سلیمان بن علیؑ سے بھی ایک حدیث نبی کریم ﷺ سے مروری ہے

(۱۷) ہم سے محمد بن الشنی نے بیان کیا، کہا ہم سے بھی نہ بیان کیا، کہا ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے قیس نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ جہاد کیا کرتے تھے اور ہمارے ساتھ یویاں نہیں تھیں۔ اس لئے ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم اپنے آپ کو خصی کیوں نہ کر لیں؟ آپ نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔

**تَسْبِيح** آج کل کی نسیبندی بھی خصی ہونا ہی ہے جو مسلمان کے لئے ہرگز جائز نہیں ہے۔ حضرت امام بخاریؓ نے اس سے باب کا مطلب اس طرح سے نکلا کہ جب خصی ہونے سے آپ نے منع فرمایا تو اب شوت نکالنے کے لئے نکاح باقی رہ گیا پس معلوم ہوا کہ مغلظ کو بھی نکاح کرنا درست ہے۔ سل کی حدیث میں اس کی صراحت مذکور ہو چکی ہے۔

باب کسی شخص کا اپنے بھائی سے یہ کہنا کہ تم میری جس بیوی کو بھی پسند کر لو میں اسے تمہارے لئے طلاق دے دوں گا۔ اسکو عبد الرحمن بن عوفؓ نے بھی روایت کیا ہے۔

(۱۸) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عبیینہ نے، ان سے حمید طویل نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ (ہجرت کر کے مدینہ) آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سعد بن ربيع الانصاریؓ کے درمیان بھائی چارہ کرایا۔ سعد الانصاری بنی بشیر کے نکاح میں دو بیویاں تھیں۔ انہوں نے عبد الرحمن بنی بشیر سے کہا کہ وہ ان کے اہل (بیوی) اور مال میں سے آدھے لیں۔ اس پر

۶۔ باب تَزْوِيج الْمُغْسِرِ الَّذِي مَعَهُ الْقُرْآنَ وَالإِسْلَامَ، فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۵۰۷۱ حدثنا محمد بن المثنى، حدثنا يحيى حدثنا إسماعيل، قال حدثني قيس عن ابن مسعود رضي الله عنه قال كنا نغزو مع النبي ﷺ ليس لنا نساء، فقلنا يا رسول الله لا نشخصي؟ فهانا عن ذلك. [راجع: ۴۶۱۵]

۷۔ باب قَوْلِ الرَّجُلِ لِأَخِيهِ : انْظُرْ أَيِّ زَوْجَتِي شَبَّتْ حَتَّى أَنْزِلَ لَكَ عَنْهَا. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ يہ حدیث کتاب البیویع میں گزر چکی ہے۔

۵۰۷۲ حدثنا محمد بن كثیر عن سفیان عن حمید الطویل قال : سمعت انس بن مالک قال : قدم عبد الرحمن بن عوف فاختى النبي ﷺ بيته وبين سعد بن الربيع الانصاری، وعند الانصاری امرأاتان، فعرض عليه أن ينافضه أهلة ومائلة فقال : بارك الله لك

عبد الرحمن نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل اور آپ کے مال میں برکت دے، مجھے تو بازار کا راستہ بتا دو۔ چنانچہ آپ بازار آئے اور یہاں آپ نے کچھ نیپر اور کچھ گھنی کی تجارت کی اور نفع کمیا۔ چند دنوں کے بعد ان پر زعفران کی زردی گلی ہوئی تھی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ عبد الرحمن یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کر لی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ انہیں مریم کیا دیا عرض کیا کہ ایک گھنٹی برابر سونا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا پھر ولیمہ کراگرچہ ایک بکری ہی کا ہو۔

[راجع: ۲۰۴۹]

**لئے بخیر** ولیمہ سنت نبوی ہے جو عورت سے ملاپ کے بعد کیا جانا چاہئے مگر افسوس کہ آج کل مسلمانوں نے عام طور پر الاماشاء اللہ اسے بھی ترک کر دیا ہے۔ زردو لگنے کی وجہ یہ تھی کہ عورتوں کی خوشبو میں زعفران پڑتا تھا اس وجہ سے وہ رنگ دار ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ مردوں کی خوشبو میں رنگ نہ ہو عورتوں کی خوشبو میں تیز بونہ ہو۔ اسی لئے حضرت عبد الرحمن بن عوف رض نے بعد نکاح جب ولمن سے اختلاط کیا تو زوجہ کی تازہ خوشبو کہیں ان کے کپڑے میں لگ گئی۔ یہ نہیں کہ قصدًا زعفران لگایا ہو جس سے مردوں کے حق میں نہیں آئی ہے اور دو ماں کو کیسری لباس پہنانے کا دستور جو بعض بست پرست اقوام میں ہے اس کا عرب میں نام و نشان بھی نہ تھا۔ پس یہ وہی زعفرانی رنگ تھا جو ولمن کے کپڑوں سے ان کے کپڑوں سے لگ گیا تھا دگرچہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمن بن عوف کو ولیمہ کرنے کا حکم فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ دو ماں کو ولیمہ کی دعوت کرنا سنت ہے مگر صد افسوس کہ بیشتر مسلمانوں سے یہ سنت بھی متذوک ہوتی جا رہی ہے اور بیاہ شادی میں قسم قسم کی شرکیہ بدیعہ شکلیں عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ اللہ پاک مسلمانوں کو اپنے پے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے اور ہماری لغزشوں کو معاف کرے۔ آمین۔

## باب مجردرہنا اور اپنے کو نامد بنا دینا منع ہے

(۵۰۷۳) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی، انہوں نے سعید بن مسیب سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن ابی و قاص رض سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تباہ لیعنی عورتوں سے الگ رہنے کی زندگی سے منع فرمایا تھا۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اجازت دے دیتے تو ہم تو خسی ہی ہو جاتے۔

(۵۰۷۴) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی اور

فِي أَهْلِكَ وَمَا لِكَ، ذُلُونِي عَلَى السُّوقِ، فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ أَقْطَلِ وَشَيْئًا مِنْ سَمْنِ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضَرَّ مِنْ صَفْرَةٍ، فَقَالَ: ((مَهْمِمٌ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ)). فَقَالَ: تَرَوْجَتْ أَنْصَارِيَةً فَالْ (فَمَا سُقْتَ))؟ قَالَ: وَزْنُ نَوَّاهٍ مِنْ ذَهَبٍ. قَالَ: ((أَوْ لِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ)).

[راجع: ۲۰۴۹]

## ۸- بَابَ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّبْتُلِ وَالْحِصَاءِ

۵۰۷۳ - حَدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا أَبْنُ شَهَابٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبَ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى عُشَمَانَ أَبْنَ مَظْعُونَ التَّبْتُلَ، وَلَوْ أُدْنَ لَهُ لَا خَتْصِيَّةٌ. [اطراوه في: ۵۰۷۴].

۵۰۷۴ - حَدَّثَنَا أَبْوَا الْيَمَانَ أَخْبَرَنَا شَعِيبَ عَنِ الْوُهْرَيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ

انہوں نے حضرت سعد بن ابی و قاصِ بن شہر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون بن شہر کو عورت سے الگ رہنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ اگر آنحضرت ﷺ نہیں اس کی اجازت دے دیتے تو ہم بھی اپنے کو خصی بنا لیتے۔

اسلام میں مجرور ہے کوہتر جانے کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے بلکہ نکاح سے بے رغبتی کرنے والے کو اپنی امت سے خارج فرار دیا ہے۔

(۵۰۷۵) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر نے، ان سے اسماعیل بن ابی خالد بھلی نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن مسعود بن شہر نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کو جالیا کرتے تھے اور ہمارے پاس روپیہ نہ تھا (کہ ہم شادی کر لیتے) اس لئے ہم نے عرض کیا، ہم اپنے کو خصی کیوں نہ کرالیں لیکن آنحضرت ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔ پھر ہمیں اس کی اجازت دے دی کہ ہم کسی عورت سے ایک کپڑے پر (ایک مدت تک کے لئے) نکاح کر لیں۔ آپ نے ہمیں قرآن مجید کی یہ آیت پڑھ کر سنائی کہ ”ایمان لانے والو! وہ پاکیزہ چیزیں مت حرام کرو جو تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے حلال کی ہیں اور حد سے آگے نہ بڑھو، بے شک اللہ حد سے آگے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“

(۵۰۷۶) اور اصحاب نے کہا کہ مجھے ابن وہب نے خبر دی، انہیں یونس بن یزید نے، انہیں ابن شاہب نے، انہیں ابو سلمہ نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ بن شہر نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نوجوان ہوں اور مجھے اپنے پر زنا کا خوف رہتا ہے۔ میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس پر میں کسی عورت سے شادی کرلوں۔ آپ میری یہ بات سن کر خاموش رہے۔ دوبارہ میں نے اپنی یہی بات دہرائی لیکن آپ اس مرتبہ بھی خاموش رہے۔ سہ بارہ میں نے عرض کیا آپ پھر بھی خاموش رہے۔ میں نے چوتھی مرتبہ عرض کیا آپ نے فرمایا اے ابو ہریرہ! جو کچھ تم کرو گے اسے (لوح محفوظ میں) لکھ کر قلم خشک ہو چکا ہے۔ خواہ اب تم خصی ہو جاؤ یا باز

المُسَيْبُ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصِ  
يَقُولُ : لَفَدَ رَدَّ ذَلِكَ - يَعْنِي النِّسِيَّةَ -  
عَلَى عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونِ التَّبْلُلِ، وَلَوْ أَجَازَ  
لَهُ التَّبْلُلُ لَا خَتْصِيَّةَا . [راجح: ۵۰۷۳]

۵۰۷۵ - حَدَّثَنَا قَتْبِيَّةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
جَرَيْرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ: كَتَنَا نَغْزِرُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لَنَا شَيْءٌ، فَقُلْنَا:  
إِلَّا نَسْتَخْصِي فَهَاهَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَجَّصَ  
لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثُّوْبِ، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا  
:(﴿إِنَّمَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِرِّمُوا  
طَيَّبَاتٍ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ، وَلَا تَعْتَدُوا، إِنَّ  
اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ﴾)).

[راجح: ۴۶۱۵]

۵۰۷۶ - وَقَالَ أَصْبَغُ : أَخْبَرَنِي أَبْنُ  
وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي رَجُلٌ  
شَابٌ، وَأَنَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي الْعَنْتَ،  
وَلَا أَجِدُ مَا أَتَرْوَجُ بِهِ النِّسَاءَ، فَسَكَّتَ  
عَنِي. ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَسَكَّتَ عَنِي ثُمَّ قُلْتُ  
ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَسَكَّتَ عَنِي ثُمَّ قُلْتُ  
مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ النِّسِيَّةَ : (إِنَّمَا أَبَا هُرَيْرَةَ  
جَفَّ الْقَلْمَنْ بِمَا أَنْتَ لَاقِ، فَأَخْتَصُ عَلَى

رہو۔ یعنی خصی ہونا بیکار محض ہے۔  
ذلک اُز ذر)۔

**لشیخ** دوسری حدیث میں ہے حضرت ابو ہریرہ رض نے کما اجازت ہو تو میں خصی ہو جاؤ؟ اس صورت میں جواب سوال کے مطابق ہو جائے گا۔ اس سے یہ مقصود نہیں ہے کہ آپ نے خصی ہونے کی اجازت دے دی کیونکہ دوسری حدیثوں میں صراحتاً اس کی ممانعت وارد ہے بلکہ اس میں یہ اشارہ ہے کہ خصی ہونے میں کوئی فائدہ نہیں تھی تقدیر میں جو لکھا ہے وہ ضرور پورا ہو گا اگر حرام میں پڑنا لکھا ہے تو حرام میں جلتا ہو گا اگر پچتا لکھا ہے تو محفوظ رہے گا۔ پھر اپنے کو نامرو بنا کیا ضرور ہے اور چوں کہ حضرت ابو ہریرہ رض روزے بہت رکھا کرتے تھے لیکن روزوں سے ان کی شوت نہیں گئی تھی لہذا آنحضرت نے ان کو روزوں کا حکم نہیں فرمایا۔ روایت میں متعدد کا ذکر ہے جو وقت طور پر اس وقت حلال تھا مگر بعد میں قیامت تک کے لئے حرام قرار دے دیا گیا۔

### باب کنواریوں سے نکاح کرنے کا بیان

اور ابن ابی ملیک نے بیان کیا کہ ابن عباس نے عائشہ رض سے کہا کہ آپ کے سوانحی کرم رض نے کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہیں کیا (۵۰۷) ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی عبدالحمید نے بیان کیا، ان سے سليمان بن بلاں نے، ان سے هشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رض نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فرمائیے اگر آپ کسی والدی میں اتریں اور اس میں ایک درخت ایسا ہو جس میں اونٹ چر گئے ہوں اور ایک درخت ایسا ہو جس میں سے کچھ بھی نہ کھلایا گیا ہو تو آپ اپنا اونٹ ان درختوں میں سے کس درخت میں چ رائیں گے؟ آنحضرت رض نے فرمایا کہ اس درخت میں جس میں سے بھی چ رایا نہیں گیا ہو۔ ان کا اشارہ اس طرف تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سوا کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہیں کیا۔

(۵۰۸) ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے اسماسہ نے بیان کیا، ان سے هشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رض نے بیان کیا کہ رسول کرم رض نے فرمایا اے عائشہ! مجھے خواب میں دو مرتبہ تم دکھائی گئیں۔ ایک مغض (جراہیل) تمہاری صورت حریر کے ایک ٹکڑے میں اٹھائے ہوئے ہے اور کھاتا ہے کہ یہ آپ کی بیوی ہے میں نے جو اس کپڑے کو کھولا تو اس میں تم تھیں۔ میں نے خیال کیا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف

### ۹- باب نکاح الإنبار

وقال ابن أبي ملينكة : قال ابن عباس  
لعاشرة: لم ينكح النبي صلی اللہ علیہ وسلم بکراً غيرها.  
٥٠٧٧ - حدثنا إسماعيل بن عبد الله  
قال: حدثني أخي عن سليمان عن هشام  
بن عروة عن أبيه عن عائشة رضي الله  
عنها قالت: قلت يا رسول الله أرأيت  
لو نزلت وادينا وفيه شجرة قد أكل منها،  
ووجدت شجرة لم يأكل منها، في أيها  
كنت تُرْتَعِنْ بغيرك؟ قال: ((في التي لم  
يُرْتَعِنْ منها)). تغفى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ لَمْ  
يَرْتَعْ بِكُرَاً غَيْرَهَا.

٥٠٧٨ - حدثنا عبيد بن إسماعيل،  
حدثنا أبوأسامة عن هشام عن أبيه عن  
عائشة قالت: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم:  
((أَرِيْتُكُمْ فِي الْمَنَامِ مَرْتَنِينَ، إِذَا رَجَلٌ  
يَخْمِلُكُمْ فِي سَرَقَةٍ حَرِيرٍ فَيَقُولُ: هذو  
أَمْرُ أَنْتَ، فَأَكْشِفُهَا فَإِذَا هُوَ هُنْتَ، فَأَقُولُ:  
إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُنْصِبُهُ)).

سے ہے تو وہ اسے ضرور پورا کر کے رہے گا۔

[راجح: ۳۸۹۵]

بعض خواب ہو بھوچے ہو جاتے ہیں جس کی مثال آنحضرت ﷺ کا یہ خواب ہے۔

**باب بیوہ عورتوں کا بیان اور ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ**  
رَعِيَّةً نَجَاهَنَّ لَمَّا كَمَا كَهْ نَبِيُّ كَرِيمٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِمَّا يَا، أَنِّي بَشِّيَانُ أَوْ  
بَنِينَ نَكَاحَ كَلَّهُ مِيرَے سَامَنَے مَتَّ پَیْشَ کِیا کَرُوا

(۵۰۷۹) ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا، کما ہم سے ہشیم نے بیان کیا، کما ہم سے سیار بن ابی سیار نے بیان کیا، ان سے عامر شعبی نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک جہاد سے واپس ہو رہے تھے۔ میں اپنے اونٹ کو جوست تھا تیر چلانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اتنے میں میرے پیچھے سے ایک سوار مجھ سے آکر ملا اور اپنا نیزہ میرے اونٹ کو چھپودیا۔ اس کی وجہ سے میرا اونٹ تیز چل پڑا جیسا کہ کسی عمدہ قسم کے اونٹ کی چال تم نے دیکھی ہو گی۔ اچانک نبی کریم ﷺ مل گئے۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا جلدی کیوں کر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا ابھی میری شادی تھی ہوئی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کنواری سے یا یوہ سے؟ میں نے عرض کیا کہ یوہ سے۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کہ کسی کنواری سے کیوں نہ کی تم اس کے ساتھ کھیل کو د کرتے اور وہ تمہارے ساتھ کرتی۔ بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ میں داخل ہونے والے تھے تو آپ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر تھر جاؤ اور رات ہو جائے تب داخل ہو تاکہ پریشان بالوں والی سنگھا کر لیوے اور جن کے شوہر موجود نہیں تھے وہ اپنے بال صاف کر لیں۔

**لَشَّاجَ** دوسری حدیث میں اس کی مخالفت ہے کہ رات کو آدی سفر سے آن کراپنے گھر میں جائے مگر وہ محول ہے اس پر جب اس کے گھروالوں کو دن سے اس کے آنے کی خبر نہ ہو جائے اور یہاں لوگوں کے آنے کی خبر عورتوں کو دن سے ہو گئی تو آپ نے فرمایا کہ ذرا دم لے کر جاؤ تاکہ عورتیں اپنا بناو سنگار کر لیں۔

(۵۰۸۰) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کما ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کما ہم سے مخارب بن دثار نے بیان کیا، کما کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے عرض کیا کہ میں نے

### ۱۰ - باب الشیّبات

وَقَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَعْرِضْنَ عَلَيْنَ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخْوَاتِكُنَّ)).

۵۰۷۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْعُقْمَانَ حَدَّثَنَا هَشْيَمُ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَفَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَرْوَةٍ، فَتَعَجَّلْنَا عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطْرُوفٍ، فَلَحِقْنَا رَأْكِبًا مِنْ خَلْفِي، فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنْزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ، فَانْطَلَقَ بَعِيرِي كَأَجْوَدِ مَا أَنْتَ رَاءَ مِنَ الْإِبْلِ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((مَا يُغَلِّكُ؟))؟ قَلَّتْ: كُنْتُ حَدِيثَ عَهْدِ بَعْرِسٍ. قَالَ: ((بِكُنْرَا أُمُّ ثَيَّبَا؟)) قَلَّتْ: ثَيَّبَا. قَالَ: ((فَهَلْأَا جَارِيَةٌ تُلَاعِنُهَا وَتُلَاعِنُكُمْ)). قَالَ: فَلَمَّا ذَهَبْنَا إِلَى الدُّخْلَ، قَالَ: ((أَمْهَلُوا حَتَّى تَذَخَّلُوا لَيْلًا - أَيْ عِشَاءً - لِكَنِّي تَمْتَشِطُ الشَّعْنَةَ وَتَسْتَحِدُ الْمُغَيْبَةَ)).

[راجح: ۴۴۳]

۵۰۸۰ - حَدَّثَنَا آدُمُ حَدَّثَنَا شَعْبَةَ حَدَّثَنَا مَحَارِبٌ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ تَرْجِحْتُ، فَقَالَ لِي

شادی کی تو نبی کرم مسیح نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ کس سے شادی کی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ایک یوہ عورت سے۔ آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی کہ اس کے ساتھ تم کھیل کو دکرتے۔ محارب نے کہا کہ پھر میں نے آنحضرتؐ کا یہ ارشاد عمرو بن دینار سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے ساتھ سے نا ہے، مجھ سے انہوں نے آنحضرتؐ کا فرمان اس طرح بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا تم نے کسی کنواری عورت سے شادی کیوں نہ کی کہ تم اس کے ساتھ کھیل کو دکرتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔

[راجع: ۴۴۳]

یوہ سے بھی نکاح جائز ہے باب اور حدیث میں بھی مطابقت ہے گو کنواری سے شادی کرنا بہتر ہے۔ ہندوستان میں پہلے مسلمانوں کے یہاں بھی نکاح یوہ گان کو معیوب سمجھا جاتا تھا مگر حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید رضیتھی نے اس رسم بد کے خلاف جماد کیا اور اسے عملہ فتح کرایا۔

### باب کم عمر کی عورت سے زیادہ عمر والے مرد کے ساتھ شادی کا ہونا

(۵۰۸۱) ہم سے عبداللہ بن یوسف تھیسی نے بیان کیا، کہا ہم سے لیٹ بن سعد نے، ان سے یزید بن حبیب نے، ان سے عراک بن مالک نے اور ان سے عروہ نے کہ نبی کرم مسیح نے عائشہ سے شادی کے لئے ابو بکر صدیقؓ نے کہا۔ ابو بکرؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کی کہ میں آپ کا بھائی ہوں۔ (تو عائشہ کیسے نکاح کریں گے) آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ کے دین اور اس کی کتاب پر ایمان لانے کے رشتہ سے تم میرے بھائی ہو اور عائشہ میرے لئے حلال ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کم عمر کی عورت سے بڑی عمر کے مرد کی شادی جائز ہے۔

باب کس طرح کی عورت سے نکاح کیا جائے اور کون سی عورت بہتر ہے؟ اور مرد کے لئے اچھی عورت کو اپنی نسل کے لئے بھوی بنا بہتر ہے، مگریہ واجب نہیں ہے

(۵۰۸۲) ہم سے ابو یہیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے بردی، ان سے ابو الزناد نے بیان کیا، ان سے امرج نے اور ان سے حضرتؐ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ما تزوّجتَ؟)) فقلتُ تزوجتْ ثیباً. فَقَالَ (ما لَكَ وَلِلْعَذَارِي وَلِعَابِهَا). فَذَكَرْتُ ذلِكَ لِعَمْرُو بْنِ دِينَارٍ، فَقَالَ عَمْرُو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَلْ جَارِيَةٌ تَلْأِعِهَا وَتَلْأَعِبُكَ)).

[راجع: ۴۴۳]

### ۱۱ - باب تزویج الصغارِ من الکبار

(۵۰۸۱) حدثنا عبد الله بن يوسف، حدثنا الليث عن يزيد عن عراك، عن عروة أن النبي ﷺ خطب عائشة إلى أبي بكر، فقال له أبو بكر: إنما أنا أخوك، فقال: ((أنت أخي في دين الله وكتابه، وهي لي حلال)).

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کم عمر کی عورت سے بڑی عمر کے مرد کی شادی جائز ہے۔

۱۲ - باب إلَى مَنْ يُنكِحُ، وَأَيُّ النَّسَاءِ خَيْرٌ؟ وَمَا يُسْتَحِثُ أَنْ يَتَحِيرَ لِطَفِيفٍ مِنْ غَيْرِ إِسْجَابٍ

(۵۰۸۲) حدثنا أبو اليمان: أخبرنا شعيب حدثنا أبو الزناد عن الأغurg عن

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ پر سوار ہونے والی (عرب) عورتوں میں بہترن عورت قریش کی صالح عورت ہوتی ہے جو اپنے پچھے سے بہت زیادہ محبت کرنے والی اور اپنے شوہر کے مال اسباب میں اس کی بہت عمدہ تکمیل و تکران ثابت ہوتی ہے۔

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ  
قَالَ : ((خَيْرُ نِسَاءِ رَجُلٍ صَالِحٌ  
نِسَاءُ قُرَيْشٍ : أَحَدَاهُمْ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغْرِهِ،  
وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ)).

[راجح: ۳۴۳۴]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نکاح کے لئے عورت کا دیندار ہونا ساتھ ہی خاگی امور سے واقف ہونا بھی ضروری ہے۔

**باب لونڈیوں کارکھنا کیسا ہے اور اس شخص کا ثواب جس نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا اور پھر اس سے شادی کر لی**

۱۳ - بَابُ اتَّخَادِ السَّرَّارِيِّ وَمَنْ  
أَعْتَقَ حَارِيَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا  
اسے دہرا ثواب ملے گا۔

(۵۰۸۳) ہم سے موسی بن اسملیل نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے، کہا ہم سے صالح بن محدث نے، کہا ہم سے عامر شعبی نے، کہا کہ مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس لونڈی ہو وہ اسے تعلیم دے اور خوب اچھی طرح دے، اسے ادب سکھائے اور پوری کوشش اور محنت کے ساتھ سکھائے اور اس کے بعد اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لے تو اسے دہرا ثواب ملتا ہے اور الہ کتاب میں سے جو شخص بھی اپنے نبی پر ایمان رکھتا ہو اور مجھ پر ایمان لائے تو اسے دہرا ثواب ملتا ہے اور جو غلام اپنے آقا کے حقوق بھی ادا کرتا ہے اور اپنے رب کے حقوق بھی ادا کرتا ہے اسے دہرا ثواب ملتا ہے۔ عامر شعبی نے (اپنے شاگرد سے اس حدیث کو سنانے کے بعد) کہا کہ بغیر کسی مشقت اور محنت کے اسے سیکھ لو۔ اس سے پہلے طالب علموں کو اس حدیث سے کم کے لئے بھی نمایہ تک کافی رکنا پڑتا تھا۔ اور ابو بکر نے بیان کیا ابو حصین سے، اس نے ابو ہریرہ سے، اس نے اپنے والد سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ”اس شخص نے باندی کو (نکاح کرنے کے لئے) آزاد کر دیا اور یہی آزادی اس کا مقرر کی۔“

(۵۰۸۳) ہم سے سعید بن تلید نے بیان کیا، کہا کہ مجھے عبداللہ بن وہب نے خبر دی، کہا کہ مجھے جریر بن حازم نے خبر دی، ائمہ ایوب

۵۰۸۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ،  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ  
الْهَمْذَانِيُّ، حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْزَةَ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّمَا رَجُلٌ  
كَانَتْ عِنْدَهُ وَلِيَةٌ فَعَلَمَهَا فَأَخْسَنَ  
تَعْلِيمَهَا، وَأَذْبَهَا فَأَخْسَنَ تَأْدِيبَهَا، ثُمَّ  
أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا، فَلَهُ أَجْرَانٌ. وَإِنَّمَا رَجُلٌ  
مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِهِ، فَلَهُ  
أَجْرَانٌ. وَإِنَّمَا مَنْلُوكٌ أَدَى حَقَّ مَوَالِيهِ  
وَحَقَّ رَبِّهِ، فَلَهُ أَجْرَانٌ)).

قال الشعبي : خذها بغير شيء، فـذكـانـ الرـجـلـ يـزـحلـ فيـما دـونـهـ إـلـىـ المـدـيـنةـ.  
وقـالـ أـبـوـ بـكـرـ : عـنـ أـبـيـ حـصـينـ عـنـ أـبـيـ  
بـرـزـةـ عـنـ أـبـيـ عـنـ النـبـيـ ﷺ : ((أـعـتـقـهـاـ ثـمـ  
أـصـدـقـهـاـ)).

[راجح: ۹۷]

۵۰۸۴ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدَ قَالَ:  
أَخْبَرَنِي أَنْ وَهْبٌ قَالَ : أَخْبَرَنِي جَرِيرٌ

سختیانی نے انسیں محمد بن سیرن نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رض نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسالم نے فرمایا۔

(دوسری سنہ) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، ان سے حمد بن زید نے ان سے ایوب سختیانی نے ان سے محمد بن سیرن نے اور ان سے ابو ہریرہ رض نے کہ حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسالم کی زبان سے تمین مرتبہ کے سوا کبھی دین میں جھوٹ پات نہیں لکلی۔ ایک مرتبہ آپ ایک ظالم پادشاہ کی حکومت سے گزرے آپ کے ساتھ آپ کی بیوی سارہ تھیں۔ پھر پورا واقعہ بیان کیا (کہ پادشاہ کے سامنے) آپ نے سارہ کو اپنی بیوی (یعنی دیتی بیوی) کیا۔ پھر اس پادشاہ نے سارہ کو ہاجرہ (ہاجرہ) کو دے دیا۔ (ابی بی سارہ نے ابراہیم صلی اللہ علیہ وسالم سے) کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کے ہاتھ کو روک دیا اور آجر (ہاجرہ) کو میری خدمت کے لئے دلوایا۔ ابو ہریرہ رض نے بیان کیا کہ اے آسمان کے پانی کے بیٹو! یعنی اے عرب والو! یہی ہاجرہ تمساری مال ہیں۔

**لئے جائیج** حضرت ہاجرہ اس پادشاہ کی لڑکی تھی اس نے حضرت سارہ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کرامات کو دیکھا اور ایک معزز روحانی گمراہ دیکھ کر اپنی اور بیٹی کی سعادت مندی تصور کرتے ہوئے اپنی بیٹی حضرت ہاجرہ علیہ السلام کو اس گمراہ کی عنزت کے پیش نظر حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسالم کے حرم میں داخل کر دیا۔ حضرت ہاجرہ رض کو لوہنڈی کہا گیا ہے یہ شاہی خاندان کی بیٹی تھی جس کی قسمت میں ام اسلیل بنیت کی سعادت ازل سے مرقوم تھی۔ جن تین باتوں کو جھوٹ کہا گیا ہے وہ حقیقت میں جھوٹ نہ تھیں اور یہی حضرت سارہ رض کو بین کہنا یہ دین تو توجیہ کیا ہا پر آپ نے کہا تھا کیونکہ دین کی بنا پر ہر مرد اور عورت بھائی بھائی ہیں۔ دوسرا واقعہ اس وقت پیش آیا جبکہ کفار آپ کو بھی اپنے ساتھ اپنے تواریں شامل کرنا چاہتے تھے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ میں بیمار ہوں۔ یہ بھی جھوٹ نہ تھا اس لئے کہ ان کافروں کی حرکات بد دیکھ دیکھ کر آپ بست دکھی تھے اس لئے آپ نے اپنے کو بیمار کہا۔ تیرا موعد آپ کی بت شفیعی کے وقت تھا جبکہ آپ نے بطور استفہام اس فعل کو بربے بت کی طرف منسوب کیا تھا۔

(۵۰۸۵) ہم سے قتبیہ بن سعید نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے اسلیل بن جعفر نے بیان کیا، ان سے حید نے اور ان سے حضرت انس رض نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسالم نے خیر اور مدد نہ کے درمیان تین دن تک قیام کیا اور میں ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حیی رض کے ساتھ خلوت کی۔ پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسالم کے ولیمہ کی مسلمانوں کو دعوت دی۔ اس دعوت ولیمہ میں نہ روٹی تھی اور نہ گوشت تھا۔ دسترخوان بچھانے کا حکم ہوا اور اس پر سکھور، پنیر اور گھنی رکھ دیا گیا اور

بن حازم عن ایوب عن محمد عن ابی هریرة قال : قال النبي ﷺ . . . . .  
هُرَيْزَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَمَادٍ نَبْنٌ زَيْدٌ عَنْ اَبِيهِ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ  
هُرَيْزَةَ لَمْ يَكُنْ لَهُ اِنْزَادٌ إِلَّا تَلَاثَ  
كَلَّهَا : هَذِهِ اِنْزَادُ اِبْرَاهِيمَ مِنْ بَعْدِهِ وَمَقْدَهُ  
مَسَارَةً فَلَذِكْرُ الْحَدِيثِ فَأَغْطَاهَا هَاجِرَ  
قَالَتْ : كَفَّ اللَّهُ بِنَدِ الْكَافِرِ ، وَأَخْدَمَنِي  
آجِرَ . قَالَ اَبُو هُرَيْزَةَ : فَيُلْكِنْ اَمْكُنْ يَا بَنِي  
مَاءِ السَّمَاءِ .

[راجح: ۲۲۱۷]

۵۰۸۵- حَدَّثَنَا قَبِيْهُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلَ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ اَنْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ : اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ  
خَيْرِ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثَةِ يَئِنَّى عَلَيْهِ بَصَفَيَّةَ  
بَنْتَ حَمِيْرَ ، فَدَعَوْنَتِ الْمُسْلِمِينَ إِلَى  
وَلِيْمَتِهِ ، فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خَيْرٍ وَلَا لَحْمٍ ،  
أَمْ بِالْأَنْطَاعِ فَأَنْلَقَ فِيهَا مِنَ النَّفَرِ وَالْأَقْطَافِ

کی آنحضرت ﷺ کا ولیہ تھا۔ بعض مسلمانوں نے پوچھا کہ حضرت صفیہؓ امہات المؤمنین میں سے ہیں (یعنی آنحضرت ﷺ نے ان سے نکاح کیا ہے) یا لوڈی کی حیثیت سے آپ نے ان کے ساتھ خلوت کی ہے؟ اس پر کچھ لوگوں نے کہا کہ اگر آنحضرت ﷺ ان کے لئے پرده کا انتظام فرمائیں تو اس سے ثابت ہو گا کہ وہ امہات المؤمنین میں سے ہیں اور اگر ان کے لئے پرده کا اہتمام نہ کریں تو اس سے ثابت ہو گا کہ وہ لوڈی کی حیثیت سے آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر جب کوچ کرنے کا وقت ہوا تو آنحضرت ﷺ نے ان کے لئے اپنی سواری پر بیٹھنے کے لئے جگہ بنائی اور ان کے لئے پرده ڈالا تاکہ لوگوں کو وہ نظر نہ آئیں۔

اس سے ظاہر ہوا کہ وہ امہات المؤمنین میں داخل ہو چکی ہیں۔ ہاب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے کہ آپ نے صفیہؓ کو آزاد کر کے اپنے حرم میں داخل فرمایا۔

### باب جس نے لوڈی کی آزادی کو اس کام مرقرار دیا

(۵۰۸۶) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ثابت بنی اور شعیب بن جحاب نے اور ان حضرت انس بن مالک بن عثیمین نے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہؓ کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ان کام مرقرار دیا۔

صفیہؓ بنت حماد بن عثیمین جنگ خیر میں گرفتار ہوئی تھیں۔ آپؓ نے ان کو آزاد فرمایا کہ اپنے ازواج میں داخل فرمایا تھا۔ حضرت امام ابو یوسف و محمد اور حنبل اور ثوری اور الہدیہ کا یہی قول ہے کہ لوڈی کی آزادی یہی اس کام مرے کی تھی اور حنفیہ و شافعیہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا خاصہ تھا اور کسی کو ایسا کرنا درست نہیں۔ الہدیہ کی دلیل حضرت انس بن عثیمین کی حدیث ہے۔ اس میں صاف یہ ہے کہ آزادی ہی مرقرار یا۔

شافعیہ اور حنفیہ کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ کو دوسرے مرکا علم نہیں ہوا تو انہوں نے اپنے علم کی نفی کی نہ اصل مرکی۔ الہدیہ کہتے ہیں کہ طبرانی اور ابوالشخ نے خود حضرت صفیہؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کما میری آزادی ہی میرا مرقرار پائی۔ ولائل کے لحاظ سے یہی مسلک راجح ہے۔ اس لئے الہدیہ کا مسلک ہی صحیح ہے۔ فتح الباری میں ہے۔ اخذ بظاهرہ من القداء سعید بن المسیب و ابراہیم النجعی و طاؤس والزہری ومن فقهاء الامصار الثوری و ابو یوسف و احمد و اسحاق قالوا اذا اعتق امته على ان يجعل عتقها صداقها صاح العقد والعنق والمهر على ظاهر الحديث۔

### باب مفلس کا نکاح کرنا درست ہے جیسا کہ اللہ پاک نے

والسُّفْنِ، فَكَانَتْ وَلِيْمَةً، فَقَالَ  
الْمُسْلِمُونَ : إِنَّهُ أَمْهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْ  
مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينَهُ؟ فَقَالُوا: إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ  
مِنْ أَمْهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، وَإِنْ لَمْ يَحْجُبَهَا  
فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينَهُ، فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَأَ  
لَهَا خَلْفَهُ وَمَذْعُوكَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ  
النَّاسِ.

[راجع: ۳۷۱]

### ١٤ - باب مَنْ جَعَلَ عِنْقَ الْأُمَّةِ

#### صَدَاقَهَا

٥٠٨٦ - حَدَثَنَا قَيْنَيْهُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَثَنَا  
حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، وَشَعِيبٍ بْنِ الْعَجَبَ  
عَنْ أَنَّسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
أَعْنَقَ صَفِيَّةَ، وَجَعَلَ عِنْقَهَا صَدَاقَهَا.

صفیہؓ بنت حماد بن عثیمین جنگ خیر میں گرفتار ہوئی تھیں۔ آپؓ نے ان کو آزاد فرمایا کہ اپنے ازواج میں داخل فرمایا تھا۔ حضرت امام ابو یوسف و محمد اور حنبل اور ثوری اور الہدیہ کا یہی قول ہے کہ لوڈی کی آزادی یہی اس کام مرے کی تھی اور حنفیہ و شافعیہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا خاصہ تھا اور کسی کو ایسا کرنا درست نہیں۔ الہدیہ کی دلیل حضرت انس بن عثیمین کی حدیث ہے۔ اس میں صاف یہ ہے کہ آزادی ہی مرقرار یا۔

شافعیہ اور حنفیہ کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ کو دوسرے مرکا علم نہیں ہوا تو انہوں نے اپنے علم کی نفی کی نہ اصل مرکی۔ الہدیہ کہتے ہیں کہ طبرانی اور ابوالشخ نے خود حضرت صفیہؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کما میری آزادی ہی میرا مرقرار پائی۔ ولائل کے لحاظ سے یہی مسلک راجح ہے۔ اس لئے الہدیہ کا مسلک ہی صحیح ہے۔ فتح الباری میں ہے۔ اخذ بظاهرہ من القداء سعید بن المسیب و ابراہیم النجعی و طاؤس والزہری ومن فقهاء الامصار الثوری و ابو یوسف و احمد و اسحاق قالوا اذا اعتق امته على ان يجعل عتقها صداقها صاح العقد والعنق والمهر على ظاهر الحديث۔

### ١٥ - باب تَرْوِيجُ الْمُغْسِرِ، لِقَوْلِهِ

تَعَالَى ﴿إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءٍ يُغْهِمُهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾۔

سورہ نور میں فرمایا ہے کہ اگر وہ (دولما دلوں) نادار ہیں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں مالدار کر دے گا۔

بعض وفہ نکاح تکمیل دست کے لئے باعث برکت بن جاتا ہے اور اس کے ذریعہ روزی و سعی ہو جاتی ہے، اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔ حضرت ابن عباس اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ تم اللہ کے حکم کے موافق نکاح کر لو اللہ بھی اپنا وعدہ پورا کرے گا تم کو مالدار کر دے گا۔ اس آیت سے حضرت امام تخاری رضی اللہ عنہ نے یہ نکالا کہ نداری صحت نکاح کے لئے مانع نہیں ہے، بل آئندہ اگر بان نفقہ نہ ہو تو پھر محالہ الگ ہے اسی حالت میں قاضی تفریق کر سکتا ہے۔

(۵۰۸۷) ہم سے قتبیہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے بیان کیا، ان سے ان کے والدے اور ان سے سمل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو آپ کے لئے وقف کرنے حاضر ہوئی ہوں۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔ پھر آپ نے نظر کو پیچی کیا اور پھر اپنا سر جھکایا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ نے ان کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئی۔ اس کے بعد آپ کے ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ کو ان سے نکاح کی ضرورت نہیں ہے تو ان سے میرا نکاح کر دیجئے۔ آپ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس (مرکے لئے) کوئی چیز ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں اللہ کی قسم یا رسول اللہ! آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اپنے گھر جا اور دیکھو ممکن ہے تمہیں کوئی چیز مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آگئے اور عرض کیا اللہ کی قسم میں نے کچھ نہیں پایا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر لوہے کی ایک انگوٹھی بھی مل جائے تو لے آؤ۔ وہ گئے اور واپس آگئے اور عرض کیا۔ اللہ کی قسم، یا رسول اللہ! میرے پاس لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ البتہ میرے پاس یہ ایک تمہ ہے۔ انہیں (خاتون کو) اس میں سے آدھا دے دیجئے۔ حضرت سمل بن سعد رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ ان کے پاس چار بھی نہیں تھی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے اس تمہ کا کیا کرے گی۔ اگر تم اسے پہنونگے تو ان کے لئے اس میں سے کچھ نہیں

نَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ  
السَّاعِدِيِّ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ  
الَّهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتَ أَهْبَ  
لَكَ نَفْسِي قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ  
فَصَعَدَ النَّظَرُ فِيهَا وَصَوَّبَهُ، ثُمَّ طَأَطَّا  
رَسُولُ اللَّهِ رَسَّأَهُ، فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةَ  
أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ، فَقَامَ  
رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،  
إِنَّ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَرُوَجْنِيَّهَا.  
فَقَالَ: ((وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟)) قَالَ:  
لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ: ((إِذْهَبْ  
إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا)) فَذَهَبَ،  
ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا.  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ((انْظُرْ وَلُوْ خَاتَمًا  
مِنْ حَدِيدٍ)) فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا  
وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلَا خَاتَمًا مِنْ  
حَدِيدٍ، وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ: مَا لَهُ  
رِدَاءً فَلَهَا بِصَفَةٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ((  
مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ، إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ  
عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ

پچے گا اور اگر وہ پن لے تو تمارے لئے کچھ نہیں رہے گا۔ اس کے بعد وہ صحابی بیٹھے گئے۔ کافی دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد جب وہ کھڑے ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے انہیں دیکھا کہ وہ واہیں جا رہے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے انہیں ہوا یا جب وہ آئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمیں قرآن مجید کتنا پادر ہے؟ انسوں نے عرض کیا کہ فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں۔ انسوں نے گن کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے پہچھا کیا تم اُنمیں بغیر دیکھے پڑھ سکتے ہو؟ انسوں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا نہ چڑھ جاؤ۔ میں نے انہیں تمارے نکاح میں دیا۔ ان سورتوں کے بد لے جو تمیں یاد ہیں۔

غلیظ شنیٰ)۔ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَانَ مَجْلِسَةً قَامَ، فَرَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ مُولَيْتَا فَأَمَرَ بِهِ فَلَعِنَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: ((مَا ذَرَفَ مِنْ أَنْعَنٍ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: مَعْنِي سُورَةٌ كَذَا، وَسُورَةٌ كَذَا، عَذَّدَهَا فَقَالَ: ((تَفَرَّوْهُنَّ عَنْ ظَهِيرَةِ الْلَّيْلِ؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((إِذْهَبْ فَلَذْ مَلْكُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ)). [راجع: ۲۳۱۰]

**تمارا مریبی** ہے کہ تم اس کو وہ سورتیں جو تم کو یاد کرائیں۔ نائلی اور ابو داؤد کی روایت میں سورۃ بقرہ اور اس کے پاس والی سورت آل عمران ڈکھ رہے ہیں۔ دارقطنی کی روایت میں سورۃ بقرہ اور مفصل کی چند سورتیں ڈکھ رہیں ہیں۔ ایک روایت میں یوں ہے حضرت ابو امامہؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک انصاری کا نکاح سات سورتوں پر کر دیا۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ اس کو بیس آیتیں سکھلا دے وہ تیری جورو ہے۔ اس حدیث سے یہ نکالتا ہے کہ تعلیم قرآن پر اجرت لینا جائز ہے اور ختنی نے برخلاف ان احادیث صحیح کے یہ حکم دیا ہے کہ تعلیم قرآن مر نہیں ہو سکتی اور کہتے ہیں ان تبعفو باموالکم ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے تعلیم قرآن کو تین نہیں جانتے۔ واللہ اعلم۔

**باب کفاست میں دینداری کا لحاظ ہونا اور سورۃ فرقان میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اللہ وہی ہے جس نے انسان کو پانی (نطفے) سے پیدا کیا، پھر اسے وسیال اور سرمال کے رشتوں میں بانٹ دیا (اس کو کسی کا بیٹا بیٹی کسی کا داماد بھوپنا دیا (یعنی خاندانی اور سرمال دونوں رشتے رکھے) اور اے پیغمبر! تمیر اماکن بڑی قدرت والا ہے۔**

۱۶ - بَابُ الْإِكْفَاءِ فِي الدِّينِ وَقَوْلُهُ ﴿وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسْبًا وَصَهْرًا. وَكَانَ رَبِّكَ قَدِيرًا﴾

**یعنی** کافر مسلمان کا کافو نہیں ہو سکتا بعضوں نے کفاست میں صرف دین کا اتحاد کافی سمجھا ہے اور کسی بات کی ضرورت نہیں مثلاً سید، شیخ، مغل، پیغمبر جو مسلمان ہوں وہ سب ایک دوسرے کے کافو ہیں لیکن جسرو علماء کے نزدیک (اسلام کے بعد) کفاست میں نسب اور خاندان کا بھی لحاظ ہونا چاہئے۔ حضرت امام ابو حنفیہؓ نے کہا ہے کہ قریش ایک دوسرے کے کافو ہیں دوسرے عرب ان کے کافو نہیں ہیں۔ شافعیہ اور حنفیہ کے نزدیک اگر وہی راضی ہوں تو غیر کافو میں بھی نکاح صحیح ہے مگر ایک ولی بھی اگر ناراض ہو تو نکاح فیح کر سکتا ہے (وحیدی) (مساجرین صحابہ کا انصار کی عورتوں سے نکاح کرنا ثابت کرتا ہے کہ کفاست میں صرف دین ہی کافی ہے بلی سب کچھ اضافی اور ثانوی حیثیت رہے اور اگلی حدیث رہے اور کسی بات کی مؤید ہیں۔ عبد الرشید تونسی

۵۰۸۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ عَنِ الرُّهْبَرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَزْوَةُ بْنِ

بنی اخناف نے کہ ابو حذیفہ بن عقبہ بن ریبیعہ بن عبد منس (مشم) نے جو ان صحابہ میں سے تھے جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ بدر میں شرکت کی تھی۔ سالم بن معقل بن عثیمین کو لے پاک بیٹا بنا لیا، اور پھر ان کا نکاح اپنے بھائی کی لڑکی ہندہ بنت الولید بن عقبہ بن ریبیعہ سے کر دیا۔ پسلے سالم بن عثیمین ایک انصاری خالقون (شیعہ بنت یمار) کے آزاد کردہ قلام تھے لیکن ابو حذیفہ نے ان کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے نبی علیہ السلام کو (جو آپؐ کے آزاد کردہ قلام تھے) اپنا لے پاک بیٹا بنا لیا تھا۔ جامیت کے زمانہ میں یہ دستور قحکہ اگر کوئی معنف کسی کو لے پاک بیٹا بنا لیتا تو لوگ اسے اسی کی طرف نسبت کر کے پکارا کرتے تھے اور لے پاک بیٹا اس کی میراث میں سے بھی حص پاتا۔ آخر جب سورہ محشر میں یہ آیت اتری کہ ”اُنہیں ان کے حقیقی باپوں کی طرف منسوب کر کے پکارو۔“ اللہ تعالیٰ کے فرمان ”وموالیکم“ تک تو لوگ انسیں ان کے باپوں کی طرف منسوب کر کے پکارنے لگے جس کے باپ کا علم نہ ہوتا تو اسے ”مولیٰ“ اور دینی بھائی کا ماجانا۔ پھر سہلہ بنت سہیل بن عمرو والقرشی ثم العاملی رضی اللہ عنہا جو ابو حذیفہ بن عثیمین کی بیوی ہیں، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم تو سالم کو اپنا حقیقی جیسا بیٹا سمجھتے تھے۔ اب اللہ نے جو حکم اتنا وہ آپ کو معلوم ہے پھر آخر تک حدیث بیان کی۔

الزَّبِيرُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا حَذِيفَةَ بْنَ عَنْتَهَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَنْدَلِ شَمْسِ، وَكَانَ مَمْنُ شَهِيدَ نَهْرَدَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَنَنِ سَالِمًا وَالْكَحَّةَ بَنْتَ أَحْيَى هِنْدَ بَنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عَنْتَهَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَهُوَ مَوْلَى لِأَمْرَأَةِ بْنِ الْأَنْصَارِ، كَمَا ثَنَنِ النَّبِيُّ ﷺ نَهْرَدَا، وَكَانَ مَنْ ثَنَنِ رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ذَعَّاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَرَثَتْ مِنْ مِيرَالِهِ حَتَّى الْزَّوْنَ اللَّهُ يَعْلَمُ عَوْنَمْ لِأَبِيهِمْ إِلَى فَوْلِهِ - وَمِوَالِيْكُمْ فَرَدُوا إِلَى آبَائِهِمْ لَمْ يَعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلَى وَآخَا فِي الدِّينِ فَجَاءَتْ سَهْلَةَ بَنْتَ سَهْلِ بْنِ عَمْرُو الْفَرَشِيِّ ثُمَّ الْغَامِرِيِّ وَهُنَّ امْرَأَةُ أَبِي حَذِيفَةَ بْنِ عَنْتَهَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا كُنَّا نَرِي سَالِمًا وَلَدًا، وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ مَا قَدْ عِلِّمْتَ فَذَكِّرْ الْحَدِيثَ.

[راجع: [٤٠٠]

**تَشْبِيهُ** ابو داؤد نے پوری حدیث تلق کی ہے اس میں یوں ہے سہلہ نے کما آپ کیا حکم دیتے ہیں (کیا ہم سالم سے پرداز کریں) آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی اس حدیث کے موافق جس سے پرداز کرنا چاہتیں تو اپنی بھیجیوں یا بھانجیوں سے کہتیں وہ اس کو دودھ پلا دیتیں گو وہ عمر میں برا جوان ہوتا لیکن بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور آنحضرت ﷺ کی دوسری بیویوں نے ایسی رضاعت کی وجہ سے بے پرداز ہوتا نہ ماناجب تک بچپنے میں رضاعت نہ ہو۔ وہ کہتی تھیں شاید آنحضرت ﷺ نے یہ اجازت خاص سالم کے لئے ہی دی ہو گی اور وہ کے لئے ایسا حکم نہیں ہے۔ قطلانی نے کما یہ حکم۔ ہلہ اور سالم سے خاص تھا یا منسون ہے اس کی بحث ان شاء اللہ آگے آئے گی۔ باب کی مطابقت اس طرح ہے کہ سالم غلام تھے مگر ابو حذیفہ نے اپنی بھتیجی کا جو شرقائے قریش میں سے تھیں۔ ان سے نکاح کر دیا تو معلوم ہوا کہ کفارت میں صرف دین کا لحاظ کافی ہے۔ (وحیدی)

٥٠٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُهُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ،

نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضابعہ بنت زبیر بنت عقبہ کے پاس گئے (یہ زبیر عبد المطلب کے بیٹے اور آخر حضرت مسیح موعید کے بچپن تھے) اور ان سے فرمایا شاید تمہارا ارادہ حج کا ہے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم میں تو اپنے آپ کو بیمار پاتی ہوں۔ آخر حضرت مسیح موعید نے ان سے فرمایا کہ پھر بھی حج کا احرام باندھ لے۔ البتہ شرط انکا یہ تھا اور یہ کہہ لینا کہ اے اللہ! میں اس وقت حلال ہو جاؤں گی جب تو مجھے (مرض کی وجہ سے) روک لے گا۔ اور (ضابعہ بنت زبیر قریشی رضی اللہ عنہا) (مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔

جو قریشی نہ تھے انہوں نے ایسا یہ کیا معلوم ہوا کہ اصل کفایت دینا وی ہے اور باب و حدیث میں یہی مطابقت ہے۔

(۵۰۹۰) ہم سے مسدود بن مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے، ان سے عبید اللہ عمومی نے، کہ مجھ سے سعید بن ابی سعید نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم مسیح موعید نے فرمایا، عورت سے نکاح چار چیزوں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ اس کے مال کی وجہ سے اور اسکے خاندانی شرف کی وجہ سے اور اسکی خوبصورتی کی وجہ سے اور اسکے دین کی وجہ سے اور تو دیندار عورت سے نکاح کر کے کامیابی حاصل کر، اگر ایمانہ کرے تو تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے گی (یعنی اخیر میں تجھ کو نداشت ہو گی)

(۵۰۹۱) ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے، ان سے ان کے والد سلمہ بن دینار نے، ان سے سمل بن سعد ساعدی نے بیان کیا کہ ایک صاحب (حوالہ دار تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرے۔ آخر حضرت مسیح موعید نے اپنے پاس موجود صحبہ سے پوچھا کہ یہ کیا شخص ہے؟ صحبہ نے عرض کیا کہ یہ اس لائق ہے کہ اگر یہ نکاح کا پیغام بھیجے تو اس سے نکاح کیا جائے، اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جائے، اگر کوئی بات کے تو غور سے سنی جائے۔ سمل نے بیان کیا کہ حضور اکرم مسیح موعید اس پر چپ ہو رہے۔ پھر ایک دوسرے صاحب گزرے، جو مسلمانوں کے

حدیثنا أبو أسماء عن هشام عن أبيه عن عائشة قالت: دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ضباعنة بنت الزبير فقال لها: ((لعلك أردت الحج)) قالت: والله لا أجدني إلا وجمعة، فقال لها: ((تحجي واشتريطي، قولي اللهم محلى حيث حبسنني))، وكانت تخت المقذد بن الأسود.

۵۰۹۰ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عبيد الله، قال: حدثني سعيد بن أبي سعيد عن أبيه عن أبي هريرة وضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((نكح المرأة لأربع: لمالها، ولحسها، وجمالها ولديتها، فاظفر بذات الدين تربت يداك)).

۵۰۹۱ - حدثنا إبراهيم بن حمزه، حدثنا ابن أبي حازم عن أبيه عن سهل، قال: من رجل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: ((ما تقولون في هذا))، قالوا: حري إن خطب أن ينكح، وإن شفع، أن يشفع وإن قال أن يستمع قال: ثم سكت فمرة رجل من فقراء المسلمين، فقال: ((ما تقولون في هذا؟))، قالوا حري إن خطب أن لا ينكح وإن

غیرب اور محتاج لوگوں میں شمار کئے جاتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ یہ اس قابل ہے کہ اگر کسی کے پہل نکاح کا پیغام سمجھ تو اس سے نکاح نہ کیا جائے، اگر کسی کی سفارش کرے تو اسکی سفارش قبول نہ کی جائے، اگر کوئی بات کے تو اسکی بات نہ سئی جائے۔ آپ نے اس پر فرمایا یہ شخص اکیلا پسلے شخص کی طرح دنیا بھر سے بہتر ہے۔

شَفَعَ أَنْ لَا يُشْفَعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْتَمْعَ،  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
هَذَا خَيْرٌ مِّنْ مَلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا).  
[طرفة في : ٦٤٤٧]

**لشیخ** معلوم ہوا کہ کافوئیں دراصل دیندار ہی ہوتا ضروری ہے، کوئی بے دین آدی کٹانی ہی بڑا مالدار ہو ایک دیندار عورت کا کافوئیں ہیں ہو سکتا۔ یہی حکم مردوں کے لئے ہے۔ بہتر ہوئے کا مطلب یہ کہ اس مالدار کی طرح اگر دنیا بھر کے لوگ فرض کے جائیں تو ان سب سے یہ اکیلا غیرب شخص درجہ میں بڑھ کر ہے۔ دوسرا حدیث میں آیا ہے کہ غریب دیندار لوگ مالداروں سے پانچ سو برس پلے جنت میں جائیں گے۔ اللهم اجعلنا منم آئیں مجھے۔

خاکساران جمال را بہ خارت مگر توجہ دانی کہ دریں گرد سوارے پاشد

## باب کفائنات میں مالداری کا لحاظ ہونا اور غریب مرد کا مالدار عورت سے نکاح کرنا

(۵۰۹۲) مجھ سے سیجی بن کبیر نے بیان کیا، کماہم سے لیث بن سعد نے، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شاہب نے، انہیں عروہ بن ذہبہ نے خبر دی کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے آیت "اور اگر تم میں خوف ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں تم انصاف نہیں کر سکو گے۔" (سورہ نساء) کے متعلق سوال کیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کماہم برے بھاجنے اس آیت میں اس یتیم لڑکی کا حکم بیان ہوا ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو اور اس کا ولی اس کی خوبصورتی اور مالداری پر ریجھ کریہ چاہے کہ اس سے نکاح کرے لیکن اس کے مہر میں کمی کرنے کا بھی ارادہ ہو۔ ایسے ولی کو اپنی زیر پرورش یتیم لڑکی سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ البتہ اس صورت میں انہیں نکاح کی اجازت ہے جب وہ ان کا مادر انصاف سے پورا ادا کر دیں گے اگر وہ ایسا نہ کریں تو پھر آیت میں ایسے ولیوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنی زیر پرورش یتیم لڑکی کے سوا کسی اور سے نکاح کر لیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ لوگوں نے رسول اللہ

## ۱۷ - باب الأَكْفَاءِ فِي الْمَالِ،

### وَتَزْوِيجُ الْمُقْلَلِ الْمُشْرِبةِ

(یعنی کافوئیں مال کی کوئی حقیقت نہیں ہے)

۵۰۹۲ - حدیثی یحییٰ بْنُ بُکَرٍ، حدیثی اللیثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَزْرُوْةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ॥ وَإِنْ حَفِظْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْإِيتَامَيِّ ॥ قَالَتْ: يَا ابْنَ أَخْتِي، هَذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيَهَا، فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا، وَيُرِيدُ أَنْ يُنْتَقْصَ صَدَاقَهَا، فَنَهَا عَنِ النَّكَاجِهِنَّ، إِلَّا أَنْ يُنْقِسْطُوا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، وَأَمْرُوا بِنَكَاجٍ مِّنْ سُوَاهِنَّ. قَالَتْ: وَاسْتَفْتَنِي النَّاسُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ॥ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ - إِلَيَّ - وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ ॥ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى

شیعہ سے اس کے بعد سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء میں آیت و بیستونک فی النساء سے وترغیون ان تک حکومت نہ کی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ تم لڑکاں اگر خوبصورت اور صاحب مال ہوں تو ان کے ولی بھی ان کے ساتھ نکاح کر لئا جائے ہیں، اس کا خاندان پسند کرتے ہیں اور صریح را ادا کر کے ان سے نکاح کر لیتے ہیں۔ لیکن ان میں حسن کی کمی ہو اور مال بھی نہ ہو تو پھر ان کی طرف رغبت نہیں ہوگی اور وہ انسیں چھوڑ کر دوسرا عورت توں سے نکاح کر لیتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ جیسے اس وقت تمیم لڑکی کو چھوڑ دیتے ہیں جب وہ نادار ہو اور خوبصورت نہ ہو ایسے ہی اس وقت بھی چھوڑ دیا جائے جب وہ مالدار اور خوبصورت ہو البتہ اگر اس کے حق میں انصاف کریں اور اس کا صریح را ادا کریں تب اس سے نکاح کر سکتے ہیں۔

باب عورت کی نحوضت سے پچھے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ ”بلاشبہ تمہاری بعض یویوں اور تمہارے بعض بچوں میں تمہارے دشمن ہوتے ہیں۔“

(۵۰۹۳) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابن شاہ نے، ان سے عبد اللہ بن عمر بن عینی کے صاحبزادے حمزہ اور سالم نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر بن عینی کے صاحبزادے حمزہ اور سالم نے فرمایا نحوضت عورت میں، ”گھر میں اور گھوڑے میں ہو سکتی ہے۔ (نحوضت بے برکتی اگر ہو تو ان میں ہو سکتی ہے)۔

(۵۰۹۴) ہم سے محمد بن منہال نے بیان کیا، انہوں نے نماذم سے یزید بن زریع نے بیان کیا، ان سے عمران بن مسناہ نے بیان کیا، ان

آن الیقیمة إذا كانت ذات جمال و مال  
رغبوا في ينكحها و تسبها في إكمال  
الصدق، وإذا كانت مرغوبة عنها في قلة  
المال والجمال ترثكوها وأخذوا غيرها  
من النساء قالت: لكننا يترثكونها حين  
يرغبون عنها فليس لهم أن ينكحونها إذا  
رثكوا فيها، إلا أن يفسيطوا لها و ينفطروا  
حقها الأولى في الصدق.

[راجع: ۲۴۹۴]

#### ۱۸ - باب ما يُتعَقَّى مِنْ شُؤُمِ الْمَرْأَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى:

﴿إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَذُولًا لَّكُمْ﴾  
۵۰۹۳ - حدثنا إسماعيل قال: حدثني  
مالك عن ابن شهاب عن حمزه و سالم  
ابنی عبد الله بن عمر عن عبد الله بن  
عمر رضي الله عنهمما: أن رسول الله  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الشُّؤُمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ  
وَالْفَرَسِ)). [راجع: ۲۰۹۹]

لشیعہ بد اخلاق عورت نحوضت ہوتی ہے، ہر وقت گھر میں کل کل رہ سکتی ہے۔ بعض مکان بھی اٹوٹے پھونے ہوتے ہیں جن میں ہر وقت جان کو نظرہ ہو سکتا ہے اور بعض گھوڑے بھی سرکش ہوتے ہیں جن سے سوار کو نظرہ رہتا ہے نحوضت کا نین، طلب ہے۔

۵۰۹۴ - حدثنا محمد بن منہال، حدثنا  
یزید بن زریع حدثنا عمر بن محمد

سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ کے سامنے نجاست کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر نجاست کسی چیز میں ہو تو گھر، عورت اور گھوڑے میں ہو سکتی ہے۔

(۵۰۹۵) ہم سے عبد اللہ بن یوسف تیسی نے بیان کیا، انہیں امام مالک نے خبر دی، انہیں ابو حازم نے اور انہیں سلیمان بن سعد ساعدی بن یحییٰ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر (نجاست) کسی چیز میں ہو تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہو سکتی ہے۔

الْعَسْفَلَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبْنِ عُمَرَ قَالَ: ذَكَرُوا الشُّوْمَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنْ كَانَ الشُّوْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ)). [راجح: ۲۰۹۹]

۵۰۹۶ - حَدَّثَنَا عَنْدَهُ اللَّهُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِيهِ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالْمَسْكِنِ)).

[راجح: ۲۸۰۹]

**لَئِنْ شَاءَ حَاجَ** اس کا بیان اور گزر چکا ہے ایک حدیث میں ہے کہ اس کی عورت اچھی ہو اور سواری اچھی ہو، گھر اچھا ہو اور بد بختی یہ ہے کہ جو رو بڑی ہو، گھر برا ہو، سواری بڑی ہو۔ علماء نے کہا ہے عورت کی نجاست یہ ہے کہ پانچھ ہو، بد اخلاق، زبان دراز ہو۔ گھوڑے کی نجاست یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں اس پر جہاد نہ کیا جائے، شریبد ذات ہو۔ گھر کی نجاست یہ ہے کہ آٹھن بیک ہو، ہمسائے برے ہوں لیکن نجاست کے معنی بدقالی کے نہیں ہیں جس کو عوام نجاست سمجھتے ہیں۔ یہ تو دوسری صحیح حدیث میں آچکا ہے کہ بدقالی لیتا شرک ہے۔ مثلاً باہر جاتے وقت کوئی کانا آدمی سامنے آگیا عورت یا ملی گزر گئی یا چھینک آئی تو یہ نہ سمجھنا کہ اب کام نہ ہو گا۔ یہ ایک جملات کا خیال ہے جس کی دلیل عقل یا شرعاً سے بالکل نہیں ہے، اس طرح تاریخ یا دن یا وقت کی نجاست یہ سب باقی مخفی لغو ہیں جو لوگ ان پر اعتقاد رکھتے ہیں وہ پہلے جملہ اور ناتبیت یافتہ ہیں۔ (وحیدی)

(۵۰۹۶) ہم سے آدم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شبہ نے بیان کیا، ان سے سلیمان تھی نے بیان کیا، انہوں نے ابو عثمان نمودی سے سنا اور انہوں نے اسماء بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں کے فتنے سے بڑھ کر نقصان دینے والا اور کوئی فتنہ نہیں چھوڑا ہے۔

۵۰۹۶ - حَدَّثَنَا آدُمُ حَدَّثَنَا شَعْبَةَ عَنْ سُعِيدِ بْنِ عُثْمَانَ التَّهْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ التَّهْدِيَّ. عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا تَرَكْتُ بِهِنْدِيَ فِتْنَةً أَخْضَرَ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ)).

بعض دفعہ عورتوں کے فتنے میں قویں تباہ ہو جاتی ہیں۔ زر، زمین، زن یعنی جو روکی پابت فسادات تاریخ انسانی میں ہیشہ ہوتے چلے آئے ہیں۔

باب آزاد عورت کاغلام مرد کے نکاح میں ہونا جائز ہے  
(۵۰۹۷) ہم سے عبد اللہ بن یوسف تیسی نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں ربیعہ بن ابو عبد الرحمن نے، انہیں قاسم بن محمد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ کے ساتھ

۱۹ - باب الْخُرْرَةِ تَحْتَ الْعَنْدِ

۵۰۹۷ - حَدَّثَنَا عَنْدَهُ اللَّهُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ الْفَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَالِيَّةَ

تین سنت قائم ہوتی ہیں، انسیں آزاد کیا اور پھر اختیار دیا گیا (کہ اگر چاہیں تو اپنے شوہر سابقہ سے اپنا نکاح فتح کر سکتی ہیں) اور رسول کرم ﷺ نے (حضرت بریرہ بیٹھا کے بارے میں) فرمایا کہ ”ولا“ آزاد کرنے والے کے ساتھ قائم ہوتی ہے اور حضور اکرم ﷺ گھر میں داخل ہوئے تو ایک ہانڈی (گوشت کی) چولہے پر تھی۔ پھر انحضرت ﷺ کے لئے روٹی اور گھر کا سالن لایا گیا۔ آپ نے فرمایا (چولہے پر) ہانڈی (گوشت کی) بھی تو میں نے دیکھی تھی۔ عرض کیا گیا کہ وہ ہانڈی اس گوشت کی تھی جو بریرہ بیٹھا کو صدقہ میں ملا تھا اور آپ صدقہ نہیں کھاتے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا وہ اس کے لئے صدقہ ہے اور اب ہمارے لئے ان کی طرف سے تحفہ ہے۔

باب چار بیویوں سے زیادہ (بیک وقت) آدمی نہیں رکھ سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مشی و ثلث و رباع و اُو کے معنی میں ہے (یعنی دو بیویاں رکھو یا تین یا چار) حضرت زین العابدین بن حسین علیہ السلام فرماتے ہیں یعنی دو یا تین یا چار جیسے سورہ فاطر میں اس کی نظیر موجود ہے اولی اجنبۃ مشی و ثلث و رباع یعنی دو پنکھے والے فرشتے یا تین والے یا چار پنکھے والے۔

(۵۰۹۸) ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا، کہا تم کو عبدہ نے خبر دی، انسیں بشام نے، انسیں ان کے والد نے اور انہیں حضرت عائشہ بیٹھا نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم تینیوں کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے۔“ کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد یقین لڑکی ہے جو اپنے ولی کی پروردش میں ہو۔ ولی اس سے اس کے مال کی وجہ سے شادی کرتے اور اچھی طرح اس سے سلوک نہ کرتے اور نہ اس کے مال کے بارے میں انصاف کرتے، ایسے شخصوں کو یہ حکم ہوا کہ اس یقین لڑکی سے نکاح نہ کریں بلکہ اس کے سوا جو عورتیں بھلی لگیں ان سے نکاح کر لیں۔ دو دو، تین میں یا

رضی اللہ عنہا فائل: کانت فی بیریة ثلاث سنن، عتقت فحیرت، وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((الولاء لمن أعتق)), ودخل رسول الله صلى الله عليه وسلم وبرمة على النار فقرب إليه خنز وأذم من أدم الينت فقال: (إلم أر البرمة؟) فقبل لحمه تصدق على بيرية وأنت لا تأكل الصدقة، قال: ((هو علينا صدقة ولنا هدية)).

[راجع: ۴۵۶]

ہم اسے کھا سکتے ہیں۔

۲۰ - باب لا يترؤج أكثر من أربع يقوله تعالى (مشي وثلاث ورباع) وقال علي بن الحسين عليهما السلام : يعني مشي او ثلاث او رباع، وقوله جل ذكره (أولى أجنحة مشي وثلاث ورباع) يعني مشي او ثلاث او رباع

۵۰۹۸ - حدثنا محمد أخبرنا عبدة عن هشام عن أبيه عن غالثة (وإن حفتم إلا تقسطوا في البناء) قال: البنيمة تكون عند الرجل وهو ولها فيتروجها على مالها ويسيء صحتها ولا يغلو في مالها فليتروج ما طابت له من النساء سواها مشي وثلاث ورباع.

[راجع: ۲۴۹۴]

چار چار تک کی اجازت ہے۔

بیک وقت شریعت اسلامی میں چار سے زائد بیویاں رکھنا قطعاً حرام ہے۔ باب میں حضرت امام بخاریؓ نے حضرت زین العابدین کا قول نقل کر کے رافضیوں کا رد کیا ہے کہ وہ ان کو بہت مانتے ہیں پھر ان کے قول کے خلاف قرآن شریف کی تفسیر کیوں نکر جائز رکھتے ہیں۔

**باب آیت کریمہ یعنی ”اور تمہاری وہ ما میں جنوں نے**

تمہیں دودھ پلایا۔ ہے یعنی رضاعت کا بیان

**۲۱ - باب ﴿وَأُمَّهَاتُكُمُ الْلَاٰتِي**

أَرْضَعْنَكُمْ﴾

اوّر آنحضرتؐ کے اس فرمان کا بیان کہ جو رشتہ خون سے حرام ہوتا ہے دودھ سے بھی حرام ہوتا ہے۔

**لَشَرِحِ مَنْعِ** رضاعت یعنی دودھ پینے سے ایسا رشتہ ہو جاتا ہے کہ دودھ پلانے والی عورت اس کا کالوند جس سے دودھ ہے، اس کی بیٹی، مام، بمن، پوتی، نواسی، پھوپھی، بھتیجی، بھائی، پوتا، نانا، بھائی، پوتا، نواسہ، بچپا، بھتیجبا، بھانجایہ سب شیر خوار کے محروم ہو جاتے ہیں۔ بشرطیکہ پانچ بار دودھ چو سا ہو اور مدترضاعت یعنی دو برس کے اندر بیا ہو لیکن جس بچے یا بچی نے دودھ پا اس کے باپ بھائی یا بمن یا مام، نانی، خالہ، ماموں وغیرہ دودھ دینے والی عورت یا اس کے شوہر پر حرام نہیں ہوتے تو قادہ کلی یہ ٹھرا کہ دودھ پلانے والی کی طرف سے تو سب لوگ دودھ پینے والے کے محروم ہو جاتے ہیں لیکن دودھ پینے والے کی طرف سے وہ خود یا اس کی اولاد صرف محروم ہوتی ہے اس کے باپ، بھائی، بچپا، ماموں، خالہ وغیرہ یہ محروم نہیں ہوتے (وحیدی)

(۵۰۹۹) ہم سے اساعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے، ان سے عبد اللہ بن ابو بکر نے، ان سے عمرہ بنت عبد الرحمن نے اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطرو عاشہ ؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ ان کے یہاں تشریف رکھتے تھے اور آپ نے سنا کہ کوئی صاحب ام المؤمنین خصہ ؓ کے گھر میں اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ شخص آپ کے گھر میں آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، میرا خیال ہے کہ یہ فلاں شخص ہے، آپ نے خصہ ؓ کے ایک دودھ کے بچپا کا نام لیا۔ اس پر عاشہ ؓ نے پوچھا، کیا فلاں، جو ان کے دودھ کے بچپا تھے، اگر زندہ ہوتے تو میرے یہاں آجائ سکتے تھے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں جیسے خون ملنے سے حرمت ہوتی ہے، ویسے ہی دودھ پینے سے بھی حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔

(۵۱۰۰) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا ہم سے بھی نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے قادہ نے، ان سے حضرت جابر بن زید نے اور

۵-۹۹ - حدئنا إسماعيل، حدئني مالك عن عبد الله بن أبي بكر، عن عمّرة بنت عبد الرحمن أن عائشة زوج النبي ﷺ أخبرتها أن رسول الله ﷺ كان عندها، وأنها سمعت صوت رجل يستاذن في بيت حفصة، قالت فقلت : يا رسول الله ﷺ هذا رجل يستاذن في بيتك، فقال ﷺ ((أرأه فلانا، لم يعلم حفصة من النبي ﷺ)) . قالت عائشة : لو كان فلان حيا لعلها من الرضاعة دخل على؟ فقال ((الرضاعة تحرم ما تحرم الولادة)).

[راجح: ۲۶۴۶]

۵-۱۰۰ - حدئنا مسدة حدئنا يتحى عن شعبة، عن قتادة عن جابر بن زيد عن

ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے نبی کیا کہ نبی کرم ﷺ سے کام کیا کہ آنحضرت ﷺ حضرت حمزہؓ کی بیٹی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ میرے دودھ کے بھائی کی بیٹی ہے۔ اور بشیر بن عمر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، انہوں نے قاتاہ سے سن اور انہوں نے اسی طرح جابر بن زید سے سن۔

ابن عباس قال: قيل للنبي ﷺ: ألا تزوج خاتمة حمنزة؟ قال: إنها ابنة أخي من الرضاعية. وقال بشر بن عمر: حدثنا شعبة سمعت قتادة سمعت جابر بن زيد مثلاً.

[راجع: ۲۶۴۵]

حضرت حمزہؓ اور آنحضرت ﷺ نے حضرت ثوبیہ لونڈی کا دودھ پیا تھا جو ابو اسپ کی لونڈی تھی اس لئے حضرت امیر حمزہؓ آپؐ کے دودھ بھائی قرار پائے۔ ایک دن ابو جبل نے رسول کرم ﷺ کو ایذا دی اور گالی بھی دی۔ حضرت حمزہؓ کی لونڈی نے یہ واقعہ حضرت امیر حمزہؓ کو سنایا۔ وہ غصہ میں ابو جبل کے سامنے آئے اور کمان سے اس کا سر توڑا اور کما کہ لے میں خود مسلمان ہوتا ہوں تو کر لے کیا کرنا چاہتا ہے چنانچہ اسی دن حضرت حمزہؓ مسلمان ہو گئے۔ یہ چھٹے سال نبوت کا واقعہ ہے آنحضرت ﷺ سے یہ عمر میں بڑے تھے، احمد میں شہید ہوئے۔

(۵۱۰) ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی، انہیں زینت بنت ابی سلمہ نے خبر دی اور انہیں ام المؤمنین ام حبیبة بنت ابی سفیان نے خبر دی کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری بیٹیں (ابو سفیان کی لڑکی) سے نکاح کر لجھئے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم اسے پسند کرو گی (کہ تمہاری سوکن تمہاری بیٹی بن بنے؟) میں نے عرض کیا ہاں میں تو پسند کرتی ہوں اگر میں اکیلی آپؐ کی بیوی ہوتی تو تو پسند نہ کرتی۔ پھر میری بیٹی اگر میرے ساتھ بھائی میں شریک ہو تو میں کیوں نکرنے چاہوں گی (غیروں سے تو بہن ہی اچھی ہے) آپؐ نے فرمایا وہ میرے لئے حلال نہیں ہے۔ حضرت ام حبیبة رضی اللہ عنہ اپنے کمایار رسول اللہ! لوگ کہتے ہیں آپ ابو سلمہ کی بیٹی سے جو ام سلمہ کے پیش سے ہے، نکاح کرنے والے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اگر وہ میری رہیبہ اور میری پرورش میں نہ ہوتی (یعنی میری بیوی کی بیٹی نہ ہوتی) جب بھی میرے لئے حلال نہ ہوتی، وہ دوسرا رشتے سے میری دودھ بھیجی ہے، مجھ کو اور ابو سلمہ کے باپ کو دونوں کو ثوبیہ نے دودھ پلایا ہے۔ دیکھو، ایامت کرو اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو مجھ سے نکاح کرنے کے لئے نہ کرو۔ حضرت عروہ راوی نے کہا ثوبیہ ابو اسپ کی لونڈی تھی۔ ابو

۵۱۰- حدثنا الحكيم بن نافع، أخبرنا شعيب عن الزهرى قال: أخبرني عروة بن الزبير أن زينب ابنة أبي سلمة أخبرته أن أم حبيبة بنت أبي سفيان أخبرتها أنها قالت: يا رسول الله، انكح اختي بنت أبي سفيان، قال: ((أوْ تُعِينِي ذَلِكَ)) فقلت: نعم، لست لك بمخلية، وأحب من شاركتني في خير اختي. فقال النبي صلى الله عليه وسلم ((إن ذلك لا يحل لي)). قلت: فلانا نحدثك أنك تريده أن تنكح بنت أبي سلمة. قال: ((بنت أم سلمة؟)) قلت: نعم. فقال: ((لو أنها لم تكون زينب في حجرى ما حللت لي. إنها لابنة أخي من الرضاعية، أرضاعتي وأبا سلمة ثوبية، فلا تفرضن على بناikan لا أخواتك)). قال عروة: : وثوبية مولدة لأبي لهب كأن أبو لهب أغدقها فازمت

لب نے اس کو آزاد کر دیا تھا جب اس نے آنحضرتؐ کے پیدا ہونے کی خبر ابو لہب کو دی تھی) پھر اس نے آنحضرتؐ کو دودھ پلایا تھا جب ابو لہب مر گیا تو اس کے کسی عزیز نے مرنے کے بعد اس کو خواب میں برے حال میں دیکھا تو پوچھا کیا حال ہے کیا گزری؟ وہ کہنے لگا جب سے میں تم سے جدا ہوا ہوں کبھی آرام نہیں ملا مگر ایک ذرا سماں (پیر کے دن مل جاتا ہے) ابو امبل نے اس گڑھے کی طرف اشارہ کیا جو انگوٹھے اور کلمہ کے انگلی کے نیچے میں ہوتا ہے یہ بھی اس وجہ سے کہ میں نے ثویہ کو آزاد کر دیا تھا۔

### باب اس شخص کی دلیل جس نے کماکہ دو سال کے بعد پھر رضاعت سے حرمت نہ ہو گی

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے دو پورے سال اس شخص کے لئے جو چاہتا ہو کہ رضاعت پوری کرے اور رضاعت کم ہو جب بھی حرمت ثابت ہوتی ہے اور زیادہ ہو جب بھی۔

**لشیخ** یہ ضروری نہیں کہ پانچ بار چو سے۔ آیت کریمہ («حوالین کاملین») (البقرۃ: ۲۳۳) لا کہ حضرت امام بخاریؓ نے خنفیوں کا رد کیا ہے جو رضاعت کی مدت اڑھائی برس تک بنتا ہے۔ خنفی حضرات کتے ہیں کہ دوسری آیت میں «حملہ و فصالہ ثلاثوں شہرا» (الاحقاف: ۱۵) آیا ہے (اس کا حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت تیس میں ہیں) اس کا جواب یہ ہے کہ آیت میں حمل کی اقل مدت چھ میں اور فصال کی چو میں میں دو نوں کی مدت تیس میں ہے مذکور ہے۔ یہ نہیں کہ حمل کی مدت تیس میں ہے اور فصال کی سمجھا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ دوسری آیت میں (لعن ارادان یعنی الرضاعة) (البقرۃ: ۲۳۳) آیا ہے تو رضاعت کی اکثر سے اکثر مدت دو برس ہو گی اور کم مدت پونے دو برس ہیں۔ حمل کی مدت تو میں جملہ تیس میں ہوئے اور رضاعت قلیل ہو یا کثیر اس سے حرمت ثابت ہو جائے گی۔ یہ ضروری نہیں کہ پانچ بار دودھ چو سے۔ امام حنفیؓ اور امام مالکؓ اور اکثر علماء کا یہ قول ہے لیکن امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق اور ابن حزم رحمۃ اللہ علیہم اور اہل حدیث کامنہب یہ ہے کہ حرمت کے لئے کم سے کم پانچ بار دودھ چوسنا ضروری ہے ان کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی صحیح حدیث ہے نے امام سلمن نے روایت کیا ہے کہ قرآن میں اخیر حکم پانچ بار دودھ چونے کا تھا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ ایک بار یا دو بار چونے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

(۵۰۲) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے اشعت نے، ان سے ان کے دادا نے، ان سے مسروق نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ بنی کرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ ان کے یہاں ایک مرد بیٹھا ہوا ہے۔ آپؐ کے چرے کا رنگ بدل گیا گویا کہ آپؐ نے اس کو پسند

الْبَيْنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا ماتَ أَبُو لَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بَشَرًّا حَيَّةً، قَالَ لَهُ : مَاذَا لَقِيتَ؟ قَالَ أَبُو لَهَبٍ : لَمْ أَلَقْ بَعْدَكُمْ، خَيْرًا غَيْرًا أَنِي سُقِيتُ فِي هَذِهِ بَعَثَافِي ثُوَبَةً.  
[اطرافہ فی: ۶، ۵۱۰۷، ۵۱۳۳، ۵۳۷۲].

### ۲۲- باب مَنْ قَالَ : لَا رَضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى :

﴿حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتَمَّمَ الرَّضَاعَةُ﴾ وَمَا يُحِرِّمُ مِنْ قَلِيلِ الرَّضَاعَ وَكَثِيرٌ.

**لشیخ** یہ ضروری نہیں کہ پانچ بار چو سے۔ آیت کریمہ («حوالین کاملین») (البقرۃ: ۲۳۳) لا کہ حضرت امام بخاریؓ نے خنفیوں کا رد کیا ہے جو رضاعت کی مدت اڑھائی برس تک بنتا ہے۔ خنفی حضرات کتے ہیں کہ دوسری آیت میں «حملہ و فصالہ ثلاثوں شہرا» (الاحقاف: ۱۵) آیا ہے (اس کا حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت تیس میں ہیں) اس کا جواب یہ ہے کہ آیت میں حمل کی اقل مدت چھ میں اور فصال کی چو میں میں دو نوں کی مدت تیس میں ہے مذکور ہے۔ یہ نہیں کہ حمل کی مدت تیس میں ہے اور فصال کی سمجھا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ دوسری آیت میں (لعن ارادان یعنی الرضاعة) (البقرۃ: ۲۳۳) آیا ہے تو رضاعت کی اکثر سے اکثر مدت دو برس ہو گی اور کم مدت پونے دو برس ہیں۔ حمل کی مدت تو میں جملہ تیس میں ہوئے اور رضاعت قلیل ہو یا کثیر اس سے حرمت ثابت ہو جائے گی۔ یہ ضروری نہیں کہ پانچ بار دودھ چو سے۔ امام حنفیؓ اور امام مالکؓ اور اکثر علماء کا یہ قول ہے لیکن امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق اور ابن حزم رحمۃ اللہ علیہم اور اہل حدیث کامنہب یہ ہے کہ حرمت کے لئے کم سے کم پانچ بار دودھ چوسنا ضروری ہے ان کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی صحیح حدیث ہے نے امام سلمن نے روایت کیا ہے کہ قرآن میں اخیر حکم پانچ بار دودھ چونے کا تھا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ ایک بار یا دو بار چونے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

۵۱۰۲- حدَثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ السَّيِّدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَانَهُ تَغْيِيرٌ وَجْهَهُ، كَانَهُ كَرِهَ ذَلِكَ، فَقَالَتْ: إِنَّهُ

نہیں فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ میرے دودھ والے بھائی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یکھو یہ سوچ سمجھ کر کوئوں تمہارا بھائی ہے؟

آخری۔ فَقَالَ: ((أَنْطَرْتُنَّ مِنْ إِخْرَانَكُنَّ، فَإِنَّمَا الرُّضَاعَةَ مِنَ الْمَجَاعَةِ)).

[راجع: ۲۶۴۷]

شاید وہ ابو قصیس کا کوئی بیٹا ہو جو حضرت عائشہؓ کا رضائی باپ تھا اور جس نے یہ مرد عبید اللہ بن یزید بتلایا ہے، اس نے غلط کما وہ بالاتفاق تابعین میں سے ہے۔

### باب جس مرد کا دودھ ہو وہ بھی دودھ پینے والے پر حرام ہو جاتا ہے (کیونکہ شیر خوار کا باپ بن جاتا ہے)

(۵۱۰۳) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں اپن شہاب نے، انہیں عروہ بن زیر نے اور ان سے حضرت عائشہؓ کی نصیحت نے بیان کیا کہ ابو قصیس کے بھائی لفڑ نے ان کے یہاں اندر آنے کی اجازت چاہی۔ وہ حضرت عائشہؓ کی نصیحت کے رضائی چچا تھے۔ (یہ واقعہ پر وہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ حضرت عائشہؓ کی نصیحت نے بیان کیا کہ) میں نے انہیں اندر آنے کی اجازت نہیں دی۔ پھر جب رسول کریم ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ کو ان کے ساتھ اپنے معاملے کو بتلایا۔ آخر حضرت ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں انہیں اندر آنے کی اجازت دے دوں۔

[راجع: ۲۶۴۴] **تشریح** کیونکہ وہ ان کے رضائی چچا تھے۔ اکثر علماء اور ائمہ اربعہ کا یہ قول ہے کہ مجھے دودھ پلانے سے مرفع حرام ہو جاتی ہے دیسے ہی اس کا وہ خاوند بھی اور اس کے عزیز بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ جس خاوند کے جماع کی وجہ سے عورت کے دودھ ہوا ہے جنہوں نے اس کے خلاف کہا ہے ان کا کہنا غلط ہے۔

### باب اگر صرف دودھ پلانے والی عورت رضاعت کی گواہی دے۔

اگر کوئی گواہ نہ ہو تو اس صورت میں امام احمد بن حبیل اور حسن اور اسحاق اور البحدیریث کے نزدیک رضاع ثابت ہو جائے گا۔

(۵۱۰۳) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے، کہا ہم کو ایوب سختیانی نے خبر دی، انہیں عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے، کہا کہ مجھ سے عبید بن ابی مریم نے بیان کیا، ان سے عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے (عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے) بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث خود عقبہ سے بھی سنی ہے لیکن مجھے عبید کے واسطے سے

٥١٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبْنِ شِيهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقَعْدَى جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمْهَا مِنَ الرُّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ، فَأَبَيَتْ أَنْ آذِنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ بِالذِّي صَنَعَتْ، فَأَمْرَنَّيْ أَنْ آذِنَ لَهُ.

[راجع: ۲۶۴۴]

### ٤ - باب شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ

سُنی ہوئی حدیث زیادہ یاد ہے۔ عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ میں نے ایک عورت (ام بھی بنت ابی الہب) سے نکاح کیا۔ پھر ایک کالی عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں (میاں یہوی) کو دودھ پلایا ہے۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے فلاں بنت فلاں سے نکاح کیا ہے۔ اس کے بعد حمارے یہاں ایک کالی عورت آئی اور مجھ سے کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے، حالانکہ وہ جھوٹی ہے (آپؐ کو عقبہ کا یہ کہنا کہ وہ جھوٹی ہے ناگوار گزرا) آپؐ نے اس پر اپنا چہہ مبارک پھیر لیا۔ پھر میں آپؐ کے سامنے آیا اور عرض کیا وہ عورت جھوٹی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ”اس یہوی سے اب کیسے نکاح رہ سکے گا جبکہ یہ عورت یوں کہتی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے، اس عورت کو اپنے سے الگ کر دو۔“ (حدیث کے راوی) اسماعیل بن علیہ نے اپنی شادت اور فیض کی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا کہ ایوب نے اس طرح اشارہ کر کے۔

اس موقع پر آنحضرت ﷺ کے اشارہ کو بتایا تھا۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ کا اشارہ نقل کیا، آپؐ نے انگلیوں سے بھی اشارہ کیا اور زبان سے بھی فرمایا کہ اس عورت کو چھوڑ دے جو لوگ کہتے ہیں کہ رضاعت صرف مرفعہ کی شادت سے ثابت نہیں ہوتی وہ یہ کہتے ہیں کہ آپؐ نے احتیاطاً یہ حکم فرمایا تھا۔ مگر ایسا کہنا نمیک نہیں، حلال و حرام کا معاملہ ہے، آپؐ نے اس شادت کو تسلیم کر کے عورت کو جدا کر دیا یہی صحیح ہے۔

باب کون سی عورتیں حلال ہیں اور کون سی حرام ہیں اور اللہ نے سورہ نساء میں ان کو بیان فرمایا ہے جن کا ترجیح یہ ہے۔ ”حرام ہیں تم پر مائیں تمہاری، بیٹیاں تمہاری، بھنیں تمہاری، پھوپھیاں تمہاری، خلال میں تمہاری، بھتیجیاں تمہاری، بھانجیاں تمہاری۔ بے شک اللہ جانے والا حکمت والا ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ نے کہا والمحصنۃ من النّسَاء سے خاوند والی عورتیں مراد ہیں جو آزاد ہوں وہ بھی حرام ہیں اور وہ مملکت ایمانکم کا یہ مطلب ہے کہ اگر کسی کی لوہنڈی اس کے غلام کے نکاح میں ہو تو اس کو غلام سے چھین کر یعنی طلاق دلوا کر خود اپنی یہوی بنا سکتے ہیں اور اللہ نے یہ بھی فرمایا کہ مشرک عورتوں سے جب تک وہ ایمان نہ لائیں نکاح نہ کرو اور

أخفظ قَالَ: تَرَوْجَحْتُ امْرَأَةً، فَجَاءَتِنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءً فَقَالَتْ: أَرْضَعْتُكُمَا، فَأَتَيْتُهُنَّى سُبْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَلَّتْ: تَرَوْجَحْتُ فَلَانَةً بَنْتَ فَلَانَ فَجَاءَتِنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءً، فَقَالَتْ: إِنِّي قَذَ أَرْضَعْتُكُمَا، وَهِيَ كَادِيَةً. فَأَغَرَّضَ عَنْهُ، فَأَتَيْتُهُنَّى مِنْ قَبْلِ وَجْهِهِ قَنْتَ: إِنَّهَا كَادِيَةً. قَالَ: ((كَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمْتَ إِنَّهَا قَذَ زَعَمْتَ إِنَّهَا قَذَ أَرْضَعْتُكُمَا، دَعْهَا عَنْكَ)). وأَشَارَ إِسْمَاعِيلَ يَإِصْبَعِيهِ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى يَغْكِي أَيْوَبَ.

[راجع: ۸۸]

٢٥ - بَابٌ مَا يَحِلُّ مِنَ النِّسَاءِ وَمَا يَحْرُمُ وَقُولُهُ تَعَالَى : ﴿خَرَّمْتُ عَلَيْكُمْ أَمْهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخْوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ﴾ إِلَى آخر الآياتِ إِلَى قُولِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا حَكِيمًا﴾ وَقَالَ أَنَسٌ: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ ذَوَاتُ الْأَرْزَاقِ الْحَرَائِرُ حَرَامٌ ﴿إِلَّا مَا مَلَكَ أَيْمَانُكُمْ﴾ لَا يَرَى بِأَسَا أَنْ يَنْزَعَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهُ مِنْ عَنْدِهِ. وَقَالَ: ﴿وَلَا تَنْكِحُوا

حضرت ابن عباس رض نے کہا چار عورتیں ہوتے ہوئے پانچوں سے بھی نکاح کرنا حرام ہے، جیسے اپنی ماں بھی بہن سے نکاح کرنا۔

(۵۱۰) اور امام احمد بن حنبل<sup>ؓ</sup> نے مجھ سے کہا کہ ہم سے سعید قطان نے بیان کیا، انہوں نے سفیان ثوری سے، کہا مجھ سے جبیب بن ابی ثابت نے بیان کیا، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباس<sup>ؓ</sup> سے، انہوں نے کماخون کی رو سے تم پر سات رشته حرام ہیں اور شادی کی وجہ سے (یعنی سرال کی طرف سے) سات رشته بھی۔ انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ حرمت علیکم امہاتکم آخر تک اور عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب نے علی بن مسیح کی صاحزادی زینب اور علی<sup>ؓ</sup> کی بی بی (سلیل بنت مسعود) دونوں سے نکاح کیا، ان کو جمع کیا اور ابن سیرین نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اور امام حسن بصری نے ایک بار تو اسے مکروہ کما پھر کرنے لگے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اور حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب نے اپنے دونوں چاچاؤں (یعنی محمد بن علی اور عمرو بن علی) کی بیٹیوں کو ایک ساتھ میں نکاح میں لے لیا اور جابر بن زید تابعی نے اس کو مکروہ جانا، اس خیال سے کہ ہمتوں میں جلاپانہ پیدا ہو مگر یہ کچھ حرام نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کے سوا اور سب عورتیں تم کو حلال ہیں اور عکرمه نے ابن عباس<sup>ؓ</sup> سے روایت کیا اگر کسی نے اپنی سلسلی سے زنا کیا تو اس کی بیوی (سالی کی بین) اس پر حرام نہ ہوگی اور یحییٰ بن قیس کندی سے روایت ہے، انہوں نے شعبی اور جعفر سے، دونوں نے کہا اگر کوئی شخص لواطت کرے اور کسی لوڈے کے دخل کر دے تو اب اس کی ماں سے نکاح نہ کرے اور یہ یحییٰ راوی مشهور شخص نہیں ہے اور نہ کسی اور نے اس کے ساتھ ہو کر یہ روایت کی ہے اور عکرمه نے ابن عباس<sup>ؓ</sup> سے روایت کی کہ اگر کسی نے اپنی سلسلی سے زنا کیا تو اس کی بیوی اس پر حرام نہ ہوگی اور ابو نصر نے ابن عباس<sup>ؓ</sup> سے روایت کی کہ حرام ہو جائے گی اور اس راوی ابو نصر کا حال معلوم نہیں۔ اس نے ابن عباس<sup>ؓ</sup> سے سنائے یا نہیں (لیکن ابو

الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنُو<sup>هـ</sup> وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسَ: مَا زَادَ عَلَى أَرْبَعٍ فَهُوَ حَرَامٌ كَمَمُهُ وَأَبْنَيْهِ وَأَخْتِهِ.  
٥١٠٥ - وَقَالَ لَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ:  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَفِيَّانَ  
حَدَّثَنِي حَبِيبٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ حَرَمٌ مِنَ النِّسَبِ سَبْعَ وَمِنَ  
الصَّهْرِ سَبْعٌ. ثُمَّ قَرَأَ: «حَرَمَتْ  
عَلَيْكُمْ أَمْهَاتُكُمْ» الْآيَةَ. وَجَمِيعُ عَبْدِ  
اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ بَيْنَ ابْنَةِ عَلِيٍّ وَامْرَأَةِ  
عَلِيٍّ. وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لَا يَبْأَسُ بِهِ،  
وَكَرِهُهُ الْحَسَنُ مَرْءَةُ ثُمَّ قَالَ: لَا يَبْأَسُ  
بِهِ. وَجَمِيعُ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنُ  
عَلِيٍّ بَيْنَ ابْنَتِي عَمٍّ فِي لِيَلَةٍ، وَكَرِهُهُ  
جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ لِلْقَطْبِيَّةِ وَلَيْسَ فِيهِ  
تَخْرِيمٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: «وَأَحْلٌ لَكُمْ مَا  
وَرَاءَ ذَلِكُمْ» وَقَالَ عَكْرَمَةُ عَنْ يَحْيَى  
عَبَّاسٍ: إِذَا زَوَّجَتِ امْرَأَتَهُ لَمْ  
تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَيَرْوَى عَنْ يَحْيَى  
الْكَنْدِيِّ، عَنِ الشَّغَفِيِّ وَأَبِي جَعْفَرٍ  
فِيمَنْ يَلْعَبُ بِالصَّبِّيِّ إِنْ أَدْحَلَهُ فَلَا  
يَتَرَوَّجُنَّ أَمْهَةً. وَيَحْيَى هَذَا غَيْرُ  
مَعْرُوفٍ، لَمْ يَتَابَعْ عَلَيْهِ. وَقَالَ عَكْرَمَةُ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: إِذَا زَوَّجَتِي بِهَا لَا تَحْرُمْ  
عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَيَذْكُرُ عَنِ أَبِي نَصْرٍ أَنَّ  
ابْنَ عَبَّاسٍ حَرَمَهُ، وَأَبُو نَصْرٍ هَذَا لَمْ  
يُعْرَفْ بِسِمَاعِهِ مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،  
وَيَرْوَى عَنِ عَمْرَانَ بْنِ حَصَّينٍ وَجَابِرٍ

زمرہ نے اسے ثقہ کہا ہے) اور عمران بن حصین اور جابر بن زید اور حسن بصری اور بعض عراق والوں (امام ثوری اور امام ابو حنفیہ) کا یہ قول ہے کہ حرام ہو جائے گی اور ابو ہریرہؓ نے کما حرام نہ ہو گی جب تک اس کی مال (اپنی خوشدا من) کو زمین سے نہ لگادے (یعنی اس سے جملع نہ کرے) اور سعید بن مسیب اور عروہ اور زہری نے اس کے متعلق کہا ہے کہ اگر کوئی ساس سے زنا کرے تو بھی اس کی بیٹی یعنی زنا کرنے والے کی بیوی اس پر حرام نہ ہو گی (اس کو رکھ سکتا ہے) اور زہری نے کما علیؓ نے فرمایا اس کی جو رو اس پر حرام نہ ہو گی اور یہ روایت منقطع ہے۔

### باب اللہ کے اس فرمان کا بیان اور حرام ہیں تم پر تمہاری بیویوں کی لڑکیاں

(جو وہ دوسرے خاوند سے لائیں) جن کو تم پر درش کرتے ہو جب ان بیویوں سے دخول کرچکے ہو اور حضرت ابن عباسؓ نے کما لفظ دخول اور مسیس اور مسas ان سب سے جماع ہی مراد ہے اور اس قول کا بیان کہ جورو کی اولاد کی اولاد (مثلاً پوتی یا نواسی) بھی حرام ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے ام جیبہؓ سے فرمایا اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو مجھ پر نہ پیش کیا کرو تو بیٹیوں میں بیٹی کی بیٹی (پوتی) اور بیٹی کی بیٹی (نواسی) سب آگئیں اور اس طرح بسوؤں میں پوت بہو (پوتے کی بیٹی) اور بیٹیوں میں بیٹی کی بیٹیاں (پوتیاں) اور نواسیاں سب داخل ہیں اور جورو کی بیٹی ہر حال میں ربیبہ ہے خاوند کی پر درش میں ہو یا اور کسی کے پاس پر درش پاتی ہو، ہر طرح سے حرام اور آنحضرت نے اپنی ربیبہ (زینب کو) جو ابو سلمہ کی بیٹی تھی ایک اور شخص (نوفل اشجعی) کو پالنے کے لئے دی اور آنحضرت نے اپنے نواسے حضرت حسنؓ کو اپنا بیٹا فرمایا۔

اس سے یہ بھی لکھتا ہے کہ بیوی کی پوتی مثل اس کی بیٹی کے حرام ہے۔

۵۱۰۶ - حدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفِيَّاْنَ

بنِ زَيْدٍ وَالْحَسَنَ وَغَضِيرَ أَهْلِ الْعِرَاقِ  
تَخْرُمُ عَلَيْهِ، وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا  
تَخْرُمُ . حَتَّى يُنْزَقَ بِالْأَرْضِ . يَغْنِي  
يُحَاجِمَهُ . وَجَوْزَةُ إِنْ . الْمُسَيْبَ وَعَرْوَةُ  
وَالْوَهْرَيْيُّ، وَقَالَ الْوَهْرَيْيُّ : قَالَ عَلَيْهِ  
لَا تَخْرُمُ وَهَذَا مُرْسَلٌ.

### ۲۶- بَابُ هَوْرَبَاتِكُمُ الْلَّاتِي فِي حَجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ الْلَّاتِي دَحَلْتُمْ بِهِنَّ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الدُّخُولُ وَالْمَسِيْسُ  
وَاللَّمَاسُ هُوَ الْجَمَاعُ. وَمَنْ قَالَ : بَنَاتٌ  
وَلَدِهَا مِنْ بَنَاتِهِ فِي التَّحْرِيمِ، لِقَوْلِ  
النَّبِيِّ ﷺ لَأَمْ حَبِيبَةَ، ((لَا تَعْرِضْنَ عَلَيْهِ  
بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخْوَاتِكُنَّ)) وَكَذَلِكَ حَلَالُ  
وَلَدِ الْأَبْنَاءِ هُنَّ حَلَالُ الْأَبْنَاءِ، وَهَلْ  
تُسَمِّي الرَّبِيبَةَ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فِي حَجْرِهِ  
وَدَفَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَبِيبَةَ لَهُ إِلَيْهِ مِنْ  
يَكْفُلُهَا)، وَسَمَّيَ النَّبِيُّ ﷺ ابْنَ بَنَاتِهِ ابْنًا.

بیان کیا کہ ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے اور ان سے ام جبیہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا ایسا رسول اللہ! کیا آپ ابوسفیان کی صاحزادی (غزوہ یادو رہ یا حسنہ) کو چاہتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا پھر میں اس کے ساتھ کیا کروں گا؟ میں نے عرض کیا کہ اس سے آپ نکاح کر لیں۔ فرمایا کیا تم اسے پسند کرو گی؟ میں نے عرض کیا میں کوئی تناوت ہوں نہیں اور میں اپنی بُن کے لئے یہ پسند کرتی ہوں کہ وہ بھی میرے ساتھ آپ کے تعلق میں شریک ہو جائے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ میرے لئے حلال نہیں ہے میں نے عرض کیا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے (زینب سے) نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ام سلمہ کی لڑکی کے پاس؟ میں نے کہا کہ جی ہاں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ وہ وہ اگر وہ میری ربیبہ نہ ہوتی جب بھی وہ میرے لئے حلال نہ ہوتی۔ مجھے اور اس کے والد ابو سلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ دیکھو تم آئندہ میرے نکاح کے لئے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو اور یاث بن سعد نے بھی اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا ہے اس میں ابو سلمہ کی بیٹی کا نام درہ مذکور ہے۔

حدَّثَنَا هِشَّامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ عَنْ أُمِّ حَيَّيَةَ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ لَكَ فِي بَنْتِ أَبِيهِ سُفِيَّانَ؟ قَالَ: ((فَالْفَعْلُ مَاذَا؟)) قُلْتُ: تَنكِحُ. قَالَ: ((أَتْحِبُّينِ؟)) قُلْتُ: لَنْتَ لَكَ بِمُخْلِيَّةِ، وَأَحَبُّ مَنْ شَرَكَنِي فِيكَ أَخْنَى قَالَ: ((إِنَّهَا لَا تَجُلُّ لِي)). قُلْتُ: بَلَغْنِي أَنَّكَ تَنْخُبُ. قَالَ: ((إِنَّهَا أُمُّ سَلَمَةَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((لَوْلَمْ تَكُنْ رَبِيعَتِي، مَا حَلْتَ لِي أَرْضَعْتِي وَأَبَاهَا ثُوبَيْتَ فَلَا تَغْرِضُنَّ عَلَيْنِ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخْوَاتِكُنَّ)). وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا هِشَّامٌ ذُرَّةُ بَنْتُ أَبِيهِ سَلَمَةَ.

[راجع: ۵۱۰۱]

اور کسی روایت میں زینب۔

۲۷ - بَابُ وَأَنْ تَجْمِعُوا بَنِي الأَخْتِينِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ

**باب آیت و ان تجمعوا بـ ابـنـيـ الـاخـتـينـ الخـ كـاـبـيـانـ**  
یعنی تم دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں جمع کرو (یہ تم پر حرام ہے) سوا اس کے جو گزر چکا (کہ وہ معاف ہے)

حافظ نے کما دو بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا بالاجماع حرام ہے خواہ سگی بہنیں ہوں یا اعلانی یا اخافی یا رضائی بہنیں ہوں۔ جو لوگ ایسی حرکت کرتے ہیں وہ اسلام کے بااغی اور شرع کی رو سے سخت ترین مجرم ہیں۔

(۵۱۰) ہم سے عبد اللہ بن یوسف تیسی نے بیان کیا کہا ہم سے یاث بن سعد نے بیان کیا، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شاہب نے، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انہیں زینب بنت ابی سلمہ بنت ابی شہاب نے خبر دی کہ حضرت ام جبیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری بُن (غزوہ) بنت ابی سفیان سے آپ نکاح کر لیں۔

۵۱۰۷ - حَدَّثَنَا عَنْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ أَبِيهِ شَهَابٍ أَنَّ عَزْرَةَ بْنَ الرَّبِيعِ أَخْيَرَةً أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِيهِ سَلَمَةَ أَخْيَرَةً أَنَّ أُمَّ حَيَّيَةَ قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْكَحْ أَخْنَى بَنْتَ أَبِيهِ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا اور تمیں بھی پسند ہے؟ میں نے عرض کیا جی  
ہاں کوئی میں تنا تو ہوں نہیں اور میری خواہش ہے کہ آپ کی بھلائی  
میں میرے ساتھ میری بہن بھی شریک ہو جائے۔ آنحضرت ﷺ نے  
فرمایا کہ یہ میرے لئے حلال نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول  
اللہ! اللہ کی قسم، اس طرح کی باتیں سننے میں آتی ہیں کہ آپ ابو سلمہ  
رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی درہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے  
دریافت فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہ کی لڑکی سے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا اللہ  
کی قسم اگر وہ میری پورش میں نہ ہوتی جب بھی وہ میرے لئے حلال  
نہیں تھی کیونکہ وہ میرے رضائی بھائی کی لڑکی ہے۔ مجھے اور ابو سلمہ  
کو ثواب نے دو دھ پلایا تھا۔ (اس لئے وہ میری رضائی بھتیجی ہو گئی) تم  
لوگ میرے نکاح کے لئے اپنی لاڑکوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو۔

سُفِيَّانٌ قَالَ : ((وَتَعْجِبُنَّ؟)) قَلَّتْ : نَعَمْ .  
لَسْتَ بِمُخْلِّيَّةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي  
خَيْرٍ أَخْيَرِي . لَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِنَّ ذَلِكَ لَا  
يَحْلُّ لِي)). قَلَّتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَوَاللَّهِ  
إِنَا لَتَسْتَدِعُ أَنْكَ تُرِيدُ أَنْ تُنْكِحَ دُرْدَةَ بْنَتَ  
أَبِي سَلَمَةَ . قَالَ : ((بِنْتُ أَمْ سَلَمَةً)).  
فَقَلَّتْ : نَعَمْ . قَالَ : ((فَوَاللَّهِ لَوْلَمْ تَكُنْ  
فِي حَجَرِيِّ مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لِبَنْتِ أَخِي  
مِنَ الرُّضَاعَةِ، أَرْضَعْنِي وَأَبِي سَلَمَةَ ثُوَبَيْتَهُ .  
فَلَا تَغْرِضْنَ عَلَيْيِّ بَنَاتِكُنْ وَلَا أَخْوَاتِكُنْ)).

[راجح: ۵۱۰۱]

اس میں ان نام نہاد پیروں مرشدوں کے لئے بھی تینیہ ہے جو اپنے کو اسلام کے احکام و قوانین سے بالا سمجھ کر بہت سے ناجائز  
کاموں کو اپنے لئے جائز بنا لیتے ہیں اور بہت سے اسلامی فرائض و واجبات سے اپنے کو مستثنی سمجھ لیتے ہیں۔ («فَاتَّهُمُ اللَّهُ أَنَّى يُوْفِكُونَ»)  
(التوبہ: ۳۰) بہت سے نام نہاد پیروں مریدوں کے گھروں میں گھس کر ان میں حجاب وغیرہ سے بالا ہو کر اس قدر خلط مطرب ہو جاتے ہیں کہ  
آخر میں زنا کاری یا اغوا تک نوبت پہنچتی ہے۔ ایسے مریدوں کو بھی سوچنا چاہئے کہ آج کل کتنے پیروں مرشد اندر سے شیطان ہوتے ہیں،  
اسی لئے مولانا روم نے فرمایا ہے کہ۔

اے با ایلیس آدم روے ہست  
پس بہر دستے نہ باید داد دست

یعنی کتنے انسان درحقیقت ایلیس ہوتے ہیں، بس کسی کے ظاہر کو دیکھ کر دھوکا نہ کھانا چاہئے۔

باب اس بیان میں کہ اگر پھوپھی یا خالہ نکاح میں ہو تو اس  
کی بھتیجی یا بھائی کو نکاح میں نہیں لایا جا سکتا

## ۲۸ - بَابُ لَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةَ عَلَى

عَمْتِهَا

۵۱۰۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدَ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ، عَنِ الشَّعْفَيِّ سَمِعَ جَابِرًا  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ أَنْ تُنْكِحَ الْمَرْأَةَ عَلَى عَمْتِهَا أَوْ  
خَالِتِهَا . وَقَالَ دَاؤُدُّ وَابْنُ عَوْنَى : عَنِ  
الشَّعْفَيِّ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ .

(۵۱۰۸) ہم سے عبدالرحمٰن نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ نے خبر دی،  
کہا ہم کو عاصم نے خبر دی، انہیں شجی نے اور انہوں نے حضرت جابر  
رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی ایسی  
عورت سے نکاح کرنے سے منع کیا تھا جس کی پھوپھی یا خالہ اس کے  
نکاح میں ہو۔ اور داؤد بن عون نے شجی سے بیان کیا اور ان سے  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔

(۵۰۹) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں ابو الزناد نے، انہیں اعرج نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع نہ کیا جائے۔

۵۱۰۹ - حدَّثَنَا عبدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزَّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَجْمِعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمِيقَيْهَا، وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتَهَا)).

[طرفة فی : ۵۱۰۹]

**لئے بحث** انہ منذر نے کہا اس پر علماء کا اجماع ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ دو پھوپھیوں اور دو خالاؤں میں بھی جمع کرنا مکروہ ہے۔ قسطلانی نے کہا پھوپھی میں دادا کی بین، ان کے باپ کی بین، اسی طرح خالہ میں نانی کی بین، نانی کی ماں سب داخل ہیں اور اس کا قاعدہ کلیے یہ ہے کہ ان دو عورتوں کا نکاح میں جمع کرنا درست نہیں ہے کہ اگر ان میں سے ایک کو مرد فرض کریں تو دوسری عورت اس کی محروم ہو البتہ اپنی جو رود کے ماں کی بیٹی یا بچوں کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے۔ اسلام کا یہ وہ پر عمل لاء ہے جس پر اسلام کو فخر ہے۔ اس نے اپنے پیروکاروں کے لئے ایک بہترین پر عمل لاء دیا ہے۔ اس کے مقرر کردہ اصول و قوانین قیامت تک کے لئے کسی بھی رد و بدل سے بالا ہیں۔ دنیا میں کتنے ہی انقلابات آئیں نوع انسانی میں کتنا ہی انقلاب برپا ہو مگر اسلامی قوانین برابر قائم رہیں گے کسی بھی حکومت کو ان میں دست اندازی کا حق نہیں ہے حق ہے۔ (ما بیدل القول الدی و مَا ان ابظلام للعبيد) (ق: ۲۹) ہاں جو غلط قانون لوگوں نے از خود بنا کر اسلام کے ذمہ لگا دیے ہیں ان کا بدلنا بے حد ضوری ہے۔

(۵۱۰) ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، انہیں زہری نے، کہا کہ مجھ سے قبیصہ ابن ذویب نے بیان کیا اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے کہ کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع کیا جائے (زہری نے کہا کہ) ہم سمجھتے ہیں کہ عورت کے باپ کی خالہ بھی (حرام ہونے میں) اسی درجہ میں ہے کیونکہ

۵۱۱۰ - حدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الْوَهْرَيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي فَيْصَةُ بْنُ ذُؤْبَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: نَهَى السَّيِّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنكِحَ الْمَرْأَةَ عَلَى عَمِيقَهَا وَالْمَرْأَةَ وَخَالَتَهَا، فَنَرَى خَالَةً أَبِيهَا بِتْلُكَ الْمُنْزَلَةِ.

[راجع: ۵۱۰۹]

(۵۱۱) عروہ نے مجھ سے بیان کیا، ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رضاعت سے بھی ان تمام رشتتوں کو حرام سمجھو جو خون کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔

۵۱۱۱ - لَأَنَّ عَرْوَةَ حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: حَرَمُوا مِنَ الرُّضَاعَةِ مَا يُحِرِّمُ مِنَ النِّسَبِ. [راجح: ۲۶۴۴]

مطلوب یہ ہے کہ جیسے باپ کی خالہ یا باپ کی پھوپھی سے نکاح درست نہیں، اسی طرح باپ کی خالہ اور اس کے بھانجے کی بیٹی اور باپ کی پھوپھی اور اس کے بھانجے کی بیٹی میں جمع جائز نہ ہو گا۔

## باب نکاح شغار کا بیان

۲۹ - باب الشَّغَار

تفصیل حدیث ذیل میں موجود ہے۔

(۵۱۱۲) ہم سے عبد اللہ بن یوسف تیسی نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم کو حضرت امام مالکؓ نے خبر دی، انہیں یافع نے اور انہیں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ پرستی نے کہ رسول اللہ ﷺ نے "شغار" سے منع فرمایا ہے۔ شغار یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی لڑکی یا بیٹی کا نکاح اس شرط کے ساتھ کرے کہ وہ دوسرا شخص اپنی (بیٹی یا بیٹی) اس کو بیاہ دے اور کچھ صرفہ غیرے۔

لفظ شغار کی یہ تفسیر بقول بعض حضرت ابن عمرؓ یا نافع یا امام مالک کی ہے۔

**باب کیا کوئی عورت کسی سے نکاح کے لئے اپنے آپ کو ہبہ کر سکتی ہے؟**

یعنی ہبہ کے لفظ سے نکاح صحیح ہو گایا نہیں۔ جسور علماء کے نزدیک اگر مرد غیرہ کا ذکر نہ کرے صرف یوں کہے کہ اس نے اپنی بیٹی کو بخش دی تو نکاح صحیح نہ ہو گا اور حنفیہ کے نزدیک صحیح ہو جائے ہے اور مرشد واجب ہو گا۔ جسور کی دلیل یہ ہے کہ ہبہ سے نکاح ہونا بغیر ذکر مرد کے رسول کریم ﷺ کا خاصہ تھا اللہ نے فرمایا۔ «خالصہ لک من دون المؤمنین» (الاحزاب: ۵۰) شافعیہ کا بھی یہی قول ہے کہ بغیر لفظ نکاح یا تزویج کے نکاح صحیح نہیں ہوتا۔

(۵۱۱۳) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ حضرت خولہ بنت حکیمؓ یعنی عائشہ ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے لئے ہبہ کیا تھا۔ اس پر حضرت عائشہؓ یعنی عائشہؓ نے کہا کہ ایک عورت اپنے آپ کو کسی مرد کے لئے ہبہ کرتے شرما تی نہیں۔ پھر جب آیت ترجی من تشاء منهن (اے پیغمبر! تو اپنی جس بیوی کو چاہے پیچھے ڈال دے اور جسے چاہے اپنے پاس جگہ دے) نازل ہوئی تو میں نے کہا، یا رسول اللہ! اب میں سمجھی اللہ تعالیٰ جلد جلد آپ کی خوشی کو پورا کرتا ہے۔

اس حدیث کو ابو سعید (محمد بن مسلم)، موبد اور محمد بن بشر اور عبدہ بن سلیمان نے بھی ہشام سے، انسوں نے اپنے والد سے، انسوں نے حضرت عائشہؓ یعنی عائشہؓ سے روایت کیا ہے۔ ایک نے دوسرے سے کچھ زیادہ مضمون نقش کیا ہے۔

[راجح: ۴۷۸۸] موبد کی روایت کو ابن مردویہ نے اور محمد بن بشر کی روایت کو امام مسلم اور ابن ماجہ نے

۵۱۱ - حدَّثَنَا عبدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ،  
مُبَرَّنَا مَالِكُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَمْرَ رَضِيَ  
اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ  
شَغَارٍ. وَالشَّغَارُ أَنْ يُرْوِجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ  
لَمَّا أَنْ يُرْوِجَهُ الْأَخْرَى ابْنَتَهُ لَمْ يَنْهَمَا  
سَدَاقَ. [طرفة في : ۶۹۶۰].

باب هَلْ لِلنِّسَاءِ أَنْ تَهَبَ  
نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ؟

۵۱۱۳ - حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ فُضَيْلَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:  
كَانَتْ حَوْلَةً بِنْتُ حَكِيمٍ مِنَ الْلَّاتِي وَهَبَنَ  
أَنْفُسَهُنَّ لِلنِّسَاءِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،  
فَقَالَتْ عَائِشَةُ : أَمَا تَسْتَحِي الْمَرْأَةُ أَنْ  
تَهَبَ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ، فَلَمَّا نَزَّلَتْ :  
﴿تَرْجِي مَنْ تَشاءُ مِنْهُنَّ﴾ قَلَّتْ : يَا  
رَسُولَ اللهِ، مَا أَرَى رَبِّكَ إِلَّا يَسْأَرُغُ فِي  
هَوَاكَ.

رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَذَّبُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ  
وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ،  
يَزِيدُ بْنَ عَصْمَهُ عَلَى بَعْضِهِ.

مرسل کہا ہے۔ علم الہی میں کچھ ایسے مخصوص ملی مخاذات تھے کہ جن کی ہاپر اللہ پاک نے اپنے رسول کریم ﷺ کو یہ اجازت عطا فرمائی۔

### باب احرام والا شخص صرف نکاح (عقد) کر سکتا ہے حالت احرام میں اپنی بیوی سے جماع کرنا جائز نہیں ہے

(۵۱۳) ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم کو سفیان بن عبیینہ نے خبر دی، کہا ہم کو عمرو بن دینار نے خبر دی، کہا ہم سے جابر بن زید نے بیان کیا، کہا ہم کو ابن عباس رض نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے (حضرت میمونہ رض سے) نکاح کیا اور اس وقت آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

### ۳۱- باب نکاح المُخْرِم

۵۱۴- حدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، أَخْبَرَنَا أَبْنُ عَيْنَةَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو، حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: أَبْنَانَا أَبْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَتَرَوْجُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُخْرِمٌ.

[راجح: ۱۸۳۷]

لشیخ سعید بن میبہ نے کہا ابن عباس رض نے غلطی کی۔ ام المؤمنین حضرت میمونہ رض سے خود مردی ہے کہ آنحضرت نے ان سے جس وقت نکاح کیا آپ احرام باندھے ہوئے نہ تھے اور ابو رافع اس نکاح میں وکل تھے۔ ان سے ابن جبان اور ابن خزیمہ اور ترمذی نے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت میمونہ رض سے جب نکاح کیا اس وقت آپ حلال تھے۔ اب بعض الناس کا یہ کہنا کہ حضرت میمونہ رض، ابن عباس کی خالہ تھیں وہ ان کا حال زیادہ جانتے تھے کہ مفید نہیں کیونکہ یزید بن اصم کی بھی وہ خالہ تھیں اور انہوں نے خود حضرت میمونہ رض کی زبانی نقل کیا کہ جب آنحضرت نے ان سے نکاح کیا اس وقت آپ حلال تھے اور ممکن ہے کہ ابن عباس رض کے نزدیک تقلید حدی سے آدمی حرم ہو جاتا ہو۔ انہوں نے آنحضرت رض کو یہ دیکھ کر کہ آپ نے حدی کی تقلید سے قیاس کر لیا کہ آپ حرم تھے حالانکہ آپ نے احرام نہیں پاندھا تھا اور حضرت عمر اور حضرت علی رض نے ایک مرد کو ایک عورت سے جدا کر دیا تھا جس نے حالت احرام میں نکاح کیا تھا (وحیدی) اس مسئلہ میں اختلاف ہے شافعیہ اور الحدیث کا یہ قول ہے کہ حرم نہ اپنا نکاح کرے نہ کسی دوسرے کو نہ نکاح کا پیغام بھیجے۔

### باب آخر میں رسول اللہ ﷺ نے نکاح متعہ سے منع کر دیا تھا (اس لئے اب متعہ حرام ہے)

(۵۱۵) ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان بن عبیینہ نے بیان کیا، انہوں نے زہری سے سن، وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے حسن بن محمد بن علی اور ان کے بھائی عبد اللہ بن محمد بن علی نے اپنے والد (محمد بن الحفیہ) سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے متعہ اور پالتو گدھے کے گوشت سے جنگ خیر کے زمانہ میں منع فرمایا تھا۔

### ۳۲- باب نَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ عَنْ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ أَخِيرًا

۵۱۱۵- حدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبْنُ عَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَلَى وَأَخْوَهُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُتَعَةِ، وَعَنِ الْحُومِ الْخَمْرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمْنَ خَيْرٍ. [راجح: ۴۲۱۶]

(۵۱۶) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کما ہم سے غدر محمد بن جعفر نے بیان کیا، کما ہم سے شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، ان سے ابو جرہ نے بیان کیا، کما میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس سے سنا، ان سے عورتوں کے ساتھ نکاح متعہ کرنے کے متعلق سوال کیا گیا تھا تو انہوں نے اس کی اجازت دی۔ پھر ان کے ایک غلام نے ان سے پوچھا کہ اس کی اجازت سخت مجبوری یا عورتوں کی کی یا اسی جیسی صورتوں میں ہوگی؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہ اسے کہا کہ ہاں۔

۵۱۷- حدثنا محمد بن بشار، حدثنا غنڈر حدثنا شعبة عن أبي جمرة قال: سمعت ابن عباس سبط عن متعة النساء فرخص، فقال له مولى له: إنما ذلك في الحال الشديدة، وفي النساء قلة أو نحوه، فقال ابن عباس: نعم.

**لشیخ** یہ حرمت سے قبل کی بات ہے بعد میں ہر شخص کے لئے متعہ حرام قرار دے دیا گیا جو قیامت تک کے لئے حرام ہے۔ ان التحریم والاباحة کانت مرتبین فکانت حلالہ قبل خیر ثم حرمت يوم خیر ثم ایسحات يوم او طاس ثم حرمت يوم منذ بعد ثلاثة ایام تحريماماً موبداً الى يوم القيمة واستمر التحرير كما في روایة مسلم عن سيرة الجهنمي انه كان مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا ايها الناس انی قد كنت اذنت لكم في الاستمتاع من النساء وان الله قد حرم ذالك الى يوم القيمة فعن کان عنده منهں شئی فلیخل سبیله للعلل علیاً لیم یبلاغه الاباحة يوم او طاس لقلتها کھانا روی مسلم و خص رسول الله صلى الله عليه وسلم عام او طاس في المتعة ثلاثة ثم نهی عنہا (حاشیۃ بخاری)

یعنی متعہ کی حرمت اور اباحت و درجتہ ہوئی ہے خیر سے پہلے متعہ حلال ٹھاپھر خیر میں اسے حرام قرار دیا گیا پھر جنگ او طاس میں اسے حلال کیا گیا پھر تین دن کے بعد یہ بیشہ قیامت تک کے لئے حرام کر دیا گیا اور یہ تحريم دائی ہے جیسا کہ سبہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! میں نے تم کو متعہ کی اجازت دی تھی مگر اب اے اللہ نے قیامت تک کے لئے حرام کر دیا ہے پس جن کے پاس کوئی متعہ والی عورت ہو تو اسے فوراً نکال دو پس شائد علی ملکوہ کو يوم او طاس کی حلت اور دوبارہ حرمت کا علم نہیں ہو سکا کیونکہ یہ حلت صرف تین دن رہی بعد میں حرام مطلق ہونے کا اعلان کر دیا گیا۔ اب متعہ قیامت تک کے لئے کسی بھی حالت میں حلال نہیں ہے آج کے بعض مجدد اپنی تجدید پسندی چکانے کے لئے متعہ کی حرمت میں کچھ موشکافیں کرتے ہیں جو محض اباظیں ہیں۔ شیعہ حضرات کو چھوڑ کر اہل سنت وجماعت کے جملہ فرقے اس پر اتفاق رکھتے ہیں کہ اب متعہ کے حلال ہونے کے لئے کوئی بھی صورت سامنے آجائے مگر متعہ بیشہ کے لئے ہر حال میں حرام قرار دیا گیا ہے، اس کی حلت کے لئے کوئی ٹھیکانہ قطعاً نہیں ہے۔

(۵۱۸-۵۱۹) ہم سے علی بن عبد اللہ مدنی نے بیان کیا، کما ہم سے سفیان بن عبینہ نے بیان کیا، ان سے عمرو بن دیبار نے بیان کیا، ان سے حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ الانصاری اور سلمہ بن الاکوع نے بیان کیا کہ ہم ایک لٹکر میں تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ جسیلہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہیں متعہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے اس لئے تم نکاح متعہ کر سکتے ہو۔

۵۲۰- وقال ابن أبي ذئب حدثني إياس بن سلمة بن الأكوع عن أبيه عن

اللہ ملئیکوں نے کہ جو مرد اور عورت، مندرجہ کر لیں اور کوئی مدت معین نہ کریں تو (کم سے کم) تین دن تین رات مل کر رہیں، پھر اگر وہ تین دن سے زیادہ اس متعہ کو رکھنا چاہیں یا ختم کرنا چاہیں تو اسیں اس کی اجازت ہے (سلہ بن الکوع کہتے ہیں کہ) مجھے معلوم نہیں یہ حکم صرف ہمارے (صحابہ) ہی کیلئے تھا یا تمام لوگوں کیلئے ہے ابو عبد اللہ (امام بخاری) کہتے ہیں کہ خود علی بن ابی شوشہ نے آنحضرت ملئیکوں سے ایسی روایت کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ متعہ کی حدت منسوخ ہے۔  
باب عورت کا اپنے آپ کو کسی صالح مرد کے نکاح کے لئے پیش کرنا

(۵۱۲۰) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے مرحوم بن عبدالعزیز بصری نے بیان کیا، کما کہ میں نے ثابت بیانی سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت انس بن شوہر کے پاس تھا اور ان کے پاس ان کی بیٹی بھی تھیں۔ حضرت انس بن شوہر نے بیان کیا کہ ایک خاتون رسول اللہ ملئیکوں کی خدمت میں اپنے آپ کو آنحضرت ملئیکوں کے لئے پیش کرنے کی غرض سے حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ؟ کیا آپ کو میری ضرورت ہے؟ اس پر حضرت انس بن شوہر کی بیٹی بولیں کہ وہ کیسی بے حیا عورت تھی۔ ہائے بے شری! ہائے بے شری! حضرت انس بن شوہر نے ان سے کہا وہ تم سے بہتر تھیں، ان کو نبی کریم ملئیکوں کی طرف رغبت تھی، اس لئے انہوں نے اپنے آپ کو آنحضرت ملئیکوں کے لئے پیش کیا۔

حضرت انس بن شوہر نے اپنی بیٹی کو دیکھا اور اس خاتون کے اس اقدام کو محبت رسول کریم پر محمول کر کے اس کی تعریف فرمائی۔ قطلاںؓ نے کما کہ اس حدیث سے یہ نکلا کہ نیک بخت اور دیدار مرد کے سامنے اگر عورت اپنے آپ کو نکاح کے لیے پیش کرے تو اس میں کوئی عار کی بات نہیں ہے البتہ دیناوی غرض سے ایسا کرنا برا ہے۔

(۵۱۲۱) ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو غسان نے بیان کیا، کما کہ مجھ سے ابو حازم نے بیان کیا، ان سے سل بن سعد بن شوہر نے کہ ایک عورت نے اپنے آپ کو نبی کریم ملئیکوں سے نکاح کے لئے پیش کیا۔ پھر ایک صحابی نے آنحضرت ملئیکوں سے کما کہ یا رسول

رسولِ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (أَیمَّا رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ تَوَافَقَا فِي عِشْرَةِ مَا يَبْيَهُمْ لِلْأَثَرِ لِيَالٍ، فَإِنْ أَحَبَا أَنْ يَتَزَارِيَدَا أَوْ يَتَسَارِكَا)). فَمَا أَذْرِي أَشْيَاءَ كَانَ لَنَا خَاصَّةً، أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَيَسِّرْهُ عَلَيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ.

### ۳۳۔ باب عَرْضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا

#### عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ

۵۱۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِتَ الْبَنَانِيَّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَنَّسَ وَعِنْدَ ابْنَةِ لَهُ، قَالَ أَنَّسُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعْرُضُ عَلَيْہِ نَفْسَهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَكَ بِي حَاجَةً؟ فَقَالَتْ بَنْتُ أَنَّسِ: مَا أَقْلَ حَيَاءَهَا وَأَسْوَأَهَا. وَأَسْوَأَهَا قَالَ: هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ، رَغِبَتْ فِي النَّبِيِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا.

[طرفة فی : ۶۱۲۳].

۵۱۲۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرِيمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا

اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا تھا میرے پاس (مرکے لئے) کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اور تلاش کرو، خواہ لو ہے کی ایک انگوٹھی ہی مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آگئے اور عرض کیا کہ اللہ کی قسم، میں نے کوئی چیز نہیں پائی۔ مجھے لو ہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی، البتہ یہ میرا تمدید میرے پاس ہے اس کا آدھا انہیں دے دیجئے۔ حضرت سلیمان نے بیان کیا کہ ان کے پاس چاروں بھی نہیں تھی۔ مگر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ تمہارے اس تمدید کا کیا کرے گی، اگر یہ اسے پہن لے گی تو یہ اس قدر چھوٹا کپڑا ہے کہ پھر تو تمہارے لئے اس میں سے کچھ باقی نہیں بچے گا اور اگر تم پہنونگے تو اس کے لئے کچھ نہیں رہے گا۔ پھر وہ صاحب پیشہ گئے۔ ویرتک پیشے رہنے کے بعد اٹھے (اور جانے لگے) تو آنحضرت ﷺ نے انہیں دیکھا اور بلایا۔ یا انہیں بلایا گیا (راوی کو ان الفاظ میں شبک تھا) پھر آپ نے ان سے پوچھا کہ تمیں قرآن کتنا یاد ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں چند سورتیں انہوں نے گئیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہم نے تمہارے نکاح میں اس کو اس قرآن کے بدلتے دے دیا جو تمہیں یاد ہے۔

[راجح: ۲۳۱۰] جو سورتیں تم کو یاد ہیں ان کو بھی یاد کر دینا۔ تمہارا یہی مرہ ہے۔ خفیہ نے کہا ہے کہ قرآن کی سورتوں کا یاد کر دینا میر نہیں قرار پا سکتا مگر یہ قول سراسر حدیث ہذا کے خلاف ہے۔

#### ۴۔ باب عرضِ الإنسانِ ابنتهُ أو

##### أختهُ على أهلِ الخيرِ

۵۱۲۲ - حدَّثَنَا عبدُ العزِيزُ بْنُ عبدِ اللهِ،  
حدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ  
كَيْسَانَ عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي  
سَالِمُ بْنُ عَنْ عبدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ عبدَ اللهِ بْنَ  
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ : أَنَّ عُمَرَ  
بْنَ الخطَّابِ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بْنَ

#### بابِ کسی انسان کا اپنی بیٹی یا بہن کو اہل خیر سے نکاح کے لئے پیش کرنا

(۵۱۲۳) ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شاہ نے بیان کیا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی، انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق سنا کہ جب (ان کی صاحبزادی) حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا (اپنے شوہر) خنیس بن حداfe سمی کی وفات کی وجہ سے یوہ ہو گئیں اور خنیس رضی اللہ عنہ کے صحابی

تھے اور ان کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی تھی۔ حضرت عمر بن خطاب بنو شہر نے بیان کیا کہ میں حضرت عثمان بن عفان بنو شہر کے پاس آیا اور ان کے لئے حضرت حفصہ بنو شہر کو پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں اس معاملہ میں غور کروں گا۔ میں نے کچھ دنوں تک انتظار کیا۔ پھر مجھ سے حضرت ابو بکر بنو شہر نے ملاقات کی اور میں نے کہا کہ اگر آپ پسند کریں تو میں آپ کی شادی حفصہ بنو شہر سے کر دوں۔ حضرت ابو بکر بنو شہر خاموش رہے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ ان کی اس بے رحمی سے مجھے حضرت عثمان بنو شہر کے معاملہ سے بھی زیادہ رنج ہوا۔ کچھ دنوں تک میں خاموش رہا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے خود حضرت حفصہ بنو شہر سے نکاح کا پیغام بھیجا اور میں نے آنحضرت ﷺ سے اس کی شادی کر دی۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر بنو شہر مجھ سے ملے اور کہا کہ جب تم نے حضرت حفصہ بنو شہر کا معاملہ میرے سامنے پیش کیا تھا تو اس پر میرے خاموش رہنے سے تمہیں تکلیف ہوئی ہو گی کہ میں نے تمہیں اس کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ حضرت عمر بنو شہر نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ واقعی ہوئی تھی۔ حضرت ابو بکر بنو شہر نے کہا کہ تم نے جو کچھ میرے سامنے رکھا تھا، اس کا جواب میں نے صرف اس وجہ سے نہیں دیا تھا کہ میرے علم میں تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے خود حضرت حفصہ بنو شہر کا ذکر کیا ہے اور میں حضور اکرم ﷺ کے راز کو ظاہر کرنا نہیں چاہتا تھا اگر آنحضرت ﷺ پھر ہوڑ دیتے تو میں حضرت حفصہ بنو شہر کو اپنے نکاح میں لے آتا۔

(۵۱۲۳) ہم سے قتبیہ نے بیان کیا، کہا ہم سے لیٹ نے بیان کیا، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے عراک بن مالک نے اور انہیں زینب بنت ابی سلمہ نے خبر دی کہ حضرت ام حبیبہ بنو شہر نے رسول کریم ﷺ سے کہا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ درہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کرنے والے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا میں اس سے اس کے باوجود نکاح کر سکتا ہوں کہ (ان کی مال) ام سلمہ بنو شہر سے ہیرے نکاح میں پہلے ہی سے موجود ہیں اور اگر میں ام سلمہ بنو شہر سے

عمر من ختنیس بن حداقة السهمی، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَوْقَيْهِ بِالْمَدِينَةِ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقَالَ: سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِي، ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ: قَدْ بَدَا لِي أَنَّ لَا أَتَرْوَجَ يَوْمِي هَذَا. قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيْتُ أَبَا بَكْرَ الصَّدِيقَ فَقُلْتُ إِنِّي شَفِتَ رَوْجَنْتَكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عَمَّرَ، فَصَمَّتْ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْيَ شَيْءًا، وَكَنْتُ أَوْجَدَ عَلَيْهِ مِنِي عَلَى عُثْمَانَ، فَلَبِثْتُ لَيَالِي. ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَنْكَحْتُهَا إِلَيَّاهُ، فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: لَعْلُكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِنْ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ شَيْءًا؟ قَالَ عُمَرُ فَلَقْتُ: نَعَمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلَّا أَنِّي كَنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ ذَكَرَهَا، فَلَمْ أَكُنْ لَأَفْشِي سِرْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قِيلْتُهَا.

[راجح: ۴۰۰۵]

۵۱۲۳ - حدثنا قتيبة، حدثنا الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن عراك بن مالك أن زينب بنت أبي سلمة أخبرته: أن أم حبيبة قالت لرسول الله ﷺ: إننا قد تحدثنا أنك ناكيحة ذرة بنت أبي سلمة؟ فقال رسول الله ﷺ: ((أعلى أم سلمة؟ لون أم نكح أم سلمة ما حلت لي، إن

أَبَاهَا أَخِي مِنَ الرُّضَاعَةِ).

[راجع: ٥١٠١]

نكاح نہ کئے ہوتا جب بھی وہ درہ میرے لئے حلال نہیں تھی۔ کیونکہ اس کے والد (ابو سلمہ رض) میرے رضاعی بھائی تھے۔

اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے اور اصل یہ ہے کہ امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس روایت کو لا کر اس کے درسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جو اپر گرچکا اس میں باب کا مطلب موجود ہے کہ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ نے اپنی بُن کو آنحضرت ﷺ پر پیش کیا تھا کہ آپ ان سے نکاح کر لیں اسی سے باب سے مطابقت ہو جاتی ہے۔

باب اللہ تعالیٰ کافر مان اور تم پر کوئی گناہ اس میں نہیں کہ تم ان یعنی عدت میں بیٹھنے والی عورتوں سے پیغام نکاح کے بارے میں کوئی بات اشارے سے کمو، یا (یہ ارادہ) اپنے دلوں میں ہی چھپا کر رکھو، اللہ کو تو علم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "غفور حلیم" تک اکنتتم بمعنی اضمیر تم ہے۔ یعنی ہر وہ چیز جس کی حفاظت کرو اور دل میں چھپاؤ۔ وہ "مکنون" کہلاتی ہے۔

(۵۱۲۳) امام بخاری<sup>رض</sup> نے کما مجھ سے طلق بن غنام نے بیان کیا، کہا ہم سے زائدہ بن قدام نے بیان کیا، ان سے منصور بن معتمر نے ان سے مجہد نے کہ ابن عباس رض نے آیت "فِيمَا عَرَضْتُمْ" کی تفسیر میں کہا کہ کوئی شخص کسی ایسی عورت سے جو عدت میں ہو کے کہ میرا ارادہ نکاح کا ہے اور میری خواہش ہے کہ مجھے کوئی نیک بخت عورت میرا آجائے اور اس نکاح میں قاسم بن محمد نے کہا کہ (تعريف عورت میرا آجائے) اور اس نکاح سے کے کہ تم میری نظر میں بہت اچھی یہ ہے کہ عدت میں عورت سے کے کہ تم میری نظر میں بہت اچھی ہو اور میرا خیال نکاح کرنے کا ہے اور اللہ تمہیں بھلائی پہنچائے گایا اسی طرح کے جملے کے اور عطاء بن ابی رباح نے کہا کہ تعريف و کتابی سے کے۔ صاف صاف نہ کہے (مشلا) کے کہ مجھے نکاح کی ضرورت ہے اور تمہیں بشارت ہو اوز اللہ کے فضل سے اچھی ہو اور عورت اس کے جواب میں کے کہ تمہاری بات میں نے سن لی ہے (بصراحت) کوئی وعدہ نہ کرے ایسی عورت کا ولی بھی اس کے علم کے بغیر کوئی وعدہ نہ کرے اور اگر عورت نے زمانہ عدت میں کسی مرد سے نکاح کا وعدہ کر لیا اور پھر بعد میں اس سے نکاح کیا تو دونوں میں جدائی نہیں کرائی جائے گی۔ حسن نے کہا کہ لا تو اعادو ہن سراسے

٣٥ - باب قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:  
 (وَلَا جَنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَضْتُمْ بِهِ مِنْ خُطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَتْتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ، عِلْمَ اللَّهِ الْأَكْبَرُ إِلَى قَوْلِهِ (غَفُورٌ حَلِيمٌ)  
 أَكْنَتْتُمْ أَضْمَرْتُمْ وَكُلُّ شَيْءٍ صَنَّتُهُ وَأَضْمَرْتَهُ فَهُوَ مَكْتُوبٌ).

٥١٢٤ - وَقَالَ لِي طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مُنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِنِ عَبَّاسٍ (فِيمَا عَرَضْتُمْ) يَقُولُ: إِنِّي أَرِيدُ التَّزْوِيجَ، وَلَوْدِدَتْ أَنَّهُ تَيَسَّرَ لِي أَمْرَأَةٌ صَالِحَةٌ. وَقَالَ الْفَالَّمِيسُ: يَقُولُ إِنَّكَ عَلَى كَرِيمَةٍ، وَإِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ، وَإِنَّ اللَّهَ لَسَائِقٌ إِلَيْكِ خَيْرًا، أَوْ نَخْوَهُ هَذَا، وَقَالَ عَطَاءُ : يُعَرَضُ وَلَا يُبَوَّحُ، يَقُولُ: إِنِّي لِحَاجَةٍ، وَأَبْشِرِي، وَأَنْتَ بِحَمْدِ اللَّهِ نَافِقَةٌ، وَتَقُولُ هِيَ : فَلَذَا أَسْمَعَ مَا تَقُولُ وَلَا تَعْدُ شَيْئًا، وَلَا يُوَاعِدُ وَلِيَهَا بِغَيْرِ عِلْمِهَا، وَإِنَّ وَاعِدَتْ رَجُلًا فِي عِدَّتِهِ ثُمَّ نَكَحَهَا بَعْدَ لَمْ يُفْرَقْ بَيْنَهُمَا. وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا تُوَاعِدُو هُنَّ سِرُّ الزَّنَنَةِ. وَيَذْكُرُ عَنْ أَبِنِ عَبَّاسٍ (الْكِتَابُ أَجْلَهُ) تَنْقِضِي الْعِدَّةَ.

یہ مراد ہے کہ عورت سے چھپ کر بد کاری نہ کرو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مقول ہے کہ ”الکتاب اجلہ“ سے مراد عدت کا پورا کرنا ہے۔

### باب نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا

(۵۱۲۵) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا ہم سے حمد بن زید نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد عروہ بن زیر نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (نکاح سے پہلے) میں نے تمیں خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ (جبل علیہ السلام) رشیم کے ایک ٹکڑے میں تمیں پیش کر لے آیا ہے اور مجھ سے کہہ رہا ہے کہ یہ تمہاری بیوی ہے۔ میں نے اس کے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو وہ تم تھیں۔ میں نے کہا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے خود ہی پورا کر دے گا۔

(۵۱۲۶) ہم سے قیقبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے بیان کیا، ان سے ابو حازم سلمہ بن دینار نے، ان سے سل بن سعد بن عثیم نے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو بہہ کرنے آئی ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور نظر اٹھا کر دیکھا، پھر نظر پیچی کر لی اور سر کو جھکا لیا۔ جب خاتون نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ نے ان کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو بیٹھ گئیں۔ اس کے بعد آپ کے صحابہ میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں تو ان کا نکاح مجھ سے کرا دیجئے۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ!

اللہ کی قسم۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اپنے گھر جاؤ اور دیکھو شاید کوئی چیز مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آ کر عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! میں نے کوئی چیز نہیں پائی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اور دیکھ لو،

### ٣٦- باب النَّظَرِ إِلَى الْمَرْأَةِ قَبْلَ التَّرْوِيجِ.

٥١٢٥ - حدَثَنَا مُسْدَدٌ، حَدَثَنَا حَمَادَ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هَشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((رَأَيْتُكِ فِي الْمَنَامِ يَجِيءُ بِكَ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَوْبِي، فَقَالَ لِي : هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ التَّوْبَ، فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَقَلْتُ : إِنِّي يَكُونُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِيهِ)). [راجع: ۳۸۹۵]

٥١٢٦ - حدَثَنَا قُبَيْلَةُ حَدَثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةَ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، جَئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَعَدَ النَّظَرُ إِلَيْهَا وَصَوْبَهُ ثُمَّ طَاطَأَ رَأْسَهُ . فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةَ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ : أَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ، إِنِّي لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةً فَزَوَّجْنِيهَا . فَقَالَ : هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟) قَالَ : لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ : ((إِذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا)). فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ : لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ : انظِرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ

اگر ایک لوہے کی انگوٹھی بھی مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آ کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی، البتہ یہ میرا تمد ہے۔ سمل پڑھنے میان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی نہیں تھی (ان صحابی نے کہا کہ) ان خاتون کو اس تمد میں سے آدھا عنایت فرمادیجھے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے تمد کا کیا کرے گی اگر تم اسے پسونو گے تو اس کے لئے اس میں سے کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اس کے بعد وہ صاحب بیٹھ گئے اور دری تک پیٹھے رہے پھر کھڑے ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں واپس جاتے ہوئے دیکھا اور انہیں بلانے کے لئے فرمایا، انہیں بلا یا گیا۔ جب وہ آئے تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس قرآن مجید کرتا ہے۔ انہوں نے عرض کی فلاں فلاں سورتیں۔ انہوں نے ان سورتوں کو گنایا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تم ان سورتوں کو زبانی پڑھ لیتے ہو۔ انہوں نے ہاں میں جواب دیا آنحضرت ﷺ نے پھر فرمایا جاؤ میں نے اس خاتون کو تمہارے نکاح میں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمہارے پاس ہے۔

**لشیخ** اس شخص نے اس عورت کو دیکھ کر اور پسند کر کے نکاح کی خواہش ظاہر کی تھی پاپ اور حدیث میں یہی مطابقت ہے۔  
**باب بغیر ولی کے نکاح صحیح نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ (سورہ بقرہ) میں ارشاد فرماتا ہے جب تم عمروتوں کو طلاق دو پھر وہ  
 اپنی عدت پوری کر لیں تو عورتوں کے اولیاء تم کو ان کا روک رکھنا درست نہیں۔ اس میں شیبہ اور بآکرہ سب قسم کی عورتیں آگئیں اور اللہ تعالیٰ نے اسی سورت میں فرمایا عورتوں کے اولیاء تم عورتوں کا نکاح مشرک مردوں سے نہ کرو اور سورہ نور میں فرمایا جو عورتیں خاوند نہیں رکھتیں ان کا نکاح کرو۔**

**لشیخ** روک رکھنے کا مطلب نکاح نہ کرنے وہا۔ اس آیت سے حضرت امام بخاری نے یہ نکلا کہ نکاح ولی کے اختیار میں ہے ورنہ روک رکھنے کا کوئی مطلب نہیں ہو سکتا۔

فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا أَنْهَ رِدَاءً فَلَهَا بِصَفَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَيْسَتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَيْسَتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ)). فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَانَ مَجْلَسَهُ، ثُمَّ قَامَ فَرَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُؤْلِيَا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: ((مَاذَا مَعْلُوكَ مِنَ الْقُرْآنِ))؟ قَالَ: مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا، عَذَّدَهَا، قَالَ: ((أَنْقَرْهُنَّ عَنْ ظَهَرِ قَلْبِكَ)). قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((اذْهَبْ فَقَدْ مَلَكْتُكُهَا بِمَا مَعْلُوكَ مِنَ الْقُرْآنِ)).

[راجع: ۲۳۱۰]

ان سورتوں کو اسے یاد کراؤ۔

**لشیخ** اس باب میں نکاح میں عورت کو دیکھ کر اور پسند کر کے نکاح کی خواہش ظاہر کی تھی پاپ اور حدیث میں یہی مطابقت ہے۔  
**باب منْ قَالَ : لَا نِكَاحٌ إِلَّا بِوَلِيٍّ لِّقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى :**  
**هُوَلَا تَعْضُلُوهُنَّ هُنَّهُ فَدَخَلَ فِيهِ الشَّيْبُ، وَكَذَلِكَ الْبَكْرُ.**  
**وَقَالَ: هُوَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا هُنَّهُ وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ هُنَّهُ**

**لشیخ** روک رکھنے کا مطلب نکاح نہ کرنے وہا۔ اس آیت سے حضرت امام بخاری نے یہ نکلا کہ نکاح ولی کے اختیار میں ہے ورنہ روک رکھنے کا کوئی مطلب نہیں ہو سکتا۔

ان دونوں آئتوں میں اللہ نے اولیاء کی طرف خطاب کیا کہ نکاح نہ کرو یا نکاح کر دو تو معلوم ہوا کہ نکاح کرنا ولی کے اختیار میں ہے۔ بعض علماء نے حدیث لا نکاح الا بولی کو بالفہ اور مجنون عورت کے ساتھ خاص کیا ہے اور شبہ یعنی یہ وہ کو اس حکم سے مستثنی قرار دیا ہے کیونکہ مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی وغیرہ میں حدیث مروی ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایم احق بنفسها من ولیها یعنی یہ وہ کو اپنے نفس پر ولی سے زیادہ اختیار حاصل ہے۔

الحمد لله اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ عورت کا نکاح بغیر ولی کے صحیح نہیں ہوتا اور جس عورت کا کوئی ولی رشتہ دار زندہ نہ ہو تو حاکم یا بادشاہ اس کا ولی ہے اور اس باب میں صحیح حدیثین وارد ہیں جن کو حضرت امام بخاریؓ نے اپنی شرط پر نہ ہونے کی وجہ سے نہ لاسکے ہیں۔ ایک ابو موییؓ کی حدیث کہ نکاح بغیر ولی کے نہیں ہوتا اس کو ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے نکلا اور حاکم اور ابن حبان نے ان کو صحیح کہا۔ ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہو ہے کہ عورت دوسری عورت کا نکاح نہ کرے اور نہ کوئی عورت اپنا آپ نکاح کرے اور ابن حبان اور حاکم نے نکلا کہ جو عورت بغیر اجازت ولی کے اپنا نکاح کرے اسی کا نکاح باطل ہے باطل ہے باطل ہے (وجیدی)

(۷۵۱۲) ہم سے سیجی بن سلیمان نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے بیان کیا، ان سے یونس نے (دوسری سند) امام بخاری نے کہا ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا، کہا ہم سے عنبرہ بن خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے یونس نے بیان کیا، ان سے ابن شاہب نے کہا کہ مجھے عروہ بن زیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انہیں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے خبر دی کہ زمانہ جالمیت میں نکاح چار طرح ہوتے تھے۔ ایک صورت تو یہی تھی جیسے آج کل لوگ کرتے ہیں، ایک شخص دوسرے شخص کے پاس اس کی زیر پورش لڑکی یا اس کی بیٹی کے نکاح کا پیغام بھیجا اور اس کا مردے کراس سے نکاح کرتا۔ دوسرا نکاح یہ تھا کہ کوئی شوہر اپنی بیوی سے جب وہ حیض سے پاک ہو جاتی تو کتنا تو فلاں شخص کے پاس چلی جا اور اس سے منہ کالا کرائے اس مدت میں شوہر اس سے جدا رہتا اور اس سے چھوٹا بھی نہیں۔ پھر جب اس غیر مرد سے اس کا حمل ظاہر ہو جاتا جس سے وہ عارضی طور پر صحبت کرتی رہتی تو حمل کے ظاہر ہونے کے بعد اس کا شوہر اگر چاہتا تو اس سے صحبت کرتا۔ ایسا اس لئے کرتے تھے تاکہ ان کا لڑکا شریف اور عمدہ پیدا ہو۔ یہ نکاح ”نکاح استبعان“ کہلاتا تھا۔ تیسرا قسم نکاح کی یہ تھی کہ چند آدمی جو تعداد میں دس سے کم ہوتے کسی ایک عورت کے پاس آنما جانا رکھتے اور اس سے صحبت کرتے۔ پھر جب

٥١٢٧ - حدثنا يحيى بن سليمان  
حدثنا ابن وهب عن يونس ح قال حدثنا  
أحمد بن صالح حدثنا عنترة حدثنا  
يونس عن ابن شهاب قال: أخبرني عزوة  
بن الزبير أن عائشة زوج  
النبي ﷺ أخبرته أن النكاح في الجاهلية  
كان على أربعة أنواع: فنكاح منها نكاح  
الناس اليوم يخطب الرجل إلى الرجل  
ولائته أو ابنته فيصدقها ثم ينكحها.  
ونكاح آخر كان الرجل يقول لامرأته  
إذا طهرت من طمennها: أرسلني إلى فلان  
فاستبعضي منه وتعترلها زوجها ولا  
يمسهها أبدا حتى يتبيّن حملها من ذلك  
الرجل الذي تستبعض منه، فإذا تبيّن  
حملها أصانها زوجها إذا أحب، وإنما  
يفعل ذلك رغبة في نجابة الولد، فكان  
هذا النكاح نكاح الاستبعان، ونكاح  
آخر يجتمع الرهط ما دون العشرة

وہ عورت حاملہ ہوتی اور پچھے جنتی تو وضع حمل پر چند دن گزرنے کے بعد وہ عورت اپنے ان تمام مزدوں کو بلا تی۔ اس موقع پر ان میں سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ وہ سب اس عورت کے پاس جمع ہو جاتے اور وہ ان سے کہتی کہ جو تمہارا معاملہ تھا وہ تمہیں معلوم ہے اور اب میں نے یہ پچھہ جتنا ہے۔ پھر وہ کہتی کہ اے فلاں! یہ پچھہ تمہارا ہے۔ وہ جس کا چاہتی نام لے دیتی اور اس کا وہ لڑکا اسی کا سمجھا جاتا، وہ شخص اس سے انکار کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ چونکہ انکل اس طور پر تھا کہ بہت سے لوگ کسی عورت کے پاس آیا جیسا کرتے تھے۔ عورت اپنے پاس کسی بھی آنے والے کو روکتی نہیں تھی۔ یہ کہیاں سوتی تھیں۔ اس طرح کی عورتیں اپنے دروازوں پر جھنڈے لگائے رہتی تھیں جو نشانی سمجھے جاتے تھے۔ جو بھی چاہتا ان کے پاس جاتا۔ اس طرح کی عورت جب حاملہ ہوتی اور پچھے جنتی تو اس کے پاس آنے جانے والے جمع ہوتے اور کسی قیافہ جانے والے کو بلاستے اور پچھے کا ناک نقشہ جس سے ملتا جلتا ہوتا اس عورت کے اس لڑکے کو اسی کے ساتھ منسوب کر دیتے اور وہ پچھے اسی کا بینا کہا جاتا، اس سے کوئی انکار نہیں کرتا تھا۔ پھر جب حضرت محمد ﷺ حق کے ساتھ رسول ہو کر تشریف لائے تو آپ نے جاہلیت کے تمام نکاحوں کو باطل قرار دے دیا۔ صرف اس نکاح کو باطل رکھا جس کا آج کل رواج ہے۔

**لئے بحث** اس حدیث سے حضرت امام بخاریؓ نے ثابت کیا کہ نکاح ولی کے اختیار میں ہے کیونکہ حضرت عائشہؓ نے پہلی قسم نکاح کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، کما ہم سے وکیع نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آیت و مایتلی علیکم فی الكتاب لجع یعنی وہ (آیات بھی) جو تمہیں کتاب کے اندر ان مقیم لڑکیوں کے باب میں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں جنہیں تم وہ نہیں دیتے ہو جوان کے لئے مقرر ہو چکا ہے اور اس سے بیزار ہو کہ ان کا کسی سے

فَيَذْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ كُلُّهُمْ يُصْبِهَا، وَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّ عَلَيْهَا لَيَالٍ بَعْدَ أَنْ تَضَعَ حَنَنَهَا أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ أَنْ يَمْتَنَعَ حَتَّى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا، تَقُولُ لَهُمْ : قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَغْرِيكُمْ، وَقَدْ وَلَدْتُ، فَهُوَ ابْنُكَ يَا فَلَانَ، تُسَمَّى مِنْ أَحَبَّتْ بِاسْمِهِ، فَيَلْحَقُ بِهِ وَلَدُهَا لَا يَسْتَطِعُ أَنْ يَمْتَنَعَ بِهِ الرَّجُلُ، وَنِكَاحُ الرَّابِعِ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيرُ فَيَذْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ لَا تَمْتَنَعُ مِنْ جَاءَهَا، وَهُنَّ الْغَيَايَا كُنْ يَنْصِبُنَ عَلَى أَبْوَابِهِنَّ رَأِيَاتٍ تَكُونُ عَلَمًا، فَمَنْ أَرَادَهُنَّ دَخْلَ عَلَيْهِنَّ، فَإِذَا حَمَلَتْ إِحْدَاهُنَّ وَوَضَعَتْ حَمَلَهَا جِمِيعُوا لَهَا، وَدَعَوْا لَهُمْ الْقَافَةَ، ثُمَّ أَلْحَقُوا وَلَدُهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ، فَالنَّاطِ بِهِ وَدَعْيِ ابْنُهُ لَا يَمْتَنَعُ مِنْ ذَلِكَ، فَلَمَّا بَعُثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ هَذِهِ نِكَاحُ الْجَاهِلِيَّةِ كُلُّهُ، إِلَّا نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ.

اس حدیث سے حضرت امام بخاریؓ نے ثابت کیا کہ اس زمانے میں بھی باقی رہی ہے بیان کی کہ ایک مرد عورت کے ولی کو بیقام بھیجا وہ مر تمہرا کر اس کا نکاح کر دیتا۔ معلوم ہوا کہ نکاح کے لئے ولی کا بونا ضروری ہے۔

۵۱۲۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ ابْنِ عَرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ : «وَمَا يَنْتَلِي عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ الْلَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُنْبَ لَهُنَّ وَتَرْغِيْبُهُنَّ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ» قَالَتْ : هَذَا فِي الْأَيْمَةِ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ، لَعْلَهَا أَنْ

نکاح کرو۔ ”ایسی تیم لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو کسی شخص کی پرورش میں ہو۔ ممکن ہے کہ اس کے مال و جائد میں بھی شریک ہو، وہی لڑکی کا زیادہ حق دار ہے لیکن وہ اس سے نکاح نہیں کرنا چاہتا البتہ اس کے مال کی وجہ سے اسے روکے رکھتا ہے اور کسی دوسرے مرد سے اس کی شادی نہیں ہونے دیتا کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا اس کے مال میں حصہ دار بنے۔

یہیں سے باب کا مطلب نکلا ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فریاد کر دی تھی کہ اس کے دوسرے سے بھی نکاح نہ کرنے دے تو معلوم ہوا کہ ولی کو نکاح کا اختیار ہے، اگر عورت اپنا نکاح آپ کر سکتی تو ولی اس کو کیونکر روک سکتا ہے لیکن وہ ولی کا ہونا ضروری ہے۔

(۵۱۲۹) ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا، کہا ہم کو معمتنے خبر دی، کہا ہم سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی، انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ جب حصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا ابن حذافہ سہمیؓ سے یہود ہوئیں۔ ابن حذافہ بن عثمن بن عاصی کے اصحاب میں سے تھے اور بدر کی جنگ میں شریک تھے ان کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی تھی۔ تو حضرت عمر بن عثمن نے بیان کیا کہ میں حضرت عثمان بن عفان بن عثمن سے ملا اور انہیں پیش کش کی اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ سے کروں۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں اس معاملہ میں غور کروں گا چند دن میں نے انتظار کیا اس کے بعد وہ مجھ سے ملے اور کہا کہ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ابھی نکاح نہ کروں۔ حضرت عمر بن عثمن نے بیان کیا کہ پھر میں حضرت ابو بکر بن عثمن سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حصہ کا نکاح آپ سے کروں۔

[راجح: ۴۰۰۵]

یہیں سے حضرت امام بخاری نے باب کا مطلب نکلا کیونکہ حضرت حصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا باوجود یہ کہ یہود تھیں لیکن حضرت عمر فاروق بن عثمن کی ولایت ان پر سے ساقط نہیں ہوئی۔ حضرت عمر بن عثمن نے کہا کہ میں ان کا نکاح کر دیتا ہوں۔

(۵۱۳۰) ہم سے احمد بن ابی عمرو نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے والد حصہ بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا، ان سے یونس نے، ان سے حسن بصری نے آیت ”فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ“ کی تفسیر میں بیان کیا کہ مجھ سے مغلن بن یاسار بن عثمن نے

تکون شریکتہ فی مالہ، وَهُوَ أَوْلَى بِهَا  
فَيَرْغَبُ أَن يُنْكِحَهَا، فَيَقْضُلُهَا لِمَالِهَا، وَلَا  
يُنْكِحُهَا غَيْرَهُ كَرَاهِيَةً أَن يَشْرِكَهُ أَحَدٌ فِي  
مَالِهَا۔

[راجح: ۲۴۹۴]

۵۱۲۹ - حَدَّثَنَا عَنْدَ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، حَدَّثَنَا الزُّهْرَيُّ  
قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ  
عُمَرَ حِينَ تَأَيَّمَ حَفْصَةَ بْنَتَ عُمَرَ مِنْ  
إِنْ حَدَّافَةَ السَّهْمِيِّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ  
النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ تُوفِيَ بِالْمَدِينَةِ،  
فَقَالَ عُمَرُ: لَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَانَ  
فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: إِنِّي شِئْتُ أَنْكُحْنُكَ  
حَفْصَةَ، فَقَالَ: سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِيِّ، فَلَبِثْتُ  
لِيَالَّى ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ: بَدَا لِي أَنَّ لَأَ  
أَنْزُوجَ يَوْمِي هَذَا، قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيَتُ أَبَا  
بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنِّي شِئْتُ أَنْكُحْنُكَ حَفْصَةَ.

[راجح: ۴۰۰۵]

۵۱۳۰ - حَدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ أَبِي عَمْرُو،  
قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ  
عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ: فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ  
قَالَ: حَدَّثَنِي مَقْفُلُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهَا نَزَلتْ

بیان کیا کہ یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میں نے اپنی ایک بن کا نکاح ایک شخص سے کر دیا تھا۔ اس نے اسے طلاق دے دی لیکن جب عدت پوری ہوئی تو وہ شخص (ابو البداح) میری بن سے پھر نکاح کا پیغام لے کر آیا۔ میں نے اس سے کہا کہ میں نے تم سے اس کا (اپنی بن) کا نکاح کیا۔ اسے تمہاری یوہ بیالیا اور تمہیں عزت دی لیکن تم نے اسے طلاق دے دی اور اب پھر تم اس سے نکاح کا پیغام لے کر آئے ہو۔ ہرگز نہیں اللہ کی قسم! اب میں تمہیں کبھی اسے نہیں دوں گا۔ وہ شخص ابو البداح کچھ برا آدمی نہ تھا اور عورت بھی اس کے بیل وابیں جانا چاہتی تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ ”تم عورتوں کو مت روکو“ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اب میں کروں گا۔ بیان کیا کہ بھر انہوں نے اپنی بن کا نکاح اس شخص سے کر دیا۔

اس حدیث سے بھی باب کا مطلب ثابت ہوا۔ کیونکہ معقل نے اپنی بن کا دوبارہ نکاح ابو البداح سے نہ ہونے دیا حالانکہ بن چاہتی تھی تو معلوم ہوا کہ نکاح ولی کے اختیار میں ہے۔ بمقتضائے عقل بھی ہے کہ عورت کو کلی طور پر آزاد نہ چھوڑا جائے اسی لئے شادی بیاہ میں بہت سے مصلح کے تحت ولی کا ہونا لازم قرار پایا۔ جو لوگ ولی کا ہونا بطور شرط نہیں مانتے ان کا قول غلط ہے۔

### باب اگر عورت کا ولی خود اس سے

#### نکاح کرنا چاہے

فِيهِ قَالَ رَوْجَةُ أَخْتَا لِي مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا، حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّهَا جَاءَ وَ يَخْطُبُهَا، فَقَلَّتْ لَهُ تَرْوِيجُكَ وَأَفْرَشَكَ وَأَكْرَمَكَ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ جَنَّتْ تَخْطُبُهَا، لَا وَاللَّهِ لَا تَعُوذُ إِلَيْكَ أَهْدًا، وَكَانَ رَجُلًا لَا يَأْسَ بِهِ، وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذَا الْآيَةَ هَذِلَا تَعْضُلُوهُنْ فَقَلَّتْ : الآن أَفْعَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ : فَرَوْجَهَا إِيَاهُ.

[راجع: ۴۵۲۹]

### ۳۸ - باب إِذَا كَانَ الْوَلِيُّ هُوَ

#### الْخَاطِبَ

تُوكیا اپنا آپ نکاح کرے یا دوسراے ولی سے نکاح کرائے۔

اور مغیرہ بن شعبہ نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا اور سب سے قریب کے رشتہ دار اس عورت کے وہی تھے۔ آخر انہوں نے ایک اور شخص (عنان بن ابی العاص) سے کہا، اس نے ان کا نکاح پڑھا دیا اور عبدالرحمٰن بن عوف نے ام حکیم بنت قارظ سے کہا تو نے اپنے نکاح کے باب میں مجھ کو مختار کیا ہے، میں جس سے چاہوں تیرا نکاح کر دوں۔ اس نے کہا ہاں۔ عبدالرحمٰن نے کہا تو میں نے خود مجھ سے نکاح کیا اور عطاء بن ابی رباح نے کہا دو گواہوں کے سامنے اس عورت سے کہہ دے کہ میں نے مجھ سے نکاح کیا یا عورت کے کتبہ والوں میں سے (گو) دور کے رشتہ دار ہوں) کسی کو مقرر کر دے (وہ اس کا

وَخَطَبَ الْمُغَيْرَةَ بْنَ شَعْبَةَ امْرَأَةً هُوَ أَوْنَى النَّاسِ بِهَا فَأَمْرَأَ رَجُلًا فَرَوْجَةَ، وَقَالَ عَنْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ لِأَمْ حَكِيمِ بْنِ قَارَظَ أَتَجْعَلُلَيْنِ أَمْرَكِ إِلَيْ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. فَقَالَ: قَدْ تَرْوِجُكَ. وَقَالَ عَطَاءً: لِيُشَهِّدَ أَنِّي قَدْ نَكْحَنُكَ، أَوْ لِيُأْمِنَ رَجُلًا مِنْ عَشِيرَتِهَا. وَقَالَ سَهْلٌ: قَالَتْ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبْ لَكَ نَفْسِي فَقَالَ: رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةً

فروجنیہا۔

نکاح پڑھاوے) اور سل بن سعد ساعدی نے روایت کیا کہ ایک عورت نے آنحضرت ﷺ سے کہا میں اپنے کو آپ کو بخش دیتی ہوں، اس میں ایک شخص کئنے لگایا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی خواہش نہ ہو تو مجھ سے اس کا نکاح کر دیجئے۔

**لئے بحث** اس حدیث کی مناسبت باب سے اس طرح پڑھے کہ اگر آنحضرت ﷺ اس کو پسند کرتے تو وہ اپنا نکاح آپ اس سے کر لیتے آپ اس عورت کے اور سب مسلمانوں کے ولی تھے۔ بعضوں نے کہا مناسبت یہ ہے کہ جب اس مرد نے پیغام دیا تو آنحضرت ﷺ جو سب مسلمانوں کے ولی تھے، آپ نے اس سے اس کا نکاح کر دیا۔

(۵۱۳۱) ہم سے ابن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی، کہا ہم سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ بیٹی نے آیت یسفتوونک فی النساء الایة اور آپ سے عورتوں کے بارے میں مسئلہ پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ان کے بارے میں تمہیں مسئلہ بتاتا ہے آخر آیت تک فرمایا کہ یہ آیت یقین لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی، جو کسی مرد کی پرورش میں ہو۔ وہ مرد اس کے مال کے مال میں بھی شریک ہو اور اس سے خود نکاح کرنا چاہتا ہو اور اس کا نکاح کسی دوسرے سے کرنا پسند نہ کرتا ہو کہ کہیں دوسرا شخص اس کے مال میں حصہ دار نہ بن جائے اس غرض سے وہ لڑکی کو روکے رکھے تو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اس سے منع کیا ہے۔

(۵۱۳۲) ہم سے احمد بن مقدام نے بیان کیا، کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو حازم نے بیان کیا، کہا ہم سے سل بن سعد بیٹھنے نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھنے ہوئے تھے کہ ایک خاتون آئیں اور اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کے لئے پیش کیا۔ آنحضرت نے انہیں نظر پنجی اور اوپر کر کے دیکھا اور کوئی جواب نہیں دیا پھر آپ کے صحابہ میں سے ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کرا دیجئے۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا، تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا لوبھے کی انگوٹھی بھی نہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ لو ہے کی ایک انگوٹھی بھی

۵۱۳۱ - حدَّثَنَا أَبْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ: (وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يَفْتَيْكُمْ فِيهِنَّ) إِلَى أَخْرِ الْآيَةِ قَالَ: هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجَرِ الرَّجُلِ فَذِ شَرِكَتُهُ فِي مَالِهِ فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا، وَيَكْرَهُ أَنْ يُزَوَّجَهَا، غَيْرَةً فَيَذْخُلُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ فَيَخِسِّهَا، فَنَهَاهُمُ اللَّهُ عَنْ ذَلِكَ.

۵۱۳۲ - حدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ الْمِقْدَادِ، حَدَّثَنَا فُضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: كَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ تَغْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِ فَعَفَضَ فِيهَا النَّظَرُ وَرَفَعَهُ فَلَمْ يُرَدِّهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ رَوْجِنِيَّهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: (أَعِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟)، قَالَ: مَا عِنْدِي مِنْ شَيْءٍ، قَالَ: ((وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ؟)) قَالَ: وَلَا خَاتَمًا، وَلَكِنْ أَشْقُ بُرْدَتِي هَذِهِ

نہیں ہے۔ اپتہ میں اپنی یہ چادر پھاڑ کے آدمی انہیں دے دوں گا اور آدمی خود رکھوں گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا نہیں، تمہارے پاس کچھ قرآن بھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر جاؤ میں نے تمہارا نکاح ان سے اس قرآن مجید کی وجہ سے کیا جو تمہارے ساتھ ہے۔

فَأَغْفِلُهَا النَّصْفَ، وَآخْلُدُ النَّصْفَ قَالَ : ((لَا هُنَّ مَعْكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ)) قَالَ : نَعَمْ. قَالَ : ((إذْهَبْ فَلَقَدْ زَوْجَكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ)).

[راجع: ۲۳۱۰]

**تَسْبِيحَةٍ** اس حدیث کی مناسبت باب سے اس طرح پر ہے کہ اگر آنحضرت ﷺ اس کو پسند کرتے اپنا نکاح آپ اس سے کر لیتے۔ آپ اس عورت کے اور سب مسلمانوں کے ولی تھے بعضوں نے کہا کہ مناسبت یہ ہے کہ جب اس مرد نے پیغام دیا تو آنحضرت ﷺ جو سب مسلمانوں کے ولی تھے آپ نے اس سے اس کا نکاح کر دیا۔

باب آدمی اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح کر سکتا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ نے سورہ طلاق میں فرمایا وہ لائی لم يحضن لیعنی جن عورتوں کو ابھی حیض نہ آیا ہو ان کی بھی عدالت تین مہینے ہیں۔

### ٣٩ - باب إِنْكَاحِ الرَّجُلِ وَلَدَةُ

الصَّفَارِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى :

﴿وَاللَّدُّ أَنَّمَا لَمْ يَحْضُنْ كُلَّهُ فَجَعَلَ عِدَّتَهَا ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ قَبْلَ الْبُلوغِ

**تَسْبِيحَةٍ** حضرت امام بخاریؓ کا یہ عمدہ استنباط ہے کیونکہ تین مہینے کی مدت بغیر طلاق کے نہیں ہوتی اور طلاق بغیر نکاح کے نہیں ہو سکتی، پس معلوم ہوا کہ کم سن اور نابالغ لڑکیوں کا نکاح کرونا درست ہے مگر اس آیت میں یہ تخصیص نہیں کہ باب ہی کو ایسا کرنا جائز ہے اور نہ کنواری کی تخصیص ہے۔ اہم حدیث اور محققین نے اس کو اختیار کیا ہے کہ جب لڑکی بالغہ ہو خواہ کنواری ہو یا پوہ اس کا اذن لینا ضروری ہے اور کنواری کا خاموش رہنا ہی اذن ہے اور شیبہ کو زبان سے اذن دینا چاہئے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک کنواری لڑکی آنحضرت ﷺ کے پاس آئی، اس کے باپ نے اس کا نکاح جبراً کر دیا تھا وہ پسند نہیں کرتی تھی تو آنحضرت ﷺ نے لڑکی کو اختیار دیا خواہ نکاح باقی رکھے خواہ فتح کر دا لے (وحیدی)

٥١٣٣ - حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حدَّثَنَا سُفِيَّانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهُنَّ بَنْتُ سِتٍّ سِيِّنَ، وَأَذْخَلَتْ عَلَيْهِ وَهُنَّ بَنْتُ تِسْعَ، وَمَكْثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا.

[راجع: ۳۸۹۴]

باب باپ کا اپنی بیٹی کا نکاح مسلمانوں کے امام یا بادشاہ سے کرنا اور حضرت عمر بن الخطاب نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے

٤٠ - باب تَزْوِيجِ الْأَبِ ابْنَتَهُ مِنِ الْإِمَامِ، وَقَالَ عُمَرُ : خَطَبَ النَّبِيُّ

حفصہ رئیس اکاپیخام نکاح میرے پاس بھیجا اور میں نے ان کا  
نکاح آنحضرت ﷺ سے کر دیا۔

إِلَيْهِ حَفْصَةَ فَأَنْكَحْتُهُ.

(۵۱۳۴) ہم سے معلیٰ بن اسد نے بیان کیا، کہا ہم سے وہب نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے نکاح کیا تو ان کی عمر جو سال تھی اور جب ان سے صحبت کی تو ان کی عمر نو سال تھی۔ ہشام بن عروہ نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ نو سال تک رہیں۔

**لَشْبِيج** [یعنی جب ان کی عمر اخبارہ سال کی تھی تو آنحضرت ﷺ نے وقت پائی۔ عرب گرم ملک ہے وہاں کی لڑکیاں جلدی جوان ہو جاتی ہیں تو نورس کی عمر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جوان ہو گئی تھی۔]

باب سلطان بھی ولی ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہم  
نے اس عورت کا نکاح تجھ سے کر دیا اس قرآن کے بد لے  
جو تجھ کو یاد ہے

(۵۱۳۵) ہم سے عبد اللہ بن یوسف تیسی نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں ابو حازم مسلم بن دینار نے اور ان سے سل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہا کہ میں اپنے آپ کے لئے بہہ کرتی ہوں۔ پھر وہ دیر تک کھڑی رہی۔ اتنے میں ایک مرد نے کہا کہ اگر آنحضرت ﷺ کو اس کی ضرورت نہ ہو تو اس کا نکاح مجھ سے فرمادیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس انہیں عمر میں دینے کے لئے کوئی چیز ہے؟ اس نے کہا کہ میرے پاس اس تحد کے سوا اور کچھ نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اپنا یہ تحد اس کو دے دو گے تو تمہارے پاس پہنچے کے لئے تحد بھی نہیں رہے گا۔ کوئی اور چیز تلاش کرلو۔ اس مرد نے کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کچھ تو تلاش کرو، ایک لو ہے کی انگوٹھی ہی سی! اسے وہ بھی نہیں ملی

یہ حدیث موصولہ اور گزر چکی ہے۔

(۵۱۳۶) - حَدَّثَنَا مُعْلَى بْنُ أَسْدٍ، حَدَّثَنَا وَهَبْتَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَرَوَّجَهَا وَهِيَ بُنْتُ سَيِّدِنَا وَهِيَ بِهَا وَهِيَ بُنْتُ تَسْنِعَ سَيِّدِنَا، قَالَ هِشَامٌ : وَأَبْنِتُ أُنْهَا كَانَتْ عِنْدَهُ تَسْنِعَ سَيِّدِنَا [راجح: ۳۸۹۴]

جاتی ہیں تو نورس کی عمر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جوان ہو گئی تھی۔

۴ - باب السُّلْطَانُ وَلِيٌّ، لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ :

((رَوْجَنَاهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ))

(۵۱۳۵) - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِيهِ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي وَهَبْتُ مِنْ نَفْسِي، فَقَامَتْ طَوِيلًا فَقَالَ رَجُلٌ زَوْجِنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةً، قَالَ: ((هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْنِدُهَا؟)) قَالَ: ((مَا عِنْدِي إِلَّا إِذَارِي)). فَقَالَ: ((إِنْ أَغْطِنَتْهَا إِبَاهَ جَلَسْتَ لَا إِذَارَ لَكَ فَالْتَّمِسْ شَيْئًا)). فَقَالَ: مَا أَجِدُ شَيْئًا. فَقَالَ: ((الْتَّمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ)). فَلَمْ يَجِدْ فَقَالَ: ((أَمْعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا؟)).

تو آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کچھ قرآن مجید ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں! فلاں فلاں سورتیں ہیں، ان سورتوں کا انہوں نے نام لیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر تم نے تیر انکاح اس عورت سے ان سورتوں کے بدل کیا جو تم کو یاد ہیں۔

باب باب پاکوئی دوسرا ولی کنواری یا یا یوہ عورت کا نکاح اس

کی رضامندی کے بغیر نہ کرے

(۵۱۳۶) ہم سے معاون بن فضالہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام دستوائی نے، ان سے بھی بن ابی بشیر نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یوہ عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ لی جائے اور کنواری عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ لی جائے اور کنواری عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ لی جائے۔ صحابہ نے کہا کہ یا رسول اللہ؟ کنواری عورت اذن کیوں نکر دے گی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کی صورت یہ ہے کہ وہ خاموش رہ جائے۔ یہ خاموشی اس کا ذہن سمجھی جائے گی۔

**تشیخ** خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی حضرت امام بخاریؓ اور بعض اہل بیتؓ کا یہ قول معلوم ہوتا ہے لیکن اکثر علماء نے یہ کہا ہے بلکہ اس پر اجماع ہو گیا ہے کہ کنواری چھوٹی (یعنی نابلغ لڑکی) کا نکاح اس کا باب کر سکتا ہے، اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے اور شیبہ بالاذ کا نکاح اس کے پوچھنے بغیر جائز نہیں اتفاقاً نہ باب کونہ اور کسی ولی کو اب رہ گئی کنواری نابلغ اور شیبہ نابلغ ان میں اختلاف ہے۔ کنواری نابلغ سے بھی حقیقی کے نزدیک اذن لینا چاہئے اور امام مالک اور امام شافعی اور ہمارے امام احمد بن حنبلؓؓ کے نزدیک باب کو اس سے اذن لینے کی ضرورت نہیں ہے اسی طرح دادا کو بھی اگر باب حاضر نہ ہو۔ حدیث سے اذن لینے کی تائید ہوتی ہے اور حضرت امام شوکانیؓ نے اہل بیتؓ کا یہ مذهب قرار دیا ہے لیکن شیبہ نابلغ تو امام مالکؓ اور امام ابو حیفہؓ یہ کہتے ہیں کہ باب اس کا نکاح کر سکتا ہے اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں اور امام شافعی اور امام ابو یوسف اور امام محمد بن شیخؓ یہ کہتے ہیں کہ اس سے اجازت لینا ضروری ہے کیونکہ شیبہ ہونے کی وجہ سے وہ زیادہ شرم نہیں کرتی۔ برعکس نابلغ عورت کا نکاح اگر کیا جائے اور اس میں اجازت بھی لی جائے تو بعد بلوغ اس کو اختیار باقی رہتا ہے۔

(۷۵۱۳۷) ہم سے عمرو بن ریح بن طارق نے بیان کیا، کہا کہ مجھے لیٹ بن سعد نے خبر دی، انہیں ابن ابی ملیکہ نے، انہیں حضرت عائشہؓؓ کے غلام ابو عمرو ذکوان نے اور ان سے حضرت عائشہؓؓ سے سننا ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ؟ کنواری لڑکی (کہتے ہوئے)

قالَ : نَعَمْ ، سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا إِسْوَرٌ  
سَمَّاهَا فَقَالَ : ((فَذٰلِكَ حَدِيثٌ كَذَا بِمَا مَعَكَ  
مِنَ الْقُرْآنِ)).

[راجح: ۲۲۱۰]

۴۲ - باب لا ينكح الألب وَغَيْرَهُ

الْبِكْرُ وَالثِّيْبُ إِلَّا بِرِضاَهَا

۵۱۳۶ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَعَالَةَ، حَدَّثَنَا  
هِشَامٌ عَنْ يَعْقِبٍ عَنْ أَبِي سَلْمَةَ أَنَّ أَبَا  
هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ : ((لَا تُنْكِحُ الْبِكْرَ حَتَّى تُسْتَأْذِنَ)) ،  
تُسْتَأْذِنَ ، وَلَا تُنْكِحُ الْبِكْرَ حَتَّى تُسْتَأْذِنَ)) ،  
قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، وَكَيْفَ إِذْنُهَا ؟ قَالَ :  
(أَنْ تَسْكُتَ)).

[طرفہ فی: ۶۹۶۸، ۶۹۷۰].

۵۱۳۷ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرِّبِيعِ بْنَ  
طَارِقَ حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيْكَةَ  
عَنْ أَبِي عَمْرُو مَوْلَى غَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَنَّهَا قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، إِنَّ الْبِكْرَ

شریاتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کا خاموش ہو جانا ہی اس کی رضامندی ہے۔

باب اگر کسی نے اپنی بیٹی کا نکاح (وہ کنواری ہو یا یوہ) جبراً اگر دیا تو یہ نکاح باطل ہو گا

نَسْخَىٰ، قَالَ: ((رَضَاهَا صَمْثُها)).

[طرفہ فی : ۶۹۴۹ ، ۶۹۷۱] .

٤٣ - بَابِ إِذَا زَوَّجَ ابْنَةَ وَهِيَ كَارَهَةً، فَنِكَاحُهُ مَرْدُوذٌ

**لِشَفَاعَةِ** حضرت امام بخاری کا نہ ہب عام معلوم ہوتا ہے لیکن باب کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم شیبہ کے نکاح میں ہے جیسا کہ امام نسائی نے حضرت جابر سے روایت کیا ہے کہ ایک مرد نے اپنی کنواری بیٹی کا نکاح کر دیا اور وہ اس سے ناراض تھی۔ آنحضرت ﷺ نے اس کو اپنے خاوند سے جدا کر دیا۔ اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ حافظ نے کہا اس حدیث میں ضعف ہے لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث کو امام احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارقطنی نے نکلا اور اس کے راوی ثقہ ہیں اور نسائی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے ایسا ہی نکلا ایسی صورت میں حضرت امام بخاری کا نہ ہب قوی ہو گا کہ لڑکی خواہ کنواری ہو یا شیبہ ہر حال میں جو نکاح اس کی مرضی کے خلاف ہو وہ ناجائز ہو گا کو شیبہ کے نکاح کے ناجائز ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ امام بیہقی نے کہا اگر کنواری کی روایت ثابت ہو تو وہ محول ہے اس پر کہ یہ نکاح غیر کفوئیں ہوا ہو گا۔ حافظ نے کہا یہ جواب عمدہ ہے (وحیدی)

(۵۱۳۸) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے عبد الرحمن اور مجع نے جودونوں یزید بن حارثہ کے بیٹے ہیں، ان سے خسائے بنت خدام انصاریہؓ نے کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا تھا، وہ شیبہ تھیں، انہیں یہ نکاح منظور نہیں تھا، اس لئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آنحضرت ﷺ نے اس نکاح کو فتح کر دیا۔

٥١٣٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمَجْمَعِ أَبْنَيْ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ خَسَاءَ بِنْتِ خَدَامَ الْأَنْصَارِيَّةِ، أَنَّ أَبَاهَا زَوْجَهَا وَهِيَ تَبَرَّكَتْ حَدَّثَنِي ذَلِكَ، فَأَتَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَدَ نِكَاحَهُ.

[اطرافہ فی : ۵۱۳۹ ، ۶۹۴۵ ، ۶۹۶۹]

٥١٣٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ وَمَجْمَعَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ، أَنَّ رَجُلًا يَذْعَى خَدَامًا أَنْكَحَ ابْنَةَ لَهُ نَحْوَةً۔ [راجع: ۵۱۳۸]

٤ - بَابِ تَزْوِيجِ الْيَتِيمَةِ، لِقَوْلِهِ: هَوَانِ حَقْتُمْ أَلَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَإِنْ كَحُواهُمْ وَإِذَا قَالَ لِلْوَالِي زَوْجَنِي فَلَاتَّهُ

(۵۱۳۹) ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا، کہا ہم کو یزید بن ہارون نے خبر دی، کہا ہم کو بیکی بن سعید انصاری نے خبر دی، ان سے قاسم بن محمد نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن یزید اور مجع بن یزید نے بیان کیا کہ خدام ناتی ایک محالی نے اپنی ایک لڑکی کا نکاح کر دیا تھا۔ پھر کچھی حدیث کی طرح بیان کیا۔

باب یتیم لڑکی کا نکاح کروئیا کیونکہ اللہ پاک نے سورہ نساء میں فرمایا "اگر تم ڈرو کہ یتیم لڑکیوں کے حق میں انصاف نہ کر سکو گے تو دوسرا عورتوں سے جو تم کو بھلی لگیں نکاح کرلو۔" اگر کسی شخص

نے یتیم لڑکی کے ولی سے کامایا نکاح اس لڑکی سے کر دی پھر ولی ایک گھر تک خاموش رہا یا ولی نے یہ پوچھا تیرے پاس کیا کیا جائیداد ہے۔ وہ کہنے لگا فلاں فلاں جاندے ایسا دونوں خاموش ہو رہے۔ اس کے بعد ولی نے کہا میں نے اس کا نکاح تجوہ سے کر دیا تو نکاح جائز ہو جائے گا اس باب میں سل کی حدیث آنحضرت ﷺ سے مردی ہے۔

**تشریح** حضرت سلیمان بن عاصی کی حدیث اس سے قبل کئی پار گز رچی ہے۔ اس حدیث نے یہ لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس مرد کے ایجاد کے بعد دوسرا بہت سختگوں کی اور اس کے بعد فرمایا زوجنا کہا بما معک من القرآن باب اور حدیث میں یہی مطابقت ہے۔

(۵۱۳۰) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے اور (دوسری سند) اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے عقیل نے بیان کیا، ان سے ابن شاہب زہری نے، کہا مجھ کو عروہ بن زیر نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا کہ اے ام المؤمنین! اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم قیمتوں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو اسے "معاملت ایمانکم" تک کہ اس آیت میں کیا حکم بیان ہوا ہے؟ حضرت عائشہؓ سے کہا میرے بھائج! اس آیت میں اس یتیم لڑکی کا حکم بیان ہوا ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو اور ولی کو اس کے حسن اور اس کے مال کی وجہ سے اس کی طرف توجہ ہو اور وہ اس کا مرکم کر کے اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو تو ایسے لوگوں کو ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح سے ممانعت کی گئی ہے سوا اس صورت کے کہ وہ ان کے مرکے بارے میں انصاف کریں (اور اگر انصاف نہیں کر سکتے تو انہیں ان کے سوا دوسرا عورتوں سے نکاح کا حکم دیا گیا ہے۔ حضرت عائشہؓ سے کہا کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بعد مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے آیت "اور آپ سے عورتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں، سے" و ترغیبون تک نازل کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ حکم نازل کیا کہ یتیم لڑکیاں جب صاحب مال و صاحب مجال ہوتی ہیں تب تو مریض کی کر کے اس سے نکاح کرنا رشتہ لگانا پسند کرتے ہیں اور جب دولت مندی یا خوبصورتی

فَمَنْكُثَ سَاعَةً أَوْ قَالَ : مَا مَعْلُكَ ؟ فَقَالَ :  
مَعِيَ كَذَّا وَكَذَّا أَوْ لَهَا ثُمَّ قَالَ : زَوْجُكُهَا  
فَهُوَ جَائِزٌ . فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۱۴۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ : أَخْبَرَنَا  
شَعِيبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الْلَّيْثُ : حَدَّثَنِي  
عَفَّيْلٌ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عَزْوَةُ بْنُ  
الزُّبَيرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَ لَهَا : يَا أُمَّةَنَاهُ وَوَإِنْ خَفْتُمْ لَا تُفْسِطُوا  
فِي الْيَتَامَى - إِلَى - مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ  
قَالَتْ عَائِشَةُ : يَا أَبْنَ أُخْتِي هَذِهِ الْيَتِيمَةُ  
تَكُونُ فِي حَجَرٍ وَلِيَهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا  
وَمَالِهَا وَتَرِيدُ أَنْ يَتَفَقَّصَ مِنْ صَدَاقَهَا  
فَهُوَا عَنِ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُفْسِطُوا لَهُنَّ  
فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، وَأَمْرُوا بِنِكَاحِ مَنْ  
سُوَاهُنَّ مِنِ النِّسَاءِ، قَالَتْ عَائِشَةُ : اسْتَفْتَنِي  
النَّاسُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ، فَأَنْزَلَ  
اللَّهُ ﷺ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ - إِلَى -  
وَتَرْغَبُونَ  
فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَهُمْ فِي هَذِهِ الْآيَةِ،  
أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ مَالٍ وَجَمَالٍ،  
رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسِيَهَا وَالصَّدَاقِ،  
وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبًا عَنْهَا فِي قُلْلَةِ الْمَالِ  
وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَأَخْذُوا غَيْرَهَا مِنْ

نہیں رکھتی اس وقت اس کو چھوڑ کر دوسروی عورتوں سے نکاح کر دیتے ہیں (یہ کیا بات) ان کو چاہئے کہ جیسے مال و دولت اور حسن و جمال نہ ہونے کی صورت میں اس کو چھوڑ دیتے ہیں ایسے ہی اس وقت بھی چھوڑ دیں جب وہ مالدار اور خوبصورت ہو البتہ اگر انصاف سے چلیں اور اس کا پورا اصر مقرر کریں تو خیر نکاح کر لیں۔

باب اگر کسی مرد نے لڑکی کے ولی سے کامیار نکاح اس لڑکی سے کر دو، اس نے کہا میں نے اتنے مرد تیرا نکاح اس سے کر دیا تو نکاح ہو گیا گوہ مرد سے یہ نہ پوچھئے کہ تم اس پر راضی ہو یا تم نے قبول کیا یا نہیں؟

**لشیخ** اس باب سے مطلب یہ ہے کہ مرد کا درخواست کرنا قبول کرنے کے قائم مقام ہے۔ اب اس کے بعد پھر انمار قول کی حاجت نہیں۔ بعیں میں بھی یہی حکم ہے مثلاً کسی نے دوسرے سے کامیار روپے کو یہ چیز میرے ہاتھ بیج ڈال اس نے کہا کہ میں نے بیج دی تو بیج تمام ہو گئی اب اس کی ضرورت نہیں کہ پھر مشتری کے کہ میں نے قبول کی۔

(۵۱۴۱) ہم سے ابوالعنان نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ابو حازم نے، ان سے سمل بن سعد ساعدی بیٹھنے کے ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی اور اس نے اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ سے نکاح کے لئے پیش کیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اب عورت کی ضرورت نہیں ہے۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس عورت کو کچھ دخواہ لو ہے کی ایک انگوٹھی ہی سی۔ انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا تمہیں قرآن لکتا یاد ہے؟ عرض کیا فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر میں نے انہیں تمہارے نکاح میں دیا، اس قرآن کے بد لے جو تم کو یاد ہے۔

**لشیخ** اس واقعہ میں آنحضرت ﷺ بطور ولی کے تھے۔ آپ سے اس شخص نے اس عورت سے نکاح کرادینے کی درخواست کی، آپ نے نکاح کرا دیا۔ باب اور حدیث میں مطابقت ہو گئی۔

النساء، قالت: لَكُمَا يَتْرَكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا، فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغَبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يَنْقِسِطُوا لَهَا وَيَغْفِرُوهَا حَقْهَا الْأَوَّلَى مِنَ الصَّدَاقِ.

[راجح: ۲۴۹۴]

٤٥ - باب إِذَا قَالَ الْخَاطِبُ لِلْوَالِيْ : زَوْجِنِيْ فُلَانَةَ قَالَ: قَدْ رَوَجْتُكَ بِكَدَا وَكَدَا، جَازَ النَّكَاحُ وَإِنْ لَمْ يَقْلُ لِلزَّوْجِ أَرْضِيَتْ أَوْ قَبْلَتْ

**لشیخ** اس باب سے مطلب یہ ہے کہ مرد کا درخواست کرنا قبول کرنے کے قائم مقام ہے۔ بعیں میں بھی یہی حکم ہے مثلاً کسی نے دوسرے سے کامیار روپے کو یہ چیز میرے ہاتھ بیج ڈال اس نے کہا کہ میں نے بیج دی تو بیج تمام ہو گئی اب اس کی ضرورت نہیں کہ پھر مشتری کے کہ میں نے قبول کی۔

٥١٤١ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانَ، حَدَّثَنَا حَمَادَ بْنُ زَيْنَدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَ : ((مَا لِي الْيَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ)). فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ، زَوْجِنِيهَا. قَالَ: ((مَا عِنْدَكَ؟)) قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ. قَالَ: ((أَغْطِهَا وَلُؤْ خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ)). قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ. قَالَ: ((لَمَّا عِنْدَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟)) قَالَ: كَذَا وَكَذَا قَالَ: ((فَقَدْ مَلَكْتُكَهَا بِمَا مَلَكَ مِنَ الْقُرْآنِ)).

[راجح: ۲۳۱۰]

**لشیخ** آپ نے نکاح کرا دیا۔ باب اور حدیث میں مطابقت ہو گئی۔

مرزا حیرت صاحب مرحوم کی حیرت انگریز جسارت! حضرت مرزا حیرت صاحب مرحوم نے بھی بخاری شریف کا اردو ترجمہ شائع کیا تھا مگر بعض بعض جگہ آپ حیرت انگریز جسارت سے کام لے جاتے ہیں چنانچہ اس حدیث کے ذیل آپ کی جسارت ملاحظہ ہو، لکھتے ہیں:

”بخاری اس حدیث سے یہ سمجھ گئے کہ تعلیم قرآن آنحضرت ﷺ نے مرقرار دیا اور کچھ نہ قرار دیا حالانکہ اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ بلکہ مرموکل مقرر کر دیا ہوا گا اور اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے بزرگی قرآن یاد ہونے کی وجہ سے اس کا نکاح تجھ سے کر دیا۔ بخاری نے باء کے معنی عوض کے لئے کوئی مسئلہ قائم کر دیا حالانکہ باء سیبیہ ہے۔ (ترجمہ صحیح بخاری، جلد: سوم / ص: ۲۲)

مرزا صاحب مرحوم نے حضرت امیر المؤمنین فی الحدیث کو جس لاابالی پن سے یاد کیا ہے وہ آپ کی حیرت انگریز جسارت ہے پھر مزید جسارت یہ کہ آنحضرت ﷺ کے اس نکاح کر دینے کی بڑی ہی بھونڈی تصویر پیش کی ہے۔ حدیث کے صاف الفاظ ہیں (فقد ملکتکھا بما معک من القرآن تجھ کو جو قرآن زبانی یاد ہے اس کے عوض اس عورت کا میں نے تجھ کو مالک بنادیا۔ یہ اس وقت ہوا جبکہ سائل کے گھر میں ایک لوہے کی انگوٹھی یا چھلا بھی نہ تھا مگر مرزا صاحب کی جسارت ملاحظہ ہو کہ آپ لکھتے ہیں ”بلکہ مرموکل مقرر کر دیا ہو گا“ اگر ایسا ہوا ہوتا تو تفصیل میں آنحضرت اس کا ذکر ضرور فرماتے مگر صاف واضح ہے کہ مرزا صاحب نے آنحضرت ﷺ پر یہ محفوظ قیاسی افتراء بازی کی ہے جس کی بنا پر آپ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی نقابت حدیث پر حملہ کر رہے ہیں اور اپنی فہم کے آگے حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی فہم حدیث کو بیان ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ پاک حضرت مرزا صاحب کی اس جسارت کو معاف فرمائے۔ دراصل تعصّب تقلید اتنا برا مرض ہے کہ آدمی اس میں بالکل اندازہ بہرہ بن کر حقیقت سے بالکل دور ہو جاتا ہے حضرت امام بخاریؓ نے باب میں جو مسئلہ ثابت فرمایا ہے وہ ایسے حالات میں یقیناً ارشاد رسالت اکابر ﷺ سے ثابت ہے۔ ولا شک فیہ علی رغم انوف المقلدین الجامدین رحمة الله لهم.

باب کسی مسلمان بھائی نے ایک عورت کو پیغام بھیجا ہو تو  
دوسرਾ شخص اس کو پیغام نہ سمجھے جب تک وہ اس سے نکاح  
نہ کرے یا پیام نہ چھوڑ دے یعنی ممکنی توڑ دے۔

(۵۱۳۲) ہم سے کسی بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن جریج نے بیان کیا، کہا کہ میں نے تافع سے سنائی، انہوں نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ ہم کسی کے بھاؤ پر بھاؤ لگائیں اور کسی شخص کو اپنے کسی (دینی) بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ سمجھنا چاہتے، یہ میں تک کہ پیغام سمجھنے والا اپنا ارادہ بدلتے یا اسے پیغام نکاح سمجھنے کی اجازت دے دے تو جائز ہے۔

دیانت اور امانت کا تقاضا ہے کہ کسی بھائی کے سودے میں یا اس کی معنگی میں دخل اندازی نہ کی جائے ہیں وہ خود ہٹ جائے تو بات الگ ہے۔

٦ - باب لَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ

أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَدْعَ

٥١٤٢ - حدَّثَنَا مَكْيٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابنُ جُرَيْجَ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِقًا يُحَدِّثُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ، أَنْ يَبْيَعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَتُرُكَ الْخَاطِبَ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ. [راجع: ۲۱۳۹]

(۵۱۴۳) ہم سے بھی بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے جعفر بن ربیعہ نے، ان سے اعرج نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بدگمانی سے بچتے رہو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے (اور لوگوں کے رازوں کی) ہو کریدہ کیا کرو اور نہ (لوگوں کی نجی گفتگوؤں کو) کان لگا کر سنو، آپس میں دشمنی نہ پیدا کرو بلکہ بھائی بھائی بن کر رہو (۵۱۴۲) اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ دے۔

۵۱۴۳ - حدثنا يحيى بن بكيه، حدثنا الليث عن جعفر بن ربيعة عن الأخرج قال: قال أبو هريرة يأثر عن النبي ﷺ قال: ((إِيَّاكُمْ وَالظُّنُونَ فَإِنَّ الظُّنُونَ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَجَسِّسُوا، وَلَا تَحْسُسُوا، وَلَا تَبَاغِضُوا، وَكُوْنُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا)).

[اطرافہ فی : ۶۰۶۴، ۶۰۶۶، ۶۷۲۴۔]

۵۱۴۴ - وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خُطْبَةِ أخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أُزْيَرْكَ)).

[راجع: ۲۱۴۰]

اخلاق فاضل کی تعلیم کے لئے اس حدیث کو بنیادی حیثیت دی جاسکتی ہے۔ اصلاح معاشرہ اور صلح ترین سماج بنانے کے لئے ان اوصاف حسنے کا ہونا ضروری ہے، بدگمانی عیب ہوئی چغلی سب اس میں داخل ہیں۔ اسلام کا فرشا سارے انسانوں کو مخلص ترین بھائیوں کی طرح گزارنے کا پیغام دیتا ہے۔

### باب پیغام چھوڑ دینے کی وجہ بیان کرنا

(۵۱۴۵) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی، انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میری بیٹی حصہ بیٹھا ہیوہ ہوئیں تو میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا نکاح عزیزہ حصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ سے کر دوں۔ پھر کچھ دنوں کے بعد حضرت رسول کریم ﷺ نے ان کے نکاح کا پیغام بھیجا۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور کہا کہ آپ نے جو صورت میرے سامنے رکھی تھی۔ اس کا جواب میں نے صرف اس وجہ سے نہیں دیا تھا کہ مجھے معلوم تھا کہ رسول کریم ﷺ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ کا راز کھولوں ہاں اگر آنحضرت ﷺ نہیں چھوڑ دیتے تو میں ان کو قبول کر لیتا۔ شعیب کے ساتھ اس حدیث کو یونس بن یزید اور موسیٰ بن عقبہ اور محمد بن عبد اللہ بن ابی عقیق نے بھی زہری

### ۴۷ - باب تَفْسِيرِ تَرْكِ الْخَطْبَةِ

۵۱۴۵ - حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري، قال أخبرني سالم بن عبد الله أنه سمع عند الله بن عمر رضي الله عنهما يحدث، أن عمر بن الخطاب حين تأيمت حفصة قال عمر: لقيت أبا بكر فقلت: إن شئت أنكحت حفصة بنت عمر، فلقيت ليالي ثم خطبها رسول الله ﷺ، فلقيتني أبو بكر فقال: إنه لم يمنعني أن أرجع إليك فيما عرضت إلا أنني قد علمت أن رسول الله ﷺ قد ذكرها، فلم أكن لأفشي سر رسول الله ﷺ، ولو تركها لقبلتها. تابعة يonus وموسى بن عقبة وابن أبي عقیق عن

الزُّهْرِيٌّ۔ [راجع: ۵۰۰۵]

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پیغام چھوڑ دینے کی وجہ بیان کردی یہی باب کا مقصد ہے۔

### باب (عقد سے پہلے) نکاح کا خطبہ پڑھنا

### ۴۸ - باب الخطبة

(۵۱۳۶) ہم سے قیصہ بن عقبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے زید بن اسلم نے، کما کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا مذہب سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ دو آدمی مدینہ کے مشرق کی طرف سے آئے، وہ مسلمان ہو گئے اور خطبہ دیا، نہیت فصح و بلغ۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پر فرمایا کہ بعض تقریر جادو کی طرح اثر کرتی ہے۔

۵۱۴۶ - حدَثَنَا قَيْصَرٌ بْنُ حَدَّثَنَا سَفِيَّاً عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبِنَ عُمَرَ يَقُولُ : جَاءَ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِقِ فَخَطَبَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِنَّ مِنَ الْبَيْانِ سِخْرَا)).

[طرفہ فی: ۵۷۶۷].

**لشیح** یہ حدیث لا کر حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے اس طرف اشارہ فرمایا کہ نکاح کا خطبہ صاف صاف متوسط تقریر میں ہوتا چاہئے نہ یہ کہ بڑے تکلف اور خوش تقریری کے ساتھ جس سے سامعین پر جادو کا سا اثر ہو اور خطبہ نکاح کے باب میں صریح حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ہے ہے اصحاب سنن نے روایت کیا ہے لیکن حضرت امام بخاری شاید اپنی شرط پر نہ ہونے سے اسے نہ لاسکے۔ نکاح کا خطبہ مشور یہ ہے:

الحمد لله نحمدہ و نستعينہ و نستغفروہ و نومن به و نتوکل علیہ و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا من یہدہ الله فلا مصلل له و من یضلله فلا هادی له و اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له و اشهد ان محمدا عبد الله و رسوله اما بعد اعوذ بالله من الشیطان الرجيم يا ایها الذين امتو انقاوا الله حق تقاهه ولا تموتن الا وانتم مسلمون يا ایها الناس اتقوا ربکم الذي خلقکم من نفس واحدة وخلق منها زوجها و بث منها رجالاً كثیراً و نساء و اتقوا الله الذي تساء لوں به والارحام ان الله كان عليکم رقیباً يا ایها الذين امتو انقاوا الله وقولوا قولولا سدیداً. يصلح لكم اعمالکم ويفرلكم ذنوکم ومن يطع الله ورسوله فقد فاز فوزاً عظيماً تک پڑھ کر پھر قاضی ایجاد و قبول کرائے۔ (خطبہ میں ذکر لفظ و نومن به و نتوکل علیہ محل نظر ہیں یعنی یہ لفظ سدداً ثابت نہیں ہیں۔ اس طرح دوسری آیت جس سے سورہ نساء کا آغاز ہوتا ہے، وہ پوری پڑھنی چاہیئے والہ اعلم بالصواب۔ عبدالرشید تونسی)

### باب نکاح اور ویمهہ کی دعوت میں

### ۴۹ - باب ضرب الدُّفْ فِي النِّكَاحِ

#### وف بجانا

#### والوليمة

اعلان نکاح کے لئے دف بجانا جس میں گفتگو نہ ہوں جائز ہے گر آج کل کا گانا بجانا سرا سر حرام ہے۔

(۵۱۳۷) ہم سے مسدود نے بیان کیا، کہا ہم سے بشر بن مفضل نے بیان کیا، کہا ہم سے خالد بن ذکوان نے بیان کیا، کہا کہ ربع بنت معوذ ابن عفراء نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور جب میں ولسم بنا کر بھائی گئی آنحضرت ﷺ اندر تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھئے اسی طرح جیسے تم اس وقت میرے پاس بیٹھے ہوئے ہوئے، پھر ہمارے یہاں کی کچھ لڑکیاں دف بجانے لگیں اور میرے باب اور چچا

۵۱۴۷ - حدَثَنَا مُسْدَدٌ حَدَثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفْضِلِ، حَدَثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ قَالَ : قَالَتِ الْوَبِيعُ بْنَتُ مَعْوَذَ بْنِ عَفْرَاءَ : جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ حِينَئِي عَلَيْهِ، فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجَالِسِكَ مِنِّي، فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتْ لَنَا يَضْرِبِنَ بِالدُّفْ وَيَنْدَبِنَ مَنْ

جو جگ بد رمیں شہید ہوئے تھے، ان کا مرضیہ پڑھنے لگیں۔ اتنے میں ان میں سے ایک لڑکی نے پڑھا "اور ہم میں ایک بی بی ہے جو ان باتوں کی خبر رکھتا ہے جو کچھ کل ہونے والی ہیں۔" آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ چھوڑ دو۔ اس کے سوا جو کچھ تم پڑھ رہی تھیں وہ پڑھو۔

فَيُلِّمَ مِنْ آهَانِ يَوْمٍ بَدْرٍ، إِذْ قَالَتْ إِخْدَاهُنْ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدِ، فَقَالَ : ((دَعِيَ هَذِهِ وَقُولِي بِالَّذِي كَتَتْ تَقْوِيلَنَّ)).

[راجح: ۴۰۰۱]

**شیخ** اس لڑکی کو آپ نے ایسا شعر پڑھنے سے منع فرمایا کیونکہ آپ عالم الغیب نہیں تھے عالم الغیب صرف ذات باری تعالیٰ ہے۔ قرآن پاک میں صاف اس کی صراحت مذکور ہے۔ مرقاۃ میں ہے کہ وہ دف جو مباری تھیں ان میں گھنگرو جیسی آواز نہیں تھیں وکان ولہن غیر مصحوب بجلا جل اس سے آج کل کے گانے پر دلیل پکڑنا غلط ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ایسے گاؤں بجاووں سے بختی کے ساتھ منع فرمایا ہے بلکہ آپ دنیا میں ایسے تمام گاؤں بجاووں کو مٹانے کے لئے معموت ہوئے تھے ﷺ قال فی الفتح وانما انکر علیہما ما ذکر من الاطراء حیث اطلق علم الغیب به وہی صفة تختص بالله تعالیٰ یعنی آپ نے اس لڑکی کو اس شعر کے پڑھنے سے اس لئے منع فرمایا کہ اس میں مبالغہ تھا اور علم الغیب کا اطلاق آپ کی ذات پر کیا گیا تھا حالانکہ یہ ایسی صفت ہے جو اللہ کے ساتھ خاص ہے۔

**باب اللہ تعالیٰ کافرمان** "اور عورتوں کو ان کا محرخوش دل سے ادا کر دو اور مہر زیادہ رکھنا اور کم سے کم کتنا مرجائزہ ہے اور اللہ تعالیٰ کافرمان (سورہ نساء میں)

"اور اگر تم نے ان (عورتوں) میں سے کسی کو (مریم) ڈھیر کا ڈھیر دیا ہو، جب بھی اس سے واپس نہ لو اور اللہ تعالیٰ کافرمان (سورہ بقرہ میں) یا تم نے ان کے لئے کچھ (مرکے طور پر) مقرر کیا ہو" اور سل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کچھ تو ڈھونڈ کر لا، اگرچہ لو ہے کی ایک انگوٹھی ہی سی۔"

(۵۱۲۸) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کیا اور ان سے حضرت انس بن مالک نے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون سے ایک گھٹھلی کے وزن کے برابر (سونے کے مرپر) نکاح کیا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے شادی کی خوشی ان میں دیکھی تو ان سے پوچھا۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے ایک عورت سے ایک گھٹھلی کے برابر پر نکاح کیا ہے۔ اور قیادہ نے حضرت انس بن مالک سے یہ روایت اس طرح نقل کی ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے

## ۵۰۔ باب قول اللہ تعالیٰ :

﴿وَأَتُوا النِّسَاءَ صَدَقَاتِهِنَّ بِخَلْفَهُنَّ﴾ وَكَثْرَةُ الْمَهْرِ، وَأَذْنَى مَا يَجُوزُ مِنَ الصَّدَاقِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى : ﴿وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنْ قِطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْنَاهُ﴾ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرَهُ ﴿أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّهُ﴾ وَقَالَ رَمَلٌ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ))

۵۱۴۸۔ حدَثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَثَنَا شَبَّةٌ عَنْ عَبْدِ الرَّزِيزِ بْنِ صَهْبَيْنِ عَنْ أَنَسِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنَ بْنَ عَوْفٍ تَرَوَجَ اغْرَأَةً عَلَى وَزْنٍ نَوَافِةً فَرَأَى النَّبِيُّ ﷺ بِشَاشَةَ الْفَرْسِ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ : إِنِّي تَرَوْجَتْ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَافِةٍ، وَعَنْهُ قِنَادَةٌ عَنْ أَنَسِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنَ بْنَ عَوْفٍ تَرَوَجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَافِةٍ مِنْ

ایک گھٹلی کے وزن کے برابر سونے پر نکاح کیا تھا۔

ذهب۔ [راجع: ۲۰۴۹]

**لشیخ** اس میں سونے کی تصریح مذکور ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرکی کی بیشی کی کوئی حد نہیں ہے مگر بہتر یہ ہے کہ (طافت ہونے پر مردوس درم سے کم اور پانچ سودرم سے زیادہ نہ ہو۔ کیونکہ آخر خضرت ﷺ کی یوں اور صاحبوں کا یہی مرتقا۔ (وجیدی) آج کل لوگ نام نمود کے لئے ہزاروں کا مریاندہ دیتے ہیں بعد میں ادائیگی کا نام نہیں لیتے الاماشاء اللہ۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ اتنا ہی مردوساً میں ہنسنے بخوبی ادا کر سکیں۔

باب قرآن کی تعلیم مرہو سکتی ہے اس طرح اگر مرکا ذکر ہی  
نہ کرے تب بھی نکاح صحیح ہو جائے گا (اور مرشد لازم ہو  
(گا)

### ٥١ - باب التزویج علی القرآن وَيُغْنِي صَدَاقِ

مرا لش عورت کے باپ کے کبڈ کے مقرر کیا جاتا ہے جیسے اس کی علاقی بھیں اور پھوپھیاں اور چچاڑاد بھیں۔ جب نکاح کے وقت کچھ مردہ مقرر ہوا ہو یا قبل یا بعد نکاح کے مقدار مرکی تعین و تصریح نہ کردی گئی ہو یا مرعداً یا سواغیر معین چھوڑ دیا گیا ہو تو عورت اس مرکی مستحق ہو گی جس کو شرع میں مرا لش یعنی اس کی امثال و اقران کا مرکتے ہیں۔ عورت کا مرالش نکالنے کا یہ قاعدہ مقرر کیا گیا ہے کہ اس کے شوہر کی حالت باعتبار شرافت اور دولت کے اس عورت کے شوہر کی حالت کے مانند ہو جو اس کی مثل قرار دی گئی ہے۔ مرشد صرف ان صورتوں میں لیا جاتا ہے جن میں نکاح شرعاً صحیح و جائز ہو۔

٥١٤٩ - هَمْ سَعَى عَلَىٰ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سَفِيَّاً بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ، يَقُولُ: إِنِّي لَفِي الْقَوْمِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِكَ، فَرَفِيَّهَا رَأَيْكَ. فَلَمْ يَجِدْهَا شَيْئًا. ثُمَّ قَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِكَ، فَرَفِيَّهَا رَأَيْكَ. فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْكِحْنِيهَا. قَالَ: ((إِذْهَبْ فَاطَّلْبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدَ)). فَذَهَبَ وَطَلَّبَ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدَ. قَالَ: ((هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

سَفِيَّاً بْنَ سَعْدَ اَبَا حَازِمَ يَقُولُ: سَمِعْتَ سَهْلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ، يَقُولُ: إِنِّي لَفِي الْقَوْمِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِكَ، فَرَفِيَّهَا رَأَيْكَ. فَلَمْ يَجِدْهَا شَيْئًا. ثُمَّ قَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِكَ، فَرَفِيَّهَا رَأَيْكَ. فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْكِحْنِيهَا. قَالَ: ((إِذْهَبْ فَاطَّلْبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدَ)). فَذَهَبَ وَطَلَّبَ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدَ. قَالَ: ((هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

انگوٹھی بھی اگر مل جائے لے آؤ۔ وہ گئے اور تلاش کیا، پھر واپس آکر عرض کیا کہ میں نے کچھ نہیں پایا، لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کچھ قرآن ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ میرے پاس فلاں فلاں سورتیں ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر جاؤ میں نے تمہارا نکاح ان سے اس قرآن پر کیا جو تم کو یاد ہے۔

### باب کوئی جنس یا لوہے کی انگوٹھی مرہ ہو سکتی ہے۔ گونقدر روپیہ نہ ہو۔

(۵۵۰) ہم سے بھی نے بیان کیا، کہا ہم سے وکیع نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے صحابی حضرت سل بن سعد بن زبیر نے کہ بنی کرسیم ﷺ نے ایک آدی سے فرمایا نکاح کر، خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی پر ہی ہو۔

اس سے صاف ظاہر ہوا کہ نکاح میں ایک معمولی رقم کے مرر بھی ہو سکتا ہے حتیٰ کہ ایک لوہے کی انگوٹھی پر بھی جکہ دو ما بالکل مفلس ہو۔ الغرض شریعت نے نکاح کا معاملہ بت آسان کر دیا ہے۔

باب نکاح میں جو شرطیں کی جائیں (ان کا پورا کرنا ضروری ہے) اور حضرت عمر بن حثیث نے کما حق کا پورا کرنا اسی وقت ہو گاجب شرط پوری کی جائے اور سور بن مزمنہ بن حثیث نے کمیں نے آنحضرت ﷺ سے سنا، آپ نے اپنے ایک داماد (ابو العاص) کا ذکر فرمایا اور ان کی تعریف کی کہ دامادی کا حق انہوں نے ادا کیا جو بات کی وہ سچ کی اور جو وعدہ کیا وہ پورا کیا۔

(۵۵۱) ہم سے ابوالولید شام بن عبد الملک نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے یزید بن ابی حیب نے، ان سے ابو الحیرہ نے اور ان سے حضرت عقبہ بن حثیث نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام شرطوں میں وہ شرطیں سب سے زیادہ پوری کی جانے کے

شیء؟) قال : معنی سورۃ کذَا، وسورۃ کذَا، قال : ((اذهَبْ فَقَدْ أَنْكَحْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ)).

[راجع: [۲۳۱۰]

باب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے۔

### ۵۲ - باب المَهْرِ بِالْعُرُوضِ وَخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ

۵۱۵۰ - حدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكَيْعَةُ عَنْ سَفِيَّانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : لِرَجُلٍ : ((تَرْوَجْ وَلَوْ  
بِخَاتِمٍ مِنْ حَدِيدٍ)). [راجع: [۲۳۱۰]

اس سے صاف ظاہر ہوا کہ نکاح میں ایک معمولی رقم کے مرر بھی ہو سکتا ہے حتیٰ کہ دو ما بالکل مفلس ہو۔ الغرض شریعت نے نکاح کا معاملہ بت آسان کر دیا ہے۔

۵۳ - باب الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ  
وقالَ عَمْرُ: مَقَاطِعُ الْحَقْوِقِ عِنْ  
الشُّرُوطِ. وَقَالَ الْمُسْنُورُ: سَمْفُونُ النَّبِيِّ  
ﷺ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ فَأَتَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ  
فَأَخْسَنَ، قَالَ: ((حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي،  
وَوَعَدَنِي فَوَفَّى لِي)).

۵۱۵۱ - حدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ  
الْمُلِكِ، حدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدٍ بْنِ أَبِي  
حَيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَفْعَةَ عَنْ النَّبِيِّ  
ﷺ قَالَ: ((أَحَقُّ مَا أَوْفَيْتُمْ مِنَ الشُّرُوطِ،

لائق ہیں جن کے ذریعہ تم نے شرم گاہوں کو حلال کیا ہے۔ یعنی نکاح  
کی شرطیں ضرور پوری کرنی ہوں گی۔

[راجع: ۲۷۲۱]

**لَئِسْرِجْ** نکاح کے وقت جو شرطیں کی جائیں ان کا پورا کرنا لازم ہے، امام احمد اور الحدیث کا یہی قول ہے مگر ایک شرط کہ مرد اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے دے اس کا پورا کرنا ضروری نہیں اور ایسی شرطیں کہ مرد و سری شادی نہ کرے یا لوڈنی نہ رکھے یا بیوی کو اس کے ملک سے باہر نہ لے جائے یا نان و نفقة اتنا دے تو ان شرطوں کا پورا کرنا خاوند پر لازم ہے ورنہ عورت قاضی کے بیان ناٹش کر کے جدا ہو سکتی ہے۔ ہاں کوئی شرط شریعت کے خلاف ہوتا ہے تو یہ دلالات لازم ہے۔

باب وہ شرطیں جو نکاح میں جائز نہیں۔ حضرت ابن مسعودؓ

نے کہا کہ کوئی عورت (سوکن) بہن کی طلاق کی شرط نہ

لگائے

(۵۱۵۲) ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ان سے زکریا نے جو ابو زائدہ کے صاحبزادے ہیں، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ اپنی کسی (سوکن) بہن کی طلاق کی شرط اس لئے لگائے تاکہ اس کے حصہ کا پالہ بھی خود انڈیل لے کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کے مقدار میں ہو گا۔

باب شادی کرنے والے کے لئے زدرنگ کا جواز

اس کی روایت عبدالرحمن بن عوف بن شوشن نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی ہے

**لَئِسْرِجْ** دو ماں کے زردی لگانا حنفیہ اور شافعیہ کے نزدیک مطلق منع ہے اور مالکیہ نے صرف کپڑے میں لگانا دو ماں کے لئے جائز رکھا ہے نہ کہ بدن میں۔ ان کی دلیل ابو موسیٰ کی حدیث ہے جس میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں کرتا جس کے بدن میں زرد خوشبوئیں ہوں۔ حنفیہ اور شافعیہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمن کی حدیث سے مرد کے لئے زردی لگانے کا جواز نہیں نکلتا کیونکہ عبدالرحمن نے زردی نہیں لگائی تھی بلکہ ان کی دو لسن کی زردی ان کے بدن یا کپڑے سے لگ گئی ہو گی (وہیدی)

(۵۱۵۳) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، ان کو مالک نے خبر دی، انہیں حمید طویل نے اور انہیں انس بن مالکؓ نے کہ عبدالرحمن بن عوف بن شوشن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے اوپر زدرنگ کا نشان تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس

۴- باب الشرط الّتی لَا تَحُلُّ  
فِي النّكَاحِ. وَقَالَ أَبْنُ مَسْعُودٍ : لَا  
تَشْرِطِي الْمَرْأَةَ طَلاقَ أَخْتِهَا

۵۱۵۲- حَدَّثَنَا عَبْيَضُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ  
زَكَرِيَّاً هُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا  
يَحِلُّ لِإِمْرَأَةٍ تَسْأَلُ طَلاقَ أَخْتِهَا لِتَسْتَفِرُ  
صَحْفَتِهَا ، فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا)).

[راجع: ۲۱۴۰]

۵۵- باب الصُّفْرَةِ لِلْمُتَوَوِّجِ،  
وَرَوَاهُ عَنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

**لَئِسْرِجْ** دو ماں کے زردی لگانا حنفیہ اور شافعیہ کے نزدیک مطلق منع ہے اور مالکیہ نے صرف کپڑے میں لگانا دو ماں کے لئے جائز رکھا ہے نہ کہ بدن میں۔ ان کی دلیل ابو موسیٰ کی حدیث ہے جس میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں کرتا بن مالکؓ رضی اللہ عنہ آئی عبدالرحمن بن عوف جاء ای رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبِهِ أَثْرٌ

کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے انصار کی ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا اسے مرکتنا دیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ایک گھٹلی کے برابر سونا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پھر ویسہ کر خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

صُفْرَةٌ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: ((كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا؟)) قَالَ: زِنَةٌ نَوَّاهٌ مِنْ ذَهَبٍ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَوْلَمْ وَلَوْ بِشَاءٍ)).

[راجح: ۲۰۴۹]

### باب

(۵۱۵۳) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا ہم سے بھی نے بیان کیا، ان سے حمید نے اور ان سے انس بن شہر نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے زینب بنت جحشؓؓ کے ساتھ نکاح پر دعوت ویسہ کی اور مسلمانوں کے لئے کھانے کا انتظام کیا۔ (کھانے سے فراغت کے بعد) آنحضرت ﷺ باہر تشریف لے گئے، جیسا کہ نکاح کے بعد آپ کا دستور ہوا۔ پھر آپ اہمات المؤمنین کے جمروں میں تشریف لے گئے۔ آپ نے ان کے لئے دعا کی اور انہوں نے آپ کے لئے دعا کی۔ پھر آپ واپس تشریف لائے تو دو صحابہ کو دیکھا (کہ ابھی بیٹھے ہوئے تھے) اس لئے آپ پھر تشریف لے گئے (انس بن شہر نے بیان کیا کہ مجھے پوری طرح یاد نہیں کہ میں نے خود آنحضرت ﷺ کو خبر دیا کسی اور نے خبر دی کہ وہ دونوں صحابی بھی چلے گئے ہیں۔

**نقیبین** صحبت کے بعد دو لاما کو ویسہ کی دعوت کرنا سنت ہے یہ ضروری نہیں کہ اس میں کوشت ہی ہو بلکہ جو میرہ ہو وہ کھلانے۔ آنحضرت ﷺ نے ویسہ کی دعوت میں کھجور اور گنگی اور نیبیر کھلایا تھا۔ شادی سے پہلے کھلانا شریعت سے ثابت نہیں ہے، حضرت امام بخاریؓ اس حدیث کو اس لئے لائے کہ اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے زرد خوبصورت گلی تو معلوم ہوا کہ دو لاما کو زرد خوبصورت گلی ضروری نہیں ہے۔

### باب دو لاما کو کس طرح دعا دی جائے؟

(۵۱۵۵) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حملہ بن زید نے بیان کیا، ان سے ثابت نے اور ان سے حضرت انس بن شہر نے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبد الرحمن بن عوف پر زردی کا نشان دیکھا تو پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے ایک عورت سے ایک گھٹلی کے وزن کے برابر سونے کے مرپر نکاح کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ

### باب - ۵۶

۵۱۵۴- حدثنا مسند حدثنا يحيى عن حميد عن أنس قال: أولاً النبي صلى الله عليه وسلم بزيارت فاوسة المسلمين خيراً، فخرج كما يصنع إذا تزوج، فلما حجر أمها المؤمنين يذغو ويذغون ثم انصرف فرأى رجالين فرجع، لا أذري أخبارته أو أخبار بحر وجهما.

[راجح: ۴۷۹۱]

### باب كَيْفَ يُذْعَى لِلْمُتَزَوْجِ

۵۱۵۵- حدثنا سليمان بن حبيب حدثنا حماده هو ابن زيد عن ثابت عن أنس رضي الله عنه أن النبي ﷺ رأى على عبد الرحمن بن عوف أثر صفرة، قال: ((ما هذا؟)) قال: إني تزوجت امرأة

نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے دعوت ویسے کر خواہ ایک بکری ہی کی ہو۔

علیٰ وَزَنْ نَوَافِقٍ مِّنْ ذَهَبٍ. قَالَ : ((بَارِكَ اللَّهُ أَكْرَمُ الْأَنْوَافَ)).

[راجع: ۲۰۴۹]

**لشیخ** نکاح کے بعد سب لوگ دولما کو یوں دعا دیں بارک اللہ لک بارک اللہ علیک و جمع بینکماٹی خیر تنہی کی روایت میں یوں ہے۔ بارک اللہ لک و علیک و جمع بینکماٹی خیر بن خلد کی روایت میں یہ الفاظ مردی ہیں بارک اللہ بکم و بارک لیکم و بارک علیکم حضرت عبدالرحمن نے زردی نہیں لگائی تھی بلکہ ان کی دولمن کی زردی ان کو لگ گئی ہو گی۔ (وحیدی)

باب جو عورتیں دولمن کو بناو سنگھار کر کے دولما کے گھر

لائیں ان کو اور دولمن کو کیوں نکر دعا دیں

(۵۱۵۶) ہم سے فروہ بن ابی المغارب نے بیان کیا، کہا ہم سے علی بن مسرنے بیان کیا، ان سے رشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کرم ﷺ نے جب مجھ سے شادی کی تو میری والدہ (ام رومان بنت عامر) میرے پاس آئیں اور مجھے آنحضرت ﷺ کے گھر کے اندر لے گئیں۔ گھر کے اندر قبیله النصار کی عورتیں موجود تھیں۔ انہوں نے (مجھ کو اور میری ماں کو) یوں دعا دی بارک و بارک اللہ اللہ کر کے تم اچھی ہو تمہارا نصیہ اچھا ہو۔

امام احمد کی روایت میں ہے کہ ام رومان رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو آنحضرت ﷺ کی گود میں بٹلایا اور کہا یا رسول اللہ! یہ آپ کی بیوی ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

باب جمادیں جانے سے پسلے نئی دولمن سے صحبت کر لیتا ہے  
ہے تاکہ دل اس میں لگانہ رہے

(۵۱۵۷) ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد اللہ ابن الصارک نے بیان کیا، ان سے معمر بن راشد نے، ان سے جام نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا گذشتہ انہیاء میں سے ایک نبی (حضرت یوسفؑ یا حضرت داؤدؑ) نے غزوہ کیا اور (غزوہ سے پسلے) اپنی قوم سے کہا کہ میرے ساتھ کوئی ایسا شخص نہ چلے جس نے کسی نئی عورت سے شادی کی ہو اور اس کے ساتھ صحبت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور ابھی صحبت نہ کی ہو۔

۵۸ - باب الدُّعَاء لِلنِّسَاء الْأُتْمَى

يُهَدِّيْنَ الْعَرُوْسَ، وَلِلْعَرُوْسِ

۵۱۵۶ - حَدَّثَنَا فَرُوزَةُ ابْنِ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلَيْهِ بْنُ مُسْهِرٍ. عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: تَرَوْجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّقِنِي أَمِي فَأَذْهَلَنِي الدَّارُ فَإِذَا نِسْوَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي الْأَبْيَاتِ، فَقَلَّنِي: عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ، وَعَلَى خَيْرِ طَالِبِي. [راجع: ۳۸۹۴]

امام احمد کی روایت میں ہے کہ ام رومان رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو آنحضرت ﷺ کی گود میں بٹلایا اور کہا یا رسول اللہ! یہ آپ کی بیوی ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

۵۹ - باب مَنْ أَحَبَّ الْبِنَاءَ قَبْلَ

الْغَزْوَ

۵۱۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا عَنْ إِدْرِิْسِ بْنِ الْمَبَارِكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((غَرَّا نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبَيَاءِ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لَا يَتَبَغْفِنَ رَجُلٌ مَّلِكٌ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَتَبَغْفِنَ بِهَا وَلَمْ يَتَنِ بِهَا)).

[راجع: ۳۱۲۴]

## باب جس نے نو سال کی عمر کی بیوی کے ساتھ خلوت کی (جب وہ جوان ہو گئی ہو)

(۵۱۵۸) ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے اور ان سے عروہ نے کہ نبی کرم ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے جب نکاح کیا تو ان کی عمر مجھ سال کی تھی اور جب ان کے ساتھ خلوت کی تو ان کی عمر نو سال کی تھی اور وہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ نو سال تک رہیں۔

**لشیخ** سال کی عمر میں بالغ ہو جیا کرتی تھیں۔ ابتدائے بالغ کا تعلق موسم اور آب و ہوا کے ساتھ بھی بہت حد تک ہے۔ بہت زیادہ گرم خلقوں میں عورتیں اور مرد جلد بالغ ہو جاتے ہیں، اس کے بر عکس بہت زیادہ سرد خلقوں میں بالغ اوسٹھا اخخارہ بہت سال میں ہوتا ہے لہذا یہ کوئی بعد از عقل بات نہیں ہے۔ اس بارے میں بعض علماء نے بست سے تکلفات کے ہیں مگر ظاہر حقیقت یہی ہے جو روایت میں مذکور ہے تکلف کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ عرب میں نو سال کی بیویوں کا بالغ ہو جانا بعد از عقل بات نہیں تھی اس کے مطابق ہی بیان ہوا۔ واللہ اعلم با صواب۔

## باب سفر میں نبی دہن کے ساتھ خلوت کرنا

(۵۱۵۹) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو اسماعیل بن جعفر نے خبر دی، انہیں حمید نے اور ان سے حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ نے مدینہ اور خیر کے درمیان (راستہ میں) تین دن تک قیام کیا اور وہاں ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حیؓ سے جنہیں تک خلوت کی۔ میں نے مسلمانوں کو آنحضرت ﷺ کے ولیم پر بلا بیا لیکن اس دعوت میں روٹی اور گوشت نہیں تھا۔ آپؐ نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا اور اس پر کھجور، پیپر اور گھنی رکھ دیا گیا اور یہی آنحضرت ﷺ کا ولیم کا تھا۔ مسلمانوں نے حضرت صفیہؓ سے جنہیں کے بارے میں (کہا کہ) امامت المؤمنین میں سے ہیں یا آنحضرت ﷺ نے انہیں لوٹڑی ہی رکھا ہے (کیونکہ وہ بھی جنگ خیر کے قیدیوں میں سے تھیں) اس پر بعض نے کہا کہ اگر آنحضرت ﷺ ان کے لئے پرده کرائیں تو پھر تو وہ امامت المؤمنین میں سے ہیں اور اگر آپؐ ان کے لئے پرده نہ کرائیں تو پھر وہ لوٹڑی کی حیثیت سے ہیں۔ جب سفر ہوا تو

## ۶۰۔ باب مَنْ بَنَى بِإِمْرَأَهُ وَهِيَ بُنْتُ تِسْنَعَ سِنِينَ

(۳۸۹۴) [راجح: ۳۸۹۴] آنحضرت ﷺ کی وفات کے وقت حضرت عائشہؓ سے جنہیں کی عمر اخخارہ سال کی تھی۔ عرب جیسے گرم ملک میں عورتیں عموماً نو سال کی عمر میں بالغ ہو جیا کرتی تھیں۔ ابتدائے بالغ کا تعلق موسم اور آب و ہوا کے ساتھ بھی بہت حد تک ہے۔ بہت زیادہ گرم خلقوں میں عورتیں اور مرد جلد بالغ ہو جاتے ہیں، اس کے بر عکس بہت زیادہ سرد خلقوں میں بالغ اوسٹھا اخخارہ بہت سال میں ہوتا ہے لہذا یہ کوئی بعد از عقل بات نہیں ہے۔ اس بارے میں بعض علماء نے بست سے تکلفات کے ہیں مگر ظاہر حقیقت یہی ہے جو روایت میں مذکور ہے تکلف کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ عرب میں نو سال کی بیویوں کا بالغ ہو جانا بعد از عقل بات نہیں تھی اس کے مطابق ہی بیان ہوا۔ واللہ اعلم با صواب۔

## ۶۱۔ باب الْبَنَاءِ فِي السَّفَرِ

(۵۱۵۹) حديثاً مُحَمَّداً بْنُ سَلَامَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسِ  
قَالَ: أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ  
خَيْرِ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثَةِ يَيْنَى عَلَيْهِ بِصَفَيْهِ  
بِنْتَ حَمِيْرَ، فَدَعَوْنَتِ الْمُسْلِمِينَ إِلَى  
وَلِيْمِيْهِ، فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خَيْرٍ وَلَا لَحْمٍ  
أَمْرَ بِالْأَنْطَاعَ فَأَنْقَبَ فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَفْطَرِ  
وَالسَّمْنِ. فَكَانَتْ وَلِيْمَةً، فَقَالَ  
الْمُسْلِمُونَ: إِنَّمَا أَمْهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْ  
مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينَهُ؟ فَقَالُوا: إِنَّ حَجَبَهَا فَهِيَ  
مِنْ أَمْهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، وَإِنَّ لَمْ يَحْجَبَهَا  
فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينَهُ. فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَأَ  
لَهَا خَلْفَهُ، وَمَدَ الْجِجَابَ يَبْيَهَا وَبَيْنَ

آنحضرت ﷺ نے ان کے لئے اپنی سواری پر بچھے جگہ بنائی اور لوگوں کے اور ان کے درمیان پر وہ ڈلوایا۔

[راجع: ۳۷۱]

**شیخ** جس سے لوگوں نے جان لیا کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آپ نے اپنے حرم میں داخل فرمایا اور آپ کو آزاد کر کے آپ سے شادی کر لی ہے۔ آپ تین دن برا بر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہے کیونکہ وہ شیخ تھیں۔ باکہ کے پاس دو لامسات دن تک رہ سکتا ہے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ اس کے لئے تلاج میں دوسری عورتیں بھی ہوں اس کے بعد وہ باری مقرر کرے گا تھا ایک ہی عورت ہے تو اس کے لئے کوئی قید نہیں ہے۔

باب دو لاما کا دلمن کے پاس یا دلمن کا دو لاما کے پاس دن کو آنا  
سواری یا روشنی کی کوئی ضرورت نہیں ہے

(۵۱۶۰) مجھ سے فردہ بن الی المغراہ نے بیان کیا، کہا ہم سے علی بن مسرنے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے شادی کی تھی۔ میری والدہ میرے پاس آئیں اور تنا مجھے ایک گھر میں داخل کر دیا۔ پھر مجھے کسی چیز نے خوف نہیں دلایا سو اے رسول اللہ ﷺ کے کہ آپ اچانک ہی میرے پاس چاشت کے وقت آگئے۔ آپ نے مجھ سے ملاپ فرمایا۔

[راجع: ۳۸۹۴] معلوم ہوا کہ شادی کے بعد مرد عورت کے ہاتھی ملاپ کے لئے رات ہی کی کوئی قید نہیں ہے دن میں بھی یہ درست ہے نہ آج کل کی رسم کی ضرورت ہے جو جلوہ وغیرہ کے نام سے لوگوں نے ایجاد کر رکھی ہیں۔

باب عورتوں کے لئے مخلل کے بچھو نے وغیرہ بچھانا جائز ہے  
(یا باریک پر وہ لٹکانا)

(۵۱۶۱) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عبینہ نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن المکندر نے بیان کیا، ان سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے (جب انہوں نے شادی کی) فرمایا تم نے جمالدار چادریں بھی لی ہیں یا نہیں؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے پاس جمالدار چادریں کمال ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جلد ہی میسر ہو جائیں گی۔

۵۱۶۰ - حدیثی فَزُوْةُ بْنِ أَبِي الْمَغْرَاءِ،  
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:  
تَرَوْجِنِي النَّسِيْرُ، فَأَتَقْنِي أَمِيْرَ فَادْخَلْتُنِي  
الدَّارَ فَلَمْ يُؤْغِنِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحْكًا.

[راجع: ۳۸۹۴]

**شیخ** آج کل کی رسم کی ضرورت ہے جو جلوہ وغیرہ کے نام سے لوگوں نے ایجاد کر رکھی ہیں۔

۶۳ - باب الْأَنْمَاطِ وَنَحْوِهَا لِلنِّسَاءِ

۵۱۶۱ - حدیثنا قتيبة بن سعيد، حدثنا سفيان حدثنا محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((هل اتخذتم أنماط؟)) قلت : يا رسول الله، وأني لنا أنماط . قال : ((إنها ستكون)).

[راجع: ۳۶۳۱]

**لئنستینج** یعنی مستقبل میں جلد تم لوگ کشادہ حال ہو جاؤ گے صدق رسول اللہ ﷺ۔ اس سے حضرت امام بخاریؓ نے پردے یا سوزنی کا جواز نکالا لیکن مسلم کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دروازے پر سے یہ پردہ نکال کر پھینک دیا تھا اور فرمایا تھا کہ ہم کو یہ حکم نہیں ملا کہ ہم مٹی پھر کو کپڑا پہنائیں۔ آنحضرتؓ نے اسی حدیث کی بناء پر دیواروں پر کپڑا لگانا مکروہ حرام رکھا ہے۔ ابو داؤد کی روایت میں یہ ہے کہ دیوار کو کپڑے سے مت چھپا۔ اس حدیث میں صاف ممانعت ہے جب دیواروں پر کپڑا لانا منع ہوا تو قبروں پر چادریں غلاف ڈالنا کیوں منع نہ ہو گا مگر جاہلوں نے قبروں پر محمدؐ سے مدد غلاف ڈالنا جائز ہمار کھا ہے جو سراسر بہت پرسی کی لفظ ہے بت پرست بتوں کو یعنی لباس پہناتے ہیں، قبر پرست قبروں پر یعنی غلاف ڈالتے ہیں۔ پھر اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں۔

#### ۴۔ باب النسوة الالاتی یہندین

#### باب وہ عورتیں جو دلمن کا بناو سنگھار کر کے اسے شوہر کے پاس لے جائیں

(۵۱۶۲) ہم سے فضل بن یعقوب نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن سابق نے بیان کیا، ان سے اسرائیل نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہؓ پہنچا ہے کہ وہ ایک دلمن کو ایک انصاری مرد کے پاس لے گئیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا عائشہؓ! تمہارے پاس لو (وف بجانے والا) نہیں تھا، انصار کو دف کریں۔

پسند ہے۔

**لئنستینج** ابوالشخ نے حضرت عائشہؓ پہنچا ہے کہ اسلا انصار کی ایک یقین لڑکی کی شادی میں دلمن کے ساتھ گئی جب لوٹ کر آئی تو آنحضرت ﷺ نے پوچھا تم نے دو دلماں والوں کے پاس جا کر کیا کہا۔ میں نے کہا کہ سلام کیا، مبارک بادوی۔ آپؐ نے فرمایا کہ دف بجانے والی لوڈی ساتھ میں ہوتی وہ دف بجائی اور یوں گاتی اپنا کم اپنا کم فحینا و حیا کم ہم تمہارے ہاں آئے تم کو اور ہم کو یہ شادی مبارک ہو۔ معلوم ہوا کہ اس حد تک دف کے ساتھ مبارک بار کے ایسے شعر کہنا جائز ہے گر آج کل جو گانے بجانے لہو دلуб کے طریقے شادیوں میں اختیار کئے جاتے ہیں یہ ہرگز جائز نہیں ہیں کیونکہ اس سے سرا فتن و فور کوشہ ملتی ہے۔

#### باب دلمن کو تحالف بھیجننا

(۵۱۶۳) اور ابراہیم بن طہمان نے ابو عثمان جعد بن دینار سے روایت کیا، انسوں نے انس بن مالک سے، ابو عثمان کہتے ہیں کہ انس بن مالک ہمارے سامنے سے بنی رفاعة کی مسجد میں (جو بصرہ میں ہے) گزرے۔ میں نے ان سے سنا ہے کہ رہے تھے کہ آنحضرت ﷺ کا قاعدہ تھا آپؐ جب ام سلیم پہنچا کے گھر کی طرف سے گزرتے تو ان کے پاس جاتے، ان کو سلام کرتے (وہ آپؐ کی رضائی خالہ ہوتی تھیں) پھر انس بن مالک نے بیان کیا کہ ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت ﷺ دو لاما تھے۔ آپؐ نے زینب پہنچا سے نکاح کیا تھا تو ام سلیم (میری مال) مجھ سے کہنے لگیں

#### المَرْأَةُ إِلَى زَوْجِهَا

۵۱۶۲ - حدَّثَنَا أَفْضَلُ بْنُ يَغْفُوبَ،  
حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ  
عَنْ هِشَامِ بْنِ عَزْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّهَا زَفَتْ اِنْفَرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ،  
فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ: ((بِإِيمَانِ عَائِشَةَ، مَا كَانَ مَعَكُمْ  
لَهُوَ، فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يَعْجِزُهُمُ اللَّهُ)).

#### ۶۵ - باب الْهَدِيَّةِ لِلْعَرْوَسِ

۵۱۶۳ - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : عَنْ أَبِيهِ عُثْمَانَ  
وَأَسْمَهُ الْجَعْدُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :  
مَرْأَةٌ بَنَى فِي مَسْجِدٍ بَنِي رِفَاعَةَ، فَسَمِعَتْهُ  
يَقُولُونَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مَرَّ بِحَبَّاتِ أَمْ  
سَلَّيْمٍ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهَا. ثُمَّ قَالَ:  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرْوَسًا  
بِزَرْبَبَ، فَقَالَتْ لِي أُمُّ سَلَّيْمٍ: لَوْ أَهْدَيْتَنَا  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس وقت ہم آنحضرت ﷺ کے پاس کچھ تخفہ بھیجن تو اچا ہے۔ میں نے کام مناسب ہے۔ انہوں نے سمجھا اور کہی اور پھر ملا کر ایک ہانڈی میں حلوہ بنایا اور میرے ہاتھ میں دیکھ آنحضرت ﷺ کے پاس بھجوایا، میں لے کر آپ کے پاس چلا، جب پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ رکھ دے اور جا کر فلاں فلاں لوگوں کو بلالا آپ نے ان کا نام لیا اور جو بھی کوئی تجھ کو راستے میں ملے اس کو بلا لے۔ انس بنثٹ نے کہا کہ میں آپ کے حکم کے موافق لوگوں کو دعوت دیئے گیا، لوٹ کر جو آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ سارا گھر لوگوں سے بھر ہوا ہے۔ میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اس حلوے پر رکھے اور جو اللہ کو منظور تھا وہ زبان سے کہا (برکت کی دعا فرمائی) پھر دس دس آدمیوں کو کھانے کے لئے بانا شروع کیا۔ آپ ان سے فرماتے جاتے تھے اللہ کا نام لو اور ہر ایک آدمی اپنے آگے سے کھائے۔ (رکابی کے نیچے میں ہاتھ نہ ڈالے)۔ یہاں تک کہ سب لوگ کھا کر گھر کے باہر چل دیئے۔ تین آدمی گھر میں بیٹھے باشیں کرتے رہے اور مجھ کو ان کے نہ جانے سے رنج پیدا ہوا (اس خیال سے کہ آنحضرت ﷺ کو تکلیف ہو گی) آخر آنحضرت ﷺ اپنی یو یوں کے جھروں پر گئے میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے گیا پھر راستے میں میں نے آپ سے کہا اب وہ تین آدمی بھی چلے گئے ہیں۔ اس وقت آپ لوٹے اور (زینب بنت عائشہ کے جھرے میں) آئے۔ میں بھی جھرے ہی میں تھا لیکن آپ نے میرے اور اپنے نیچے میں پر دہ ڈال لیا۔ آپ سورہ احزاب کی یہ آیت پڑھ رہے تھے۔ «مسلمانو! نبی کے گھروں میں نہ جلایا کرو مگر جب کھانے کے لئے تم کو اندر آنے کی اجازت دی جائے اس وقت جاؤ وہ بھی ایسا نھیک وقت دیکھ کر کہ کھانے کے پکنے کا انتفارناہ کرنا پڑے البتہ جب بلائے جاؤ تو اندر آجائو اور کھانے سے فارغ ہوتے ہی چل دو۔ باتوں میں لگ کر وہاں بیٹھنے رہا کرو، ایسا کرنے سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی تھی، اس کو تم سے شرم آتی تھی (کہ تم سے کہے کہ چل جاؤ) اور اللہ تعالیٰ حق بات میں نہیں شرماتا۔» ابو عثمان (جعد بن دیبار) کہتے تھے کہ انس بن ثابت کما کرتے تھے

یہیہ، فَقُلْتُ لَهَا: الْفَلِي. فَعَمِدَتْ إِلَى تَغْرِيَةِ وَسْمَنٍ وَأَقْطَرٍ فَانْجَدَتْ حَيْسَةً فِي بُرْنَمَةٍ فَأَرْسَلَتْ بِهَا مَعِي إِلَيْهِ، فَانْطَلَقَتْ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لِي: ((صَنَعْهَا)) بِئْمَ أَمْرَنِي فَقَالَ: ((إِذْغِ لِي رِجَالًا)) سَاهَمْ، وَأَذْغِ لِي مِنْ لَقِيتِي. قَالَ: فَعَلِتْ الَّذِي أَمْرَنِي فَرَجَحَتْ فَلَذَا الْبَيْتُ غَاصِرٌ بِأَهْلِهِ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدِيهِ عَلَى بَلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِهَا مَا هَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ جَعَلَ يَدِنِغُ عَشْرَةَ عَشْرَةَ يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ لَهُمْ: ((إِذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، وَنَيَّا كُلَّ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ)) قَالَ: حَتَّى تَصْنَدِعُوا كُلُّهُمْ عَنْهَا. فَخَرَجَ مِنْهُمْ مِنْ خَرَاجٍ، وَتَقَيَ نَفَرَ يَتَحَدَّثُونَ، قَالَ: وَجَعَلَتْ أَغْمَمُ ثُمَّ خَرَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْحَجَرَاتِ، وَخَرَجَتْ فِي إِثْرِهِ فَقُلْتَ: إِنَّهُمْ قَدْ ذَهَبُوا فَوْجَعَ فَدَخَلَ الْبَيْتَ وَأَرْضَى السِّرَّ، وَإِنِّي لَفِي الْحَجَرَةِ وَهُوَ يَقُولُ: ((هُبَا أَيْهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بَيْوَتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاطِرِينَ إِنَّهُ، وَلَكِنْ إِذَا دُعِيْتُمْ فَلَا تَحْلُوا، فَلَذَا طَعَمْتُمْ فَأَتَشْرِبُوا، وَلَا مُسْتَأْسِسِينَ لِحَدِيثٍ، إِنْ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَخِيْ مِنْكُمْ، وَاللَّهُ لَا يَسْتَحِي مِنَ الْحَقِّ)) قَالَ أَبُو عُثْمَانَ: قَالَ أَنَسٌ إِنَّهُ خَدَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ.

کہ میں نے دس برس تک متواتر آنحضرت ﷺ کی خدمت کی ہے۔

[راجع: ۴۷۹۱]

**نقشہ** قاضی عیاض نے کہا یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ حضرت زینب بنت علیہ السلام کے ولیہ میں تو آپ نے لوگوں کو پیٹ بھر کر گوشت روٹی کھلایا تھا جیسا کہ دوسری روایت میں ہے پھر انہوں نے کیا کھلایا۔ اس روایت میں یہ بھی مذکور ہے کہ کھانا بڑھ گیا تھا تو اس روایت میں راوی کا سوچے۔ اس نے ایک قصہ کو دوسرے قصہ پر چھپا کر دیا اور ہر ممکن ہے کہ طوفہ اسی وقت آیا ہو جب لوگ روٹی گوشت کھا رہے ہوں تو سب نے یہ طوفہ بھی کھالیا ہو۔ قربی نے کہا شاید ایسا ہوا ہو گا کہ روٹی گوشت کھا کر کچھ لوگ چل دیئے ہوں گے، صرف تین آدمی ان میں سے بیٹھے رہ گئے ہوں گے جو ہاتوں میں لگ گئے تھے اتنے میں حضرت افسوس بن علی طوفہ لے کر آئے ہوں گے تو آپ نے ان کے ذمہ سے دوسرے لوگوں کو بلوایا وہ بھی کھا کر چل دیئے لیکن یہ تین آدمی بیٹھے کے بیٹھے رہے۔ ان ہی سے متعلق یہ آیت نازل ہوئی اب بھی حکم یہی ہے۔

## باب دہن کے پہنچ کے لئے کپڑے اور زیوروں

عامر بن الجبل

وَغَيْرُهَا

**نقشہ** گو حدیث میں کپڑا مانگنے کا ذکر نہیں ہے مگر ترجمہ باب میں کپڑے وغیرہ کا ذکر تھا، وغیرہ میں زیور طوف سب آگئے تو حدیث باب کے موافق ہو گئی۔ اب یہ اشکال باقی رہا کہ حضرت عائشہ بنت علیہ السلام وقت دہن نہ تھیں تو پھر حدیث باب کے مطابق نہ ہوئی۔ اس کا جواب یوں دیا ہے کہ گو حضرت عائشہ بنت علیہ السلام وقت دہن نہ تھیں مگر جب عورت کو اپنے خاوند کے لئے زینت کرنے کے واسطے اشیاء کا مانگنا درست ہوا تو دہن کو طریق اولی درست ہو گا۔ حافظ نے کہاں باب کے زیادہ مناسب وہ حدیث ہے جو، کتاب البہ میں گزری، اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ بنت علیہ السلام نے کہا میرے پاس ایک چادر تھی جس کو ہر ایک عورت زینت کے لئے مجھ سے منگوا بھیجا کرتی تھی۔

(۵۱۶۳) مجھ سے عبید بن اسملیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ بنت علیہ السلام نے بیان کیا کہ انہوں نے (اپنی بیوی) حضرت اسماعیل بنت علیہ السلام سے ایک ہار عاریتائے لیا تھا، راستے میں وہ گم ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ میں سے کچھ آدمیوں کو اسے تلاش کرنے کے لئے بھیجا۔ تلاش کرتے ہوئے نماز کا وقت ہو گیا (اور پانی نہیں تھا)، اس لئے انہوں نے وضو کے بغیر نماز پڑھی۔ پھر جب وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں واپس ہوئے تو آپ کے سامنے یہ شکوہ کیا۔ اس پر تمیم کی آیت نازل ہوئی۔ حضرت اسید بن حفییر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے عائشہ! اللہ تمہیں بہترین بدله دے، واللہ! جب بھی آپ پر کوئی مشکل آن پڑی ہے تو اللہ تعالیٰ نے تم سے اسے دور کیا اور مزید برآں یہ کہ مسلمانوں کے لئے برکت اور بھلائی ہوئی۔

۵۱۶۴ - حدیث غبید بن اسماعیل، حدثنا أبوأسامة عن هشام عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها أنها استخارت من أسماء فلادة فهلكت، فازسل رسول الله ﷺ ناساً من أصحابه في طلبها، فاذكرهم الصلاة فصلوا بغير وضوء، فلما أتوا النبي ﷺ شكوا ذلك إليه، فنزلت آية التيسير، فقال أسيد بن حفيير: جزاكم الله خيرا، فو الله ما نزل بل أمر قط إلا جعل الله لك منه مخرجًا، وجعل للMuslimين فيه بركة.

[راجع: ۲۳۴]

**تَسْبِيحٌ** ایسا ہی یہاں ہوا کہ ان کا ہار گم ہو گیا اور مسلمان اسے تلاش کرنے لئے تو پانی نہ ہونے کی صورت میں نماز کے لئے تم کی آیت نازل ہوئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عند اللہ یہ قبولیت کی دلیل ہے۔

## ۶۷- باب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا أَتَى بِبَشْرٍ أُپِيَّ بِيُوْيِيْ کے پاس آئے تو اسے کوئی دعا پڑھنی چاہئے

(۵۱۴۵) ہم سے سعد بن حفص علیؑ نے بیان کیا، کہا تم سے شیبان بن عبد الرحمن نے، ان سے منصور بن معتر نے، ان سے سالم بن الی الجعد نے، ان سے کربیب نے اور ان سے ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کوئی شخص اپنی یوی کے پاس ہم بستری کے لئے جب آئے تو یہ دعا پڑھے بسم اللہ اللہم جنبی الشیطان و جنب الشیطان مار زقتنا یعنی میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اے اللہ! شیطان کو مجھ سے دور رکھ اور شیطان کو اس چیز سے بھی دور رکھ جو (اولاد) ہمیں تو عطا کرے۔ پھر اس عرصہ میں ان کے لئے کوئی اولاد نصیب ہو تو اسے شیطان کبھی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔

**تَسْبِيحٌ** قال الكرمانى فان قلت ما الفرق بين القضاء والقدر قلت لا فرق بينهما لغة واما فى الاصطلاح فالقضاء وهو الامر الكلى الاجمالى الذى فى الازل والقدر هوالجزئيات ذلك الكلى (فع) يعني كرمانى نے کما کہ لفظ قضى اور قدر میں لغت کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے مگر اصطلاح میں قضا وہ ہے جو اجمالی طور پر روز اzel میں ہو چکا ہے اور اس کلی کی جزئیات کا نام قدر ہے۔ حدیث مذکور میں لفظ ثم قدر بینہماست متعلق یہ تشریح ہے۔ آج کل انسان اپنے جذبات میں ڈوب کر اس دعا سے غافل ہو کر خواہش نفس کی پیروی کر رہا ہے اور بے بہانگت سے محروم ہو جاتا ہے۔

## باب ولیمہ کی دعوت دوہما کو کرنا لازم ہے اور حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ ولیمہ کی دعوت کر خواہ ایک بکری ہی ہو۔

(۵۱۴۶) ہم سے بیکی بن بکیر نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے لیٹ بن سعد نے بیان کیا، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شاہب نے بیان کیا اور انہیں انس بن مالکؓ نے خبر دی کہ جب رسول کریم ﷺ میں منورہ بھرت کر کے آئے تو ان کی عمر دس برس کی تھی۔ میری ماں اور بھنیں نبی کریم ﷺ کی خدمت کے لئے مجھ کو تاکید کرتی رہتی تھیں۔

۵۱۶۵ - حدثنا سند بن حفصٍ حدثنا شیبان عن منصورٍ عن سالم بن أبي الجقد عن كریبٍ عن ابن عباسٍ قال : قال النبي ﷺ : ((أَمَّا لَوْ أَنْ أَحَدَهُمْ يَقُولُ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ : بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ جَنِبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِبْ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، ثُمَّ قُدْرَ بَيْنَهُمَا فِي ذَلِكَ أُوْ فَضِّيَّ وَلَذَّ لَمْ يَضُرْهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا)). [راجع: ۱۴۱]

## ۶۸- باب الْوَلِيمَةُ حَقٌّ وَقَالَ عَنْ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ : قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ : ((أَوْلَمْ وَلَوْ بِشَاءَ)).

**تَسْبِيحٌ** اکثر علماء نے ولیمہ کی دعوت کو سنت کہا ہے اور اسے قبول کرنا بھی مت ہے، یہ یوی سے پہلی مرتبہ جملے کر کے ہوتا ہے۔

۵۱۶۶ - حدثنا يحيى بن بکير، حدثني الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال: أخبرني أنس بن مالك أنه كان ابن عشر سنتين مقدم رسول الله المدينة، فكان أمها تي بواطنني على خدمة النبي ﷺ،

چنانچہ میں نے حضور اکرم ﷺ کی دس برس تک خدمت کی اور جب آپ کی وفات ہوئی تو میں میں برس کا تھا۔ پرده کے متعلق میں سب سے زیادہ جانے والوں میں سے ہوں کہ کب نازل ہوا۔ سب سے پہلے یہ حکم اس وقت نازل ہوا تھا جب آنحضرت ﷺ زینب بنت جوشیہؓ سے نکاح کے بعد انہیں اپنے گھر لائے تھے، آپ ان کے دلوں میں سے نکاح کے بعد انہیں اپنے گھر لائے تھے، آپ ان کے کھانا کھلایا اور چلے گئے۔ لیکن کہہ لوگ ان میں سے آنحضرت ﷺ کے گھر میں (کھانا کے بعد بھی) دیر تک وہیں بیٹھے (باتیں کرتے رہے) آخر آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے اور باہر تشریف لے گئے۔ میں بھی آنحضرت ﷺ کے ساتھ باہر گیا تاکہ یہ لوگ بھی چلے جائیں۔ آنحضرت ﷺ پہلے رہے اور میں بھی آپ کے ساتھ رہا۔ جب آپ حضرت عائشہؓ بنت خدا کے جھرو کے پاس دروازے پر آئے تو آپ کو معلوم ہوا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ اسلئے آپ واپس تشریف لائے اور میں بھی آپ کے ساتھ آیا۔ جب آپ زینب بنت خدا کے گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہ لوگ ابھی بیٹھے ہوئے ہیں اور ابھی تک نہیں گئے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ وہاں سے پھر واپس تشریف لائے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آگیا جب آپ عائشہؓ بنت خدا کے جھرو کے دروازے پر پہنچے اور آپ کو معلوم ہوا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں تو آپ پھر واپس تشریف لائے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا۔ آپ وہ لوگ واقعی جاچکے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اسکے بعد اپنے اور میرے نجی میں پرودہ ڈال دیا اور پرده کی آیت نازل ہوئی۔

[راجح: ۴۷۹۱]

**لشیخ** نووی نے کما ویسہ کی دعوت آٹھ ہیں۔ غندہ کی دعوت، سلامتی کے ساتھ زچلی پر دعوت کرنا، مسافر کی خبریت سے واپس پر دعوت کرنا، مکان کی تیاری یا سکونت پر، غنی پر کھانا کھلانا، دعوت احباب جو بلا سبب ہو، پہنچ کے ہو شیار ہونے پر، تسمیہ خوانی کی دعوت، عشیرہ ماہ رجب کی دعوت، یہ جملہ دعوات وہ ہیں جن میں شرکت ضروری نہیں ہے نہ ان کا کرنا ضروری ہے۔ ایسی دعوت صرف ویسہ کی دعوت ہے جو کرنی بھی ضروری اور اس میں شرکت بھی ضروری ہے۔ ویسہ کی دعوت انسان کو حسب توفیق کرنا چاہئے۔ شرکت اور ناموری کے لئے پانچ چھ روز تک کھلانا بھی تھیک نہیں ہے یا بعض زیادہ کھانا پکارتے ہیں اور دعوت کم لوگوں کی کرتے ہیں جس کی وجہ سے کھانا خراب ہو جاتا ہے یا کھانا کم پکاتے ہیں اور لوگوں کو زیادہ سے زیادہ مدعا کرتے ہیں محض دکھاوے کے لئے تو ایسا کہنا بھی درست نہیں بلکہ حسب حال کرنا بہتر ہے گی پر کھانا کرنا بطور رسم نہ ہو ورنہ الثانگناہ ہو جائے گا۔

فَعَدْنَاهُ عَشْرَ سِينَ. وَتَوْلَى النَّبِيُّ  
وَأَنَا أَنْ عِشْرِينَ سَنَةً، فَكَثُرَ أَغْلَمُ النَّاسِ  
بِشَانِ الْحِجَابِ حِينَ أَنْزَلَ، وَكَانَ أَوْلَ مَا  
أَنْزَلَ لِي مِنْتَيْ رَسُولُ اللَّهِ<sup>ﷺ</sup> بِزِينَبَ  
بِنْتِ جَحْشٍ، أَصْبَحَ النَّبِيُّ<sup>ﷺ</sup> بِهَا عَرْوَسًا  
لِدُغَا الْقَوْمَ لَفَاصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ، ثُمَّ  
خَرَجُوا وَهُنَّ رَهْطٌ مِنْهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ<sup>ﷺ</sup>  
فَأَطَلُوا الْمُكْثَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجَتْ مَعَهُ لِكَنِ  
يَخْرُجُوا، فَمَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ حَتَّى جَاءَ عَنْبَةَ حَجَرَةَ  
عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ  
وَرَجَعَتْ مَعَهُ، حَتَّى إِذَا دَخَلَ عَلَى زِينَبَ  
فَإِذَا هُمْ جَلُوسٌ لَمْ يَقُولُوا، فَرَجَعَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعَتْ مَعَهُ،  
حَتَّى إِذَا بَلَغَ عَنْبَةَ حَجَرَةَ عَائِشَةَ وَظَنَّ  
أَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوا رَجَعَ وَرَجَعَتْ مَعَهُ فَإِذَا  
هُمْ قَدْ خَرَجُوا، فَصَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي وَبَنِيَّ بِالسُّتُّرِ، وَأَنْزَلَ  
الْحِجَابَ.

### باب ولیہ میں ایک بکری بھی کافی ہے

(۵۲۷) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے حمید طویل نے بیان کیا اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف بن مالک سے پوچھا، انہوں نے قبلہ الفصار کی ایک عورت سے شادی کی تھی کہ مرکتنا دیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ایک گھٹلی کے وزن کے برابر سونا اور حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے سنا اور انہوں نے بیان کیا کہ جب (آنحضرت ﷺ اور مهاجرین صحابہ) مدینہ بھرت کر کے آئے تو مهاجرین نے انصار کے یہاں قیام کیا عبدالرحمن بن عوف بن مالک نے سعد بن ربيع بن مالک کے یہاں قیام کیا۔ سعد بن مالک نے ان سے کہا کہ میں آپ کو اپنا مال تقسیم کر دوں گا اور اپنی دو یویوں میں سے ایک کو آپ کے لئے چھوڑ دوں گا۔ عبدالرحمن نے کہا کہ اللہ آپ کے اہل و عیال اور مال میں برکت دے پھر وہ بازار نکل گئے اور وہاں تجارت شروع کی اور پیر اور بھی فتح میں کملایا۔ اس کے بعد شادی کی تو بھی کرم ﷺ کی ایک بکری بھی کی ہو۔

ولیہ میں بکری کا ہونا بطور شرط نہیں ہے۔ گوشت نہ ہو تو جو بھی دال دلیہ ہو اسی سے ولیہ کیا جاسکتا ہے۔

(۵۲۸) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ثابت بھالی نے اور ان سے حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب بنت خزیم جیسا ولیہ اپنی یویوں میں سے کسی کا نہیں کیا، ان کا ولیہ آپ نے ایک بکری کا کیا تھا۔

[راجح: ۴۸۹۱]

قاضی عیاض نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ ولیہ میں کسی بھی کوئی قید نہیں ہے حسب ضرورت اور حسب توفیق ولیہ کا کہلا پکایا جاسکتا ہے وہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ آج خطرناک گرفتاری کے دور میں درج ذیل حدیث سے بھی کافی اسلانی ملتی ہے۔ نیز آگے ایک حدیث بھی ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(۵۲۹) ہم سے مسدود بن مسہد نے بیان کیا، ان سے عبدالوارث نے بیان کیا، ان سے شعیب نے اور ان سے حضرت انس بن مالک نے کہ

### باب الْوَلِيَّةِ وَلَوْ بِشَأْةٍ

۵۲۷ - حدَّثَنَا عَلَيْهِ حَدَّثَنَا سُفِّيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي حَمِيدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَّسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ عَوْنَافَ وَتَرَوْجَ اغْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ كَمْ أَنْدَقَهَا، قَالَ: وَزْنُ نَوَافَةٍ مِنْ ذَهَبٍ، وَعَنْ حَمِيدٍ سَمِعْتُ أَنَّسًا قَالَ: لَمَّا قَدِيمُوا الْمَدِينَةَ نَزَّلَ الْمُهَاجِرُونَ عَلَى الْأَنْصَارِ، فَنَزَّلَ عَنْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْنَافَ عَلَى الْأَنْصَارِ سَعْدٌ بْنِ الرَّبِيعِ، قَالَ: أَفَاصِمُكَ مَالِيِّ، وَأَنْزُلْ لَكَ عَنْ إِخْدَى اغْرَأَتِي، قَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، فَخَرَجَ إِلَى السُّوقِ، فَبَاعَ وَاشْتَرَى، فَأَصَابَ شَيْئًا مِنْ أَقْطَطَ وَسَمِنَ، فَتَرَوْجَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَوْلَمْ وَلَوْ بِشَأْةٍ)).

[راجح: ۲۰۴۹]

۵۲۸ - حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَّسٍ قَالَ: مَا أَوْلَمَ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ، أَوْلَمْ بِشَأْةٍ.

[راجح: ۴۸۹۱]

۵۲۹ - حدَّثَنَا مُسَدِّدٌ عَنْ عَنْدَ الْوَارِثِ، عَنْ شَعِيبٍ عَنْ أَنَّسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور پھر ان سے نکاح کیا اور ان کی آزادی کو ان کا میر قرار دیا اور ان کا ولیہ طمیہ سے کیا۔

اغنیٰ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجُهَا، وَجَعَلَ عَنْقَهَا  
صَدَاقَهَا، وَأَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحِينِهِ.

[راجع: ۳۷۱]

معلوم ہوا کہ ولیہ کے لئے گوشت کا ہونا بطور شرط نہیں ہے۔ طمیہ کھلا کر بھی ولیہ کیا جاسکتا ہے آپ نے کبھی پنیر اور ستول ملا کر یہ طمیہ تیار کرایا تھا سچان اللہ کتنا مزید ارادہ طمیہ ہو گائے رسول اللہ ﷺ نے طمیہ تیار کرائیں۔

(۵۷۰) ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا، ان سے بیان بن بشر نے بیان کیا، انہوں نے کماکہ میں نے حضرت انس بن مٹھو سے سنا، انہوں نے کماکہ نبی کریم ﷺ ایک خاتون (زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا) کو نکاح کر کے لائے تو مجھے بھیجا اور میں نے لوگوں کو ولیہ کھانے کے لئے بلایا۔

۵۱۷۰ - حدَثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
حدَثَنَا زَهْرَىٰ عَنْ بَيَانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَّهَا  
يَقُولُ : بَنِى النَّبِيِّ ﷺ بِامْرَأَةٍ، فَأَرْسَلَنِي  
فَدَعَوْتُ رِجَالًا إِلَى الطَّعَامِ .

[راجع: ۴۷۹۱]

تفصیل کے لئے حدیث پیچے گزر چکی ہے۔

۷۰ - بَابُ مَنْ أَوْلَمَ عَلَى بَعْضِ

نِسَائِهِ أَكْثَرٌ مِنْ بَعْضِ

۵۱۷۱ - حدَثَنَا مُسْدَدٌ حَدَثَنَا حَمَادٌ بْنُ  
زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ : ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ  
أَنَّهَا جَحْشٌ عِنْدَ أَنَّسٍ قَالَ : مَا رَأَيْتُ  
النَّبِيَّ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا  
أَوْلَمَ عَلَيْهَا، أَوْلَمَ بِشَاءَ . [راجع: ۴۷۹۱]

باب کی بیوی کے ولیہ میں کھانا زیادہ تیار کرنا کسی کے ولیہ

میں کم، جائز درست ہے

(۵۱۷۱) ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے، ان سے ثابت بنائی نے، کہ انس بن مٹھو کے سامنے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے نکاح کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے کماکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کے جیسا اپنی بیویوں میں سے کسی کے لئے ولیہ کرتے نہیں دیکھا۔ آنحضرت ﷺ نے ان کا ولیہ ایک بکری سے کیا تھا۔

بھی خوش نصیب زینب رضی اللہ عنہا ہیں جن کے نکاح کے لئے آسمان سے اللہ پاک نے لفظ زوجا کھا سے بشارت دی اور اللہ نے فرمایا کہ اے نبی! زینب کا تم سے نکاح ہم نے خود کرو دا ہے۔ اس سے متینی کی غلط رسم کا انداد ہوا۔

باب ایک بکری سے کم کا ولیہ کرنا

(۵۱۷۲) ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے منصور ابن صفیہ نے، ان سے ان کی والدہ حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ایک بیوی کا ولیہ دو مد (تقیب اپنے دوسرے) جو سے کیا تھا۔

۵۱۷۲ - حدَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَثَنَا

سُفْيَانٌ عَنْ مُنْصُورٍ نَّبِيِّنَ صَفِيَّةَ عَنْ أَمَّهِ  
صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ : أَوْلَمَ النَّبِيِّ  
ﷺ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدْتَنِي مِنْ شِعْبِ .

یعنی سوا سیریا، و سیریہ کا آٹا پکالا گیا تھا۔ جی کہا ہے الدین یسریتی دین کا معاملہ بالکل آسان ہے پس آج ہولناک گرانی کے دور میں علماء کا فریغہ ہے کہ اہل اسلام کے لئے ایسی آسانیوں کی بھی بشارت دیں۔

باب ولیمہ کی دعوت اور ہر ایک دعوت کو قبول کرنا حق ہے  
اور جس نے سات دن تک دعوت ولیمہ کو جاری رکھا اور  
نبی کریم ﷺ نے اسے صرف ایک یادوں تک کچھ معین  
نہیں فرمایا

٧٢ - بَابُ حَقٍّ إِجَاجَةُ الْوَلِيمَةِ  
وَالدُّعْوَةِ وَمَنْ أَوْلَمْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ  
وَنَخْوَةً، وَلَمْ يُوقَتِ النَّبِيُّ ﷺ  
يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ.

لشیخ نہ کر سکے تو امر و مگر ہے اگر اللہ توفیق دے تو یہ دعوت تین دنوں تک لکھا جاری رکھنا بھی جائز ہے مگر ریا و نمود کا شابہ بھی نہ ہو ورنہ ثواب کی جگہ الناذع دعاب ہو گا کیونکہ ریا و نمود ہر نیک عمل کو برپا کر کے اتنا باعث عذاب بنا دیتا ہے۔

٥١٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ  
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
قَالَ: ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ  
فَلْيَأْتِهَا)). [طرفة في : ٥١٧٩].

٥١٧٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
سَفِيَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَاتِّيلِ  
عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فَكُوا  
الْغَانِيَ، وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ وَغُودُوا  
الْمَرِيضَ)). [راجع: ٣٠٤٦]

کوئی مسلمان ناقن قید و بند میں پھنس جائے تو اس کی آزادی کے لئے مال زکوٰۃ سے خرچ کیا جاسکتا ہے آج کل ایسے واقعات  
کثیر ہوتے رہتے ہیں مگر مسلمانوں کو کوئی توجہ نہیں ہے الاماشاء اللہ۔ دعوت قبول کرنا بیمار کی عیادت کرنا یہ بھی افعال منسوخ ہیں۔  
٥١٧٥ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ،  
حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَاصِ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ  
مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ  
عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَمْرَنَا النَّبِيُّ ﷺ  
بِسَعْيٍ وَنَهَا نَعْنَ سَبْعَ : أَمْرَنَا بِعِيادةِ  
الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَتَشْمِيسِ  
الْعَاطِسِ، وَإِنْزَارِ الْقَسَمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ،  
وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَإِجَاجَةِ الدَّاعِيِ. وَنَهَا

لیلیت نے سونے کی انگوٹھی پہنے، چاندی کے برتن استعمال کرنے، ریشمی گردے، قبیہ (ریشمی کپڑا) استبرق (موٹے ریشم کا کپڑا) اور دیباخ (ایک ریشمی کپڑا) کے استعمال سے منع فرمایا تھا۔ ابو عوانہ اور شبیانی نے اشعت کی روایت سے لفظ افساء السلام میں ابو الاحوص کی متابعت کی ہے۔

[راجع: ۱۲۳۹]  
مذکورہ بتائیں صرف چھ ہیں ساتوں بات رہ گئی ہے جو غالباً ریشمی کپڑا پہنے سے منع کرنا ہے اور اب ار اقسام کا مطلب یہ ہے کہ کوئی مسلمان بھائی قبیہ طور پر مجھ سے کسی کام کو کرنے کے لئے کہ تو اس کی قسم کو صحی کرنا بشرطیکہ وہ کوئی امر معصیت نہ ہو، یہ بھی ایک مسلمان کا دوسرا مسلمان پر حق ہے۔

(۵۱۷۶) ہم سے قتبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد العزیز بن ابی حازم نے بیان کیا اور ان سے سل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شادی پر دعوت دی، ان کی دلمن ام اسید سلامہ بنت وہب ضروری جو کام کاچ کر رہی تھیں اور وہی دلمن نی تھیں۔ حضرت سل رضی اللہ عنہ نے کہا تمہیں معلوم ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس موقع پر کیا پالایا تھا؟ رات کے وقت انہوں نے کچھ کھجوریں پانی میں بھگوڑی تھیں (صحیح کو) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوئے تو آپ کو وہی پالیا۔

عن خَوَافِيمُ الْأَنْهَبِ وَعَنْ آنِيهِ الْفَضْةِ،  
وَعَنْ الْمَيَاثِيرِ وَالْفَسْيَةِ، وَالْأَسْبَرِقِ،  
وَالْدَّبِيَاجِ، تَابِعَةُ أَبُو عَوَانَةَ وَالشَّيْبَانِيُّ عَنْ  
أَشْعَثٍ فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ.

[راجع: ۱۲۳۹]

(۵۱۷۶) - حَدَّثَنَا قَتْبَيْهُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ حَازِمٍ  
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: دَعَا أَبُو أَسِيدُ  
السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي غَرْبَيِهِ،  
وَكَانَتِ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِلُ خَادِمَهُمْ وَهُنَّ  
الْمَرْوُسُونُ. قَالَ سَهْلٌ تَذَرُّونَ مَا سَقَتَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ؟ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَّاتٍ مِنَ  
اللَّيْلِ، فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَاهُ.

[اطرافہ فی : ۵۱۸۲، ۵۱۸۳، ۵۱۸۴، ۵۵۴۱، ۵۵۹۷، ۵۵۹۸]

### ۷۳- بَابُ مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ

#### عَصَى اللَّهُ وَرَسُولَهُ

باب جس کسی نے دعوت قبول کرنے سے انکار کیا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی

لَئِنْ شَرِكْتَ کیونکہ ایسا شخص مسلمانوں میں میل جوں رکھنا نہیں چاہتا جو اسلام کا ایک بڑا مقصد ہے، اس لئے دعوت نہ قبول کرنے والا اللہ اور اس کے رسول کا انکار ہے۔ میل و محبت کے لئے دعوت کا قبول کرنا ضروری ہے۔

(۵۱۷۷) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں ابن شاہب نے، انہیں اعرج نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ولیمہ کا وہ کھانا بدترین کھانا ہے جس میں صرف مالداروں کو اس کی طرف دعوت دی جائے اور محتاجوں کو نہ کھلایا جائے اور جس نے ولیمہ کی دعوت قبول کرنے سے

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ عَنْ الْأَعْرَجِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ  
يَقُولُ : شُرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ، يُذْعَنِي  
لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتَرَكُ الْفَقَرَاءُ، وَمَنْ تَرَكَ

الدُّعْوَةُ فَقْدَ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ . ائْكَارٌ كِيَا سَنَ الْلَّهُ اُورَاسَ كَرِ رسُولُ کی نافرمانی کی۔

**لشیخ** اس سے جائز دعوت کی قبولیت کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے جسے ضرور قبول کرنا ہی چاہئے۔ کیونکہ وہ مسلمانوں میں میل جوں رکھنا نہیں چاہتا جو اسلام کا ایک بڑا رکن ہے۔ ہدیہ اور دعوت سے میل جوں پیدا ہوتا ہے اور دین دنیا کی بھلائیاں باہمی میل جوں اور اتفاق میں منحصر ہیں جن لوگوں نے تقویٰ اسے سمجھا کہ لوگوں سے دور رہا جائے اور کسی کی بھی دعوت نہ قبول کی جائے یہ تقویٰ نہیں ہے بلکہ خلاف سنت حرکت ہے۔ مگر بعض سادہ لوح حضرات اسی کو کمال تقویٰ سمجھتے ہیں اللہ ان کو نیک سمجھئ شے آمین۔

۷۴۔ باب مَنْ أَجَابَ  
إِلَى كُرْمَاعَ

کیونکہ دعوت سے میل جوں اتفاق پیدا ہوتا ہے اور دین و دنیا کی بھلاکیاں سب اتفاق پر منحصر ہیں۔

(۵۷۸) ہم سے عبدالنے بیان کیا، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رض نے کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام نے فرمایا اگر مجھے بکری کے کھر کی دعوت دی جائے تو میں اسے بھی قبول کروں گا اور اگر مجھے وہ کھر بھی ہدیہ میں دیئے جائیں تو میں اسے قبول کروں گا۔

٥١٧٨ - حدَّثَنَا عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ الْأَغْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ قَالَ: ((لَوْذُعْبَتْ إِلَى كُرَاعِ لَاجْهَتْ، وَلَوْ أَهْدَيْ إِلَى كُرَاعِ لَقْبَلْ)). [راجح: ۲۵۶۸]

کیا ہی کم حصہ ہو میں لے لوں گا کسی مسلمان کی دل ٹھنپنے کوں گا۔ یہی وہ اخلاق ہے جس کی بنا پر اللہ نے آپ کو (انک علی خلق عظیم) (اٹکم: ۲) سے نوازا۔ غریبوں کی دعوت میں نہ جانا، غریبوں سے نفرت کرنا، یہ فرعونیت ہے ایسے مکبر لوگ خدا کے زندویک پھر سے بھی زیادہ ذلیل ہیں۔

## ٧٥ - باب إِجَابَةِ الدَّاعِيِ فِي الْمُرْسِلِ وَغَيْرِهَا

**لہجہ** اسی قول ہے بعض شافعیہ اور حنبلہ اور اصحاب الحدیث کا اور حنفیہ اور مالکیہ کہتے ہیں کہ ولیمہ کے سوا اور دعوت کا قبول کرنا واجب نہیں۔ شافعی نے کہا اگر دوسری دعوت میں نہ جائے تو گھنگار نہیں لیکن ولیمہ کی دعوت میں نہ جانے سے گھنگار ہو گا۔ مسلم کی روایت میں یوں ہے جب تم میں سے کوئی کھانے کے لئے بلا یا جائے تو وہ ضرور جائے۔ اگر روزہ نہ ہو تو کھانے ورنہ برکت کی دعا دے۔ امام تیقینی نے روایت کیا کہ ایک دعوت میں ایک شخص بولا میں روزہ دار ہوں آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ تمرا بھائی تو شترے لئے تکلیف اٹھائے اور تو روزے کا بہانہ کر کے اس کا دل دکھائے۔ ہاتھ غیر مناسب ہے۔

(۱۵) ہم سے علی بن عبد اللہ بن ابراہیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حجاج بن محمد اعور نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ابن جریر نے کہا کہ مجھ کو موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انہیں نافع نے، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے سئی، انہوں نے بیان کیا کہ

۱۷۹ - حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : قَالَ أَبْنُ جُرَيْجٍ : أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ غُفْرَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس دلیل کی جب تمیں دعوت دی جائے تو قبول کرو۔ بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ اگر روزے سے ہوتے جب بھی دلیل کی دعوت یا کسی دوسری دعوت میں شرکت کرتے تھے۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَجِبُوا هَذِهِ الدُّعْوَةَ إِذَا دُعِيْتُمْ لَهَا)),  
قَالَ: كَانَ عَنْهُ اللَّهُ يَأْتِي الدُّعْوَةُ فِي الْغَرْبِ  
وَغَيْرُ الْغَرْبِ وَهُوَ صَاحِمٌ.

[راجع: ۵۱۷۳]

**لَشَرِحِ** اگر نقلی روزہ ہے تو اسے کھوں کر ایسی دعوتوں میں شریک ہونا ہتر ہے کیونکہ ان سے باہمی محبت برہتی ہے، باہمی میل ملا پ  
پیدا ہوتا ہے۔

### باب دعوت شادی میں عورتوں اور بچوں کا بھی جانا جائز ہے

(۵۱۸۰) ہم سے عبد الرحمن بن المبارک نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الوارث نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد العزیز بن صہیب نے بیان کیا، ان سے حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو کسی شادی سے آتے ہوئے دیکھا تو آپؑ خوشی کے مارے جلدی سے کھڑے ہو گئے اور فرمایا اللہ! (تو گواہ رہ) تم لوگ سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہو۔

### ۷۶- باب ذَهَابِ النِّسَاءِ وَالصِّبَّيَانِ

#### إِلَى الْغَرْبِ

۵۱۸۰ - حَدَّثَنَا عَنْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمَبَارِكِ حَدَّثَنَا عَنْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَنْدُ الْفَغِيرِيِّ بْنِ صَهْبِيْرٍ عَنْ أَنْسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَنْصَرَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَاءً وَصِبَّيَانًا مُقْبَلِيْنَ مِنْ غَرْبِ فَقَامَ مُفْتَنًا لَهُمَا: ((اللَّهُمَّ أَنْتَمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ)) .

[راجع: ۳۷۸۵]

**لَشَرِحِ** کیوں کہ انصاریوں نے آنحضرت ﷺ کو اپنے شرمندی، آپؑ کے ساتھ ہو کر کافروں سے لڑے اور یہودیوں سے بھی مقابلہ کیا۔ ہر مشکل اور سخت موقعوں پر آپؑ کے ہم دوش رہے انصار کا احسان مسلمانوں پر قیامت تک بلقی رہے گا۔ اس حدیث سے وضاحت کے ساتھ معلوم ہوا کہ عورتیں اور بچے بھی اگر دلیل کی دعوتوں میں بلاۓ جائیں تو ان کو بھی اس میں جانا کیا ہے؟ واجب ہے یا مستحب۔

قطلانی نے کماشہ طیکہ کسی قسم کے فتنے کا ذرہ نہ ہو تو بخوبی عورتیں اور بچے جا سکتے ہیں لیکن عورتوں کو دعوت میں جانے کے لئے اپنے خاوند سے اجازت لینا ضروری ہے۔ بغیر اجازت جانا ٹھیک نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ شوہر ناراض ہو جائے۔ اس سے بھی عورتوں کے لئے ان کے خاوندوں کا مقام واضح ہوا۔ اللہ تعالیٰ عورتوں کو اسے سمجھنے کی توفیق نہیں آئیں۔

### باب أَكْرَدِ دُعَوَتِ مِنْ جَأْرِ وَهَالِ كُوئَيْ كَامِ خَلَافِ شَرِعٍ دِيْكَيْهِ تو

لوٹ آئے یا کیا کرے اور ابن مسعودؓ نے (وٹنے والے گھر میں) گھر میں ایک تصویر دیکھی تو وہ واپس آگئے۔ ابن عمرؓ نے ایک مرتبہ ابوالبوبؓ کی دعوت کی (ابوالبوبؓ نے) ان کے گھر میں

### ۷۷- باب

هَلْ يَرْجِعُ إِذَا رَأَى مُنْكَرًا فِي الدُّعْوَةِ؟  
وَرَأَى ابْنُ مَسْعُودٍ صُورَةً فِي الْأَنْبِيثِ  
فَرَجَعَ، وَدَعَا ابْنَ عُمَرَ أَبَا أَيُوبَ فَرَأَى فِي

دیوار پر پردہ پڑا ہوا دیکھا۔ ابن عمرؓ نے (عذرت کرتے ہوئے) کہا کہ عورتوں نے ہم کو مجبور کر دیا ہے۔ اس پر ابوالیوبؓ نے کہا کہ اور لوگوں کے متعلق تو مجھے اس کا خطرہ تھا لیکن تمہارے متعلق میرا یہ خیال نہیں تھا (کہ تم بھی ایسا کرو گے) (واللہ! میں تمہارے بیہاں کھانا نہیں کھاؤں گا چنانچہ وہ واپس آگئے۔

**تشریح** حضرت ابوالیوب بن زید انصاری خزری رسول کشم شہزادی کے میرزاں ہیں۔ خانہ جنگیوں میں یہ حضرت علیؑ کے ساتھ رہے اور ۱۵۰ھ میں زید بن معاویہؓ کے ماتحت قسطنطینیہ کی جنگ میں شامل ہوئے اور وہیں پر آپ نے جام شہادت نوش فرمایا اور قسطنطینیہ کی دیوار کے پاس ہی آپ کا مرقد ہے۔ اللهم بلع سلامی علیہ (راز)

(۵۱۸۱) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے نافع نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور انسیں بھی کشم شہزادی کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے خبر دی کہ انہوں نے ایک چھوٹا سا گلدان خریدا جس میں تصویریں بھی ہوئی تھیں۔ جب آنحضرت شہزادی نے اسے دیکھا تو وہ رہا ازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہیں آئے۔ میں نے آنحضرت شہزادی کے چہرے پر نخلی کے آثار دیکھ لئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول سے توبہ کرتی ہوں، میں نے کیا غلطی کی ہے؟ آنحضرت شہزادی نے فرمایا کہ یہ گدا ہیاں کیسے آیا؟ بیان کیا کہ میں نے عرض کیا میں نے ہی اسے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس پر نیک لگائیں۔ آنحضرت شہزادی نے فرمایا کہ ان تصویروں کے (بناۓ والوں کو) قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے تصویر سازی کی ہے اسے زندہ بھی کرو؟ اور آنحضرت شہزادی نے فرمایا کہ جن گھروں میں تصویریں ہوتی ہیں ان میں (رحمت کے) فرشتے نہیں آتے۔

البیت سترًا علی الجدار، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ  
غَلَبَنَا عَلَيْهِ النِّسَاءُ، فَقَالَ : مَنْ كَنْتُ  
أَخْشَى عَلَيْهِ فَلَمْ أَكُنْ أَخْشَى عَلَيْكَ،  
وَاللَّهُ لَا أَطْفُمُ لَكُمْ طَعَامًا فَرَجَعَ.

۵۱۸۱ - حدَثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ الْفَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ  
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا  
اشْتَرَتْ نُمُرَقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَأَهَا  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ  
فَعْرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَّةَ، فَقَلَّتْ : يَا  
رَسُولَ اللَّهِ، أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ،  
مَاذَا أَذَنْتَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا  
بَالْ هَذِهِ الْسُّمْرَقَةِ؟)) قَالَتْ: فَقَلَّتْ  
اشْتَرَتْهُ لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدُهَا، فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ  
الصُّورِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيَقَالُ لَهُمْ  
أَحْيِوْا مَا خَلَقْتُمْ، وَقَالَ : إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي  
فِيهِ الصُّورُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ)).

[راجع: ۲۱۰۵]

**تشریح** بے جان چیزوں کی تصویریں اس سے مستثنی ہیں۔ فتح الباری میں ہے کہ جس دعوت میں حرام کام ہوتا ہو تو اگر اس کے دور کرنے پر قادر ہو تو اس کو دور کر دے ورنہ لوٹ کر چلا جائے، کھانا نہ کھائے اور طبرانی نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ فاسقوں کی دعوت قبول کرنے سے آنحضرت شہزادی نے منع فرمایا۔ مثلاً لوگ شراب پیتے ہوں یا فاحش عورتوں کا ناج رنگ ہو رہا ہو تو اس دعوت میں شرکت نہ کرنا بہتر ہے۔ حضرت ابوالیوب انصاری کا یہ کمال درع تھا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے مکان میں دیوار پر کپڑا دیکھ کر اس میں بیٹھنا اور کھانا کھانا کرنا اور اسے لیا۔ قسطلانی نے کہا کہ جسور شافعیہ اس کی کراہیت کے قائل ہیں کیونکہ اگر حرام ہوتا تو

دوسراً صحابہؓ کی دہل نہ پہنچتے نہ کھاتا کھلتے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ دوسرے صحابہؓ کو حضرت ابوالیوبؓ پرستی کی رائے سے اتفاق نہ ہو اگر حضرت ابوالیوبؓ آج کی بدعتات کو دیکھتے تو کیا کہتے، بلکہ پیشہ ایں بدعت نے قبروں اور مزاروں پر اس قدر نسب و زینت کر رکھی ہے کہ بت خانوں کو بھی مات کر رکھا ہے۔ ایک مقام پر ایک بزرگ اجلال شاہ نای کا مزار ہے جمال صحن اجلال ہوتے ہی روزانہ کنوار کی ایک نی چادر پڑھائی جاتی ہے اس پر محلائی کی نوکری ہوتی ہے اور صندل سے ان کی قبر کو لیپا جاتا ہے۔ صد افسوس کہ ایسی حرکتوں کو عین اسلام سمجھا جاتا ہے اور اصلاح کے لئے کوئی کچھ کہ دے تو اسے دہلی کہہ کر معذوب قرار دیا جاتا ہے اور اس سے سخت دشمنی کی جاتی ہے۔ اللہ پاک ایسے نام نہاد مسلمانوں کو نیک سمجھ عطا کرے آئیں۔

## ۷۸- باب قیام المرأة علی الرجال کرے تو کیسا ہے؟

(۵۱۸۲) ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو غسان محمد بن مطرف نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابو حازم (صلی اللہ علیہ وسلم) بن دینار نے بیان کیا، ان سے سلیمان بن سعد سعیدی پرستی نے بیان کیا کہ جب حضرت ابو اسید سعیدی پرستی نے شادی کی تو انہوں نے نبی کرم پرستی میں اور آپ کے صحابہؓ کو دعوت دی۔ اس موقع پر کھانا ان کی دلمن ام اسیدؓ نے تیار کیا تھا اور انہوں نے ہی مزدوں کے سامنے کھاتا رکھا۔ انہوں نے پتھر کے ایک بڑے پیالے میں رات کے وقت کھجوریں بھگو دی تھیں اور جب آنحضرت پرستی میں کھانے سے فارغ ہوئے تو انہوں نے ہی اس کا شربت بنایا اور آنحضرت پرستی میں کے سامنے (تحفہ کے طور پر) پینے کے لئے پیش کیا۔

[راجح: ۵۱۷۶] لفظ امامتہ امامتہ سے ہے اس کے معنی پانی میں کسی چیز کا حل کرنا۔ معلوم ہوا کہ دلمن بھی فرانٹ میزبانی ادا کر سکتی ہے۔ معلوم ہوا کہ بوقت ضرورت پردے کے ساتھ عورت ایسے سارے کام کاج کر سکتی ہے۔

## باب کھجور کا شربت یا اور کوئی شربت جس میں نشہ نہ ہو

### شادی میں پلانا

(۵۱۸۳) ہم سے سعید بن کبیر نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن القاری نے بیان کیا، ان سے ابو حازم نے کہا کہ میں نے حضرت سلیمان بن سعد پرستی سے سنا کہ حضرت ابو اسید سعیدیؓ نے اپنی شادی کے موقع پر رسول اللہ پرستی میں کو دعوت دی۔ اس دن ان کی بیوی ہی سب کی خدمت کر رہی تھیں، حالانکہ وہ دلمن تھیں۔ بیوی نے کہا

### فِي الْعُرْسِ وَخَدْمَتِهِمْ بِالنَّفْسِ

۵۱۸۲- حدثنا سعيد بن أبي مرريم حدثنا أبو غسان قال: حدثني أبو حازم عن سهل قال لما عرس أبو أستيد الساعدي دعا النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه لما صنع لهم طعاماً ولا قرب إليهم إلا أمرأته أم أستيد، بكت تمرات في توز من حجارة من الليل، فلما فرغ النبي صلى الله عليه وسلم من الطعام أمهنته له فسكنة تحفه بذلك.

[راجح: ۵۱۷۶]

## ۷۹- باب النَّقِيمِ وَالشَّرَابِ الَّذِي

### لَا يُنْكِرُ فِي الْعُرْسِ

۵۱۸۳- حدثنا يحيى بن بکير حدثنا يعقوب بن عبد الرحمن القاري عن أبي حازم قال: سمعت سهل بن سعيد أبا أستيد الساعدي دعا النبي ﷺ لعرسية فكانت امرأته خادمة لهم يومئذ وهي

یا سلٌ نے (راوی کو شک تھا) کہ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے لئے کیا تیار کیا تھا؟ میں نے آپ کے لئے ایک بڑے پیالے میں رات کے وقت سے کبوتر کا شہرت تیار کیا تھا۔

عرب میں کبوتر ایک مرغوب اور کھوت ملنے والی بخش تھی۔ کمالے میں اور شہرت ہانتے میں اکثر اسی کا استعمال ہوتا تھا جیسا کہ حدیث ہذا سے ظاہر ہے۔

**باب عورتوں کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آنا  
اور آنحضرت ﷺ کا یہ فرمानا کہ  
عورت پہلی کی طرح ہے**

(۵۱۸۳) ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے حضرت امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت مثل پہلی کے ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑو گے اور اگر اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہو گے تو اس کی شیرہ کے ساتھ ہی فائدہ حاصل کرو گے۔

پہلی سے پیدا ہونے کا اشارہ اس طرف ہے کہ حضرت حوالیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کی پہلی سے پیدا ہوئی تھیں آنحضرت ﷺ پہلی اور عی کی طرف سے زیادہ ٹیڑھی ہوتی ہے، اس طرح عورت بھی اور کسی کی طرف سے لیجنی زبان سے ٹیڑھی ہوتی ہے پس ان کی زبان درازی اور سخت گولی پر صبر کرتے رہنا اسی میں آنحضرت ﷺ کی یادی ہے۔

**باب عورتوں سے اچھا سلوک کرنے کے بارے میں وصیت  
نبوی کا بیان**

(۵۱۸۵) ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا، کہا ہم سے حسن جعفی نے بیان کیا، ان سے زائدہ نے، ان سے مسروہ نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوی کو تکلیف نہ پہنچائے اور میں تمہیں۔

(۵۱۸۶) عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ

الْفَرِوْنُ قَالَ: أَوْ فَالْأَنْذِرُونَ مَا أَنْقَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ؟ أَنْقَعْتُ لَهُ نَعْرَاتٍ مِّنَ الظَّلَلِ فِي تَوْرٍ. [راجح: ۵۱۷۶]

عرب میں کبوتر ایک مرغوب اور کھوت ملنے والی بخش تھی۔ کمالے میں اور شہرت ہانتے میں اکثر اسی کا استعمال ہوتا تھا جیسا کہ حدیث ہذا سے ظاہر ہے۔

**۸۰- باب المُدَارَّةِ مَعَ النِّسَاءِ،**

**وَقَوْلُ النَّبِيِّ :**

((إِنَّمَا الْمَرْأَةُ كَالصَّلْعِ)).

اس کے مزاج میں پیدائش سے کمی اور ٹیڑھا بیک ہے۔

(۵۱۸۴) - حَدَّثَنَا عَنْهُ الْغَفِيرِ بْنُ عَنْهُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِيهِ الرَّوَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيهِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((الْمَرْأَةُ كَالصَّلْعِ، إِنَّ الْمَنَّهَا كَسْرَتْهَا، وَإِنَّ اسْتَمْنَعْتَ بِهَا اسْتَمْنَعْتَ بِهَا وَلَيْهَا عَوْجٌ)). [راجح: ۳۳۳۱]

پہلی سے پیدا ہونے کا اشارہ اس طرف ہے کہ حضرت حوالیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کی پہلی سے پیدا ہوئی تھیں آنحضرت ﷺ پہلی اور عی کی طرف سے زیادہ ٹیڑھی ہوتی ہے، اس طرح عورت بھی اور کسی کی طرف سے لیجنی زبان سے ٹیڑھی ہوتی ہے پس ان کی زبان درازی اور سخت گولی پر صبر کرتے رہنا اسی میں آنحضرت ﷺ کی یادی ہے۔

**۸۱- باب الْوَصَاةِ بِالنِّسَاءِ**

(۵۱۸۵) - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنَ الْجُعْفَرِيَّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَسِرَّةَ عَنْ أَبِيهِ حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَأَنْيَمِ الْآخِرَةِ فَلَمَّا يُؤْذَنِي جَارَةً)).

[اطرافہ فی : ۶۱۳۶، ۶۱۱۸، ۶۰۱۸، ۶۴۷۵]۔

**۵۱۸۶- وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ حَتَّىٰ لَيَنْهَىٰ**

پل سے پیدائی گئی ہیں اور پل میں بھی سب سے زیادہ ٹیزہ اس کے اوپر کا حصہ ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑا لو گے اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیزہ ہی باقی رہ جائے گی۔ اس لئے میں تمہیں عورتوں کے بارے میں اچھے سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔

(۵۱۸۷) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن ریثانے اور ان سے اہن عمر بن حیناً نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے وقت میں ہم اپنی یویوں کے ساتھ گفتگو اور بہت زیادہ بے تکلفی سے اس ڈر کی وجہ سے پرہیز کرتے تھے کہ کیسی کوئی بے اعتدالی ہو جائے اور ہماری براہی میں کوئی حکم نہ نازل ہو جائے پھر جب آخر خضرت ﷺ کی وفات ہو گئی تو ہم نے ان سے خوب کھل کے ٹکلوکی اور خوب بے تکلفی کرنے لگے۔

باب اللہ کا سورہ تحریم میں یہ فرمایا کہ لوگو! خود کو اور اپنے

### بیوی بچوں کو دوزخ سے بچاؤ

اس باب میں حضرت مؤلف نے اشارہ فرمایا کہ برے کاموں میں عورتوں پر بختنی بھی ضروری ہے۔

(۵۱۸۸) ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر بن حیناً نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک سے (اس کی رعیت کے بارے میں) سوال ہو گا۔ پس امام حاکم ہے اس سے سوال ہو گا۔ مرد اپنی بیوی بچوں کا حاکم ہے اور اس سے سوال ہو گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی حاکم ہے اور اس سے سوال ہو گا۔ غلام اپنے سردار کے مال کا حاکم ہے اور اس سے سوال ہو گا۔ ہاں پس تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک سے سوال ہو گا۔

**لشیخ** اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ جب ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں باز پرس ہو گی تو آدمی کو اپنے گھر والوں کا خیال رکھنا ان کو برے کاموں سے روکنا ضروری ہے ورنہ وہ بھی قیامت کے دن دوزخ میں ان کے ساتھ ہوں گے اور کہا جائے گا کہ تم نے اپنے گھر والوں کو برے کاموں سے کیوں نہ روکا آئت (فوا افسکم و اهليکم نارا) (تحریم ۲۰: ۶) کا بھی مفہوم ہے۔

خَلِفَنَ مِنْ صَلِيْعٍ، وَإِنْ أَغْوَجَ شَنِيْعَ لِي  
الظَّلِيْعَ أَغْلَاهُ، فَلِنْ ذَهَبَتْ تُقْيِيمَةَ كَسْرَتَهُ،  
وَإِنْ تَرَكَتْهُ لَمْ يَزُلْ أَغْوَجَ، فَاسْغُصُوا  
بِالنِّسَاءِ خَيْرًا۔ [راجع: ۳۳۳۱]

۵۱۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعْيَمٍ حَدَّثَنَا سَفِيَّاً  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَّ  
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَذَا تَقْعِي الْكَلَامُ  
وَالْأَنْبَاطُ إِلَى نِسَائِنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ  
نَبِيَّ هَمْيَةً أَنْ يَنْزَلَ فِينَا هَمْيَةً، فَلَمَّا تُوفِيَ  
النَّبِيُّ نَبِيٌّ تَكَلَّمَنَا وَأَنْبَطَنَا.

### ۸۲ - باب ﴿فُوَا اَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِنِكُمْ نَارًا﴾

۵۱۸۸ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانَ حَدَّثَنَا حَمَادَ  
بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كُلُّكُمْ رَاعٍ  
وَكُلُّكُمْ مَسْؤُلٌ: فَالإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ  
مَسْؤُلٌ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ  
مَسْؤُلٌ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا  
وَهُنَّ مَسْؤُلَةٌ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ  
سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْؤُلٌ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ  
وَكُلُّكُمْ مَسْؤُلٌ)). [راجع: ۸۹۳]

بتر انسان وہی ہے جو خود نیک ہو اور اپنے بیوی بچوں کے حق میں بھی بخلا ہو۔ محبت اور رزی سے گھر کا اور بال بچوں کا نظام بتر رہتا ہے۔ آنحضرت ﷺ اپنی بیویوں سے، بت خوش اخلاقی کا برداشت کرتے تھے بعض و فحص اپنی بیویوں سے مزاح بھی کر لیا کرتے تھے بعض و فحص اپنی بیویوں سے مقابلے کی دوزگانی کرتے تھے اور اپنی بیویوں کی زبان درازی کو درگزر فرمایا کرتے تھے۔ ہمیں آنحضرت ﷺ کے کوار سے سبق حاصل کرنا چاہئے تاکہ ہم بھی اپنے گھر کے بیرون حاکم بن سکیں۔

### باب اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک کرنا

(۵۱۸۹) ہم سے سلیمان بن عبد الرحمن اور علی بن جمرنے بیان کیا، ان دونوں نے کماکہ ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، اس نے کماکہ ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انہوں نے اپنے بھائی عبد اللہ بن عروہ سے، انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے، انہوں نے عائشہ بنت عاصی سے، انہوں نے کماکہ گیارہ عورتوں کا ایک اجتماع ہوا جس میں انہوں نے آپس میں یہ طے کیا کہ مجلس میں وہ اپنے اپنے خاوند کا صحیح صحیح حال بیان کریں کوئی بات نہ چھپاویں۔ چنانچہ پہلی عورت (نام نامعلوم) بولی میرے خاوند کی مثال اسکی ہے جسے دیلے اونٹ کا گوشت جو پاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا ہونہ تو وہاں تک جانے کا راستہ صاف ہے کہ آسانی سے چڑھ کر اس کو کوئی لے آوے اور نہ وہ گوشت ہی ایسا مونا تازہ ہے جسے لانے کے لئے اس پاڑ پر چڑھنے کی تکلیف گوارا کرے۔ لہ دوسرا عورت (عمرو بنت عمرو تیمی نای) کرنے لگی میں اپنے خاوند کا حال بیان کروں تو کمال تک بیان کروں (اس میں اتنے عیب ہیں) میں ڈرتی ہوں کہ سب بیان نہ کر سکوں گی اللہ اس پر بھی اگر بیان کروں تو اس کے کھلے اور چھپے سارے عیب بیان کر سکتی ہوں تھے تیسری عورت (جی بنت کعب بیمانی) کرنے لگی، میرا خاوند کیا ہے ایک تماڑ کا تماڑ (لباتر نگاہ) ہے اگر اس کے عیب بیان کروں تو طلاق تیار ہے اگر خاموش رہوں تو ادھر لکھی رہوں تھے چوتھی عورت (مدد بنت ابی ہرودہ) کرنے لگی کہ میرا خاوند ملک تمامہ کی رات کی طرح معتدل ہے نہ زیادہ گرم نہ بست ٹھنڈا نہ اس سے مجھ کو خوف ہے نہ اکتا ہٹ ہے۔ پانچویں عورت (کبشه نای) کرنے لگی کہ میرا خاوند ایسا ہے کہ گھر میں آتا ہے تو وہ ایک چیتائے ہے اور جب باہر لکلتا ہے تو شیر (بہادر) کی

٥١٨٩ - حدثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَنْدِ الرَّحْمَنِ وَعَلِيُّ بْنُ حَبْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَثَنَا هِشَامُ بْنُ غُرْزَةَ عَنْ عَنْ عَنْدِ اللَّهِ بْنِ عَزْوَةَ عَنْ عَزْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَلَسَ إِخْرَى عَنْتَرَةَ امْرَأَةَ فَعَاهَدَنَ وَعَاهَدَنَ أَنْ لَا يَكْتُمَنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَ شَيْئًا. قَالَتِ الْأُولِيُّ: زَوْجِي لَحْمُ حَمْلَ غَثٌ عَلَى رَأْسِ جَنْلٍ، لَا سَهْلٌ فَيُرْتَقِي، وَلَا سَمِينًا فَيُنْتَقِلُ. قَالَتِ النَّالِيَّةُ: زَوْجِي لَا أَنْتُ خَبْرَهُ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذْرَأَهُ، إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عَجَرَةً وَنَجْرَةً. قَالَ النَّالِيَّةُ: زَوْجِي الْعَشْنَقُ، إِنْ أَنْطَقَ أَطْلَقَ، وَإِنْ أَسْنَكَ أَعْلَقَ. قَالَتِ الرَّابِعَةُ: زَوْجِي كَلْنَلِ تَهَامَةُ، لَا حَرٌّ وَلَا فَرٌّ وَلَا مَخَالَةً وَلَا سَامَةً. قَالَتِ الْخَامِسَةُ: زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهَدَ، وَإِنْ خَرَجَ أَسَدَ، وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهَدَ. قَالَتِ السَّادِسَةُ: زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ، وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَ، وَإِنْ اضْطَجَعَ اتَّفَ وَلَا يُولِجُ الْكَفَ لِيَقْلَمُ الْبَثَّ. قَالَتِ السَّابِعَةُ: زَوْجِي خَيَايَا، أَوْ عَيَايَا. طَبَاقَاءُ، كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ، شَجَلُ أَوْ فَلَكٌ أَوْ جَمَعٌ كُلَّا لَكَ.

طرح ہے۔ جو چیز گھر میں چھوڑ کر جاتا ہے اس کے ہارے میں پوچھتا ہی نہیں (کہ ”کمل گئی؟“) اتنا بے پرواہ ہے جو آج کلایا سے کل کے لئے اٹھا کر رکھتا ہی نہیں اتنا تھی ہے۔ چھٹی عورت (ہند نامی) کہنے لگی کہ میرا خاوند جب کھانے پر آتا ہے تو سب کچھ چٹ کر جاتا ہے اور جب چینے پر آتا ہے تو ایک بوند بھی ہاتھ نہیں چھوڑتا اور جب لیتا ہے تو تھا ہی اپنے اوپر کپڑا پیٹ لیتا ہے اور الگ پڑ کر سو جاتا ہے میرے کپڑے میں کبھی ہاتھ بھی نہیں ڈالتا کہ کبھی میرا دکھ دکھ کر دو کچھ تو معلوم کرے۔ لہ ساتویں عورت (جی بنت علقم) میرا خاوند تو جالی یا مست ہے۔ صحبت کے وقت اپنا سینہ میرے سینے سے لگا کر اونڈھا پڑ جاتا ہے۔ دنیا میں جتنے عیب لوگوں میں ایک ایک کر کے جمع ہیں وہ سب اس کی ذات میں جمع ہیں (کم بخشن سے بات کروں تو) سر پھوڑ ڈالے یا ہاتھ توڑ ڈالے یا دونوں کام کر ڈالے یا آٹھویں عورت (یا سربنت اوس) کہنے لگی میرا خاوند چھوٹے میں خرگوش کی طرح نرم ہے اور خوبصورت سو گھوڑہ زعفران جیسا خوشبودار ہے ہٹھویں عورت (نام نامعلوم) کہنے لگی کہ میرے خاوند کا گھر بست اونچا اور بلند ہے وہ قد آور بہادر ہے، اس کے یہاں کھانا اس قدر پکتا ہے کہ راہ کے ڈھیر کے ڈھیر جمع ہیں (غربوں کو خوب کھلاتا ہے) لوگ جہاں صلاح و مشورہ کے لیے بیٹھتے ہیں (یعنی پنچاٹ گھر) وہاں سے اس کا گھر بست نزدیک ہے ④ دسویں عورت (کبشہ بنت رافع) کہنے لگی میرے خاوند کا کیا پوچھنا جائیداد والا ہے، جائیداد بھی کیسی بڑی جائیداد کسی کسی کے پاس نہیں ہو سکتی بہت بارے اونٹ جو جا بجا اس کے گھر کے پاس جتھے رہتے ہیں اور جنگل میں چڑنے کم جاتے ہیں۔ اللہ جہاں ان اوثنوں نے باجے کی آواز سنی بس ان کو اپنے ذرع ہونے کا یقین ہو گیا اللہ گیارہویں عورت (ام زرع بنت اکیمل بن ساعدہ) کہنے لگی میرا خاوند ابو زرع ہے اس کا کیا کہنا اس نے میرے کانوں کو زیوروں سے بو جھل کر دیا ہے اور میرے دونوں بازو چبی سے پھلا دیئے ہیں مجھے خوب کھلا کر موٹا کر دیا ہے کہ میں بھی اپنے تیسیں خوب موٹی سمجھنے لگی ہوں۔

**فَالْأَنْتِي الْفَالْمَةُ :** زَوْجِي الْمَسُّ، مَسُ اَرْتَبْرُ  
وَالرَّبِيعُ رَبِيعُ زَرْنَبِرْ. فَالْأَنْتِي الْفَالْسِيَّةُ:  
زَوْجِي رَبِيعُ الْعَمَادِ، طَوِيلُ النَّجَادِ، عَظِيمُ  
الرَّمَادِ، قَرِيبُ النَّبِيَّ مِنَ الدَّادِ. فَالْأَنْتِي  
**الْأَفَالِشِرَّةُ :** زَوْجِي مَاكِلُوكُ وَمَا مَالِكُ، مَالِكُ  
مُحَمَّدٌ مِنْ دَلِيلِهِ، لَهُ إِيلِنْ كَلْيَوَاتُ الْمَتَارِلِكِ،  
قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ، وَإِذَا سَمِعَنَ صَوْتَ  
الْعِزَّهِ، أَيْقَنَ الْهُنْ هُوَاللَّهُ. فَالْأَنْتِي  
**الْحَادِيَّةُ عَشْرَةً :** زَوْجِي أَبُو زَرْزَعِ، لَهُنَا أَبُو  
زَرْزَعِ، أَنَاسٌ مِنْ خَلْيَيْ أَذْنَيْ وَمَلَأُ مِنْ  
شَغْمٍ عَضْدَنِيْ، وَبَعْضَنِيْ فَتَحَقَّتْ إِلَيْ  
نَفْسِيْ، وَجَدَنِيْ فِي أَهْلِ غَنِيَّةِ بَشِيقِ،  
فَجَعَلَنِيْ فِي أَهْلِ صَهْلِ وَأَطْبِطِ، وَدَالِسِ  
وَمَنْقَ فَعِنْدَهُ أَقْوَلُ فَلَا أَقْبَحِ، وَأَرْنَدِ  
فَالْأَنْصَبِحُ وَأَشَرَبُ فَالْأَنْقَنْ أَمْ أَبِي زَرْزَعِ فَمَا  
أَمْ أَبِي زَرْزَعِ عَكْوَمَهَا رَدَّاَخِ، وَبَيْتَهَا  
فَسَاحَ، أَبْنَ أَبِي زَرْزَعِ فَمَا أَبْنَ زَرْزَعِ،  
مَضْنَجَعَهُ كَمَسْلُ شَطَبَهُ وَبَيْشَعَهُ فِرَاعَ  
الْجَفَرَةِ. أَبْنَتْ أَبِي زَرْزَعِ لَهَا بَنْتَ أَبِي زَرْزَعِ  
طَوْعَ أَبِيهَا، وَطَوْعَ أَمْهَا، وَمَلَءَ كَسَانِهَا،  
وَغَيْظُ جَارِهَا. جَارِيَةُ أَبِي زَرْزَعِ فَمَا جَارِيَةُ  
أَبِي زَرْزَعِ لَا تَبَثُ حَدِيثَنَا تَبَثِيَا وَلَا تَقْتَلُ  
مِيرَتَنَا تَقْبِيَا، وَلَا تَمَلَأُ بَيْتَنَا تَفْشِيشَا،  
فَالْأَنْتِي: حَرَجَ أَبُو زَرْزَعِ وَالْأَوْطَابُ  
تُمْخَضُ، فَلَقَى امْرَأَةً مَقْهَا وَلَدَانَ لَهَا  
كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرَهَا  
بِرْمَانَتِينِ، فَطَلَقَنِ وَنَكَحَهَا، فَنَكَحَتْ بَعْدَهُ

شادی سے پہلے میں تمہاری سے بھیز بکریوں میں تسلی سے گزر بر کرتی تھی۔ ابو زرع نے مجھ کو گھوڑوں، اونٹوں، کمپیڈ کھلیاں سب کامالک ہنا دیا ہے اتنی بست جاندے ادن طنے پر بھی اس کا مزاج اتنا عمده ہے کہ بات کموں تو برا نہیں مانتا مجھ کو کبھی برا نہیں کرتا۔ سوئی پڑی رہوں تو صبح تک مجھے کوئی نہیں جکتا۔ پانی چیزوں تو خوب سیراب ہو کر پی لوں رہی ابو زرع کی ماں (میری ساس) تو میں اس کی کیا خوبیاں بیان کروں اس کا تو شہ خانہ مال و اسہاب سے بھرا ہوا، اس کا گھر بست ہی کشاہ۔ ابو زرع کا بیٹا وہ بھی کیسا اچھا خوبصورت (نازک بدن دیلا پتلہ) ہری چھالی یا تسلی توار کے برابر اس کے سونے کی جگہ اللہ ایسا کم خوراک کہ بکری کے چار ماہ کے بچے کے دست کا گوشت اس کا پیٹ بھردے۔ ابو زرع کی بیٹی وہ بھی بھجان اللہ کیا کہنا اپنے باپ کی پیاری، اپنی ماں کی پیاری (تابع فرمان اطاعت گزار) کپڑا بھر پور پسندے والی (موٹی تازی) سوکن کی جلن اللہ ابو زرع کی لوڈی اس کی بھی کیا پوچھتے ہو کبھی کوئی بات ہماری مشور نہیں کرتی (گھر کا بھید بیشہ پوشیدہ رکھتی ہے) کھانے تک نہیں چہ اتنی گھریں کوڑا کچڑا نہیں چھوڑتی اللہ گمراہ یک دن ایسا ہوا کہ لوگ مکھن نکالنے کو دودھ متعہ رہے تھے۔ (صبح ہی صبح) ابو زرع باہر گیا اچانک اس نے ایک عورت دیکھی جس کے دو بچے چیتوں کی طرح اس کی کر کے تلے دواناروں سے کھلیں رہے تھے (مراد اس کی دونوں چھاتیاں ہیں جو انار کی طرح تھیں)۔ ابو زرع نے مجھ کو طلاق دے کر اس عورت سے نکاح کر لیا۔ اس کے بعد میں نے ایک اور شریف سردار سے نکاح کر لیا جو گھوڑے کا اچھا سوار، عمدہ نیزہ باز ہے، اس نے بھی مجھ کو بست سے جانور دے دیئے ہیں اور ہر گھنٹہ کے اسے میں سے ایک ایک جوڑا دیا ہوا ہے اور مجھ سے کہا کرتا ہے کہ ام زرع! خوب کھاپی، اپنے عنزیز دا قرباء کو بھی خوب کھلا پلاتیرے لئے عام اجازت ہے مگر یہ سب کچھ بھی جو میں نے تجھ کو دیا ہوا ہے اگر اکٹھا کروں تو تیرے پہلے خاوند ابو زرع نے جو تجھ کو دیا تھا، اس میں کا ایک چھوٹا بترن بھی نہ بھرے۔

رَجَلًا سَرِيًّا، رَكِبَ شَرِيًّا وَأَعْدَدَ حَطَّيًّا،  
وَأَرَادَ عَلَيْنِ نَعْمَةَ نَبِيًّا، وَأَهْطَالَ مِنْ كُلِّ  
رَائِحَةٍ رُوزْجَا، وَقَالَ كُلِّي أَمْ رَزْعَ. وَمِنْ  
أَهْلِكَ قَالَتْ فَلْزَ جَمَفَتْ كُلِّ هَنِيْءَ  
أَهْطَالِيْهِ مَا نَلَعَ أَصْنَفَ آنِيْهِ أَمِيْ رَزْعَ قَالَتْ  
غَالِيْشَةً: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ: ((كَنْتَ لَكُو سَكَانِيْ رَزْعَ لَامْ  
رَزْعَ)). قَالَ أَبُو عَنْدِ اللهِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ  
سَلَّمَةَ غَنْ هِشَامٌ: وَلَا تَعْشَشْ بَيْتَنَا  
تَعْشِيشًا. قَالَ أَبُو عَنْدِ اللهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ  
فَلَاقَمْ بِالْمِيمِ وَهَذَا أَصْنَعُ.

**لئے یعنی ابو زرد کے مال کے مامنے یہ سارا مال بے حقیقت ہے گھر میں تجوہ کو ابو زرد کی طرح طلاق دینے والا نہیں ہوں۔**

**حیرت عائشہ پیش کرنے کی تھی ہیں کہ یہ سارا قصہ سنانے کے بعد آخر فرستہ میں لے جو ہے فرمایا کہ اے عائشہ (پیش کرنے)؟! میں بھی تیرے لئے ایسا خاوند ہوں جیسے ابو زرع ام زرع کے لئے تھا۔ حیرت امام بخاریؓ نے کہا حیرت سعید بن سلم نے بھی اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا ہے (اس میں لوڈی کے ذکر میں) الفاظ ولا تعلما بعثۃ العثیبا کی جگہ ولا تعلش بعثۃ العثیبا کے لفظ ہیں (معنی وہی ہیں کہ وہ لوڈی ہمارے گھر میں کوڑا کچڑا رکھ کر اسے میلا کیا جائیں کرتی۔ بعضوں نے اسے لفظ منیق سے پڑھا ہے جس کے معنی یہ ہوں گے کہ وہ ہم سے کبھی دعا فریب نہیں کرتی) نیز حیرت امام بخاریؓ نے کہا کہ (الفاظ واہرب فالفع میں) بعض لوگوں نے فالفع نہیں کے ساتھ پڑھا ہے اور یہ نیازہ میگھ ہے۔**

لہ مطلب یہ کہ اس کا خاوند بیل ہے جس سے کچھ فائدے کی امید نہیں دسرے یہ ہے کہ وہ بد مطلق آدمی ہے مخفی بیکار۔ لہ یا میں ذریتی ہوں کہ میرے خاوند کو کہیں خبر نہ ہو جائے اور وہ مجھے طلاق دے دے جبکہ میں اس کو چھوڑ بھی نہیں سکت۔

لہ گھر میرے لئے خاموش رہنا ہی بھرے۔

لہ طلاق ملے کہ دوسرا خاوند کرلوں نہ اس خاوند سے کوئی سکھ ملنائے۔

لہ یعنی آیا کہ سورہ گھر گھر ہستی سے اسے کچھ مطلب نہیں۔ یا تو آتے ہی مجھ پر چڑھ بیٹھتا ہے نہ کلہ نہ کلام نہ بوس و کار۔

لہ مطلب یہ ہے کہ بڑا پیٹھے ہے گھر میرے لئے گھر۔

لہ یعنی اول تو شوت کم، عورت کا مطلب پورا نہیں کرتا اس پر بد خوکہ بات کرو تو کاث کھانے پر موجود، مارنے کوئی پر تیار۔

لہ ز عفران کا ترجمہ ویسے پا گھارہ کر دیا ورنہ زرب ایک درخت کا چھلکا ہے جو ز عفران کی طرح خوبصوردار اور رنگ دار ہوتا ہے۔ اس نے اپنے خاوند کی تعریف کی کہ ظاہری اور باطنی اس کے دونوں اخلاق بست افجھے ہیں۔

لہ اس لئے ایسے لوگ جہاں صلاح و مشورہ کے لئے بلاتے ہیں وہاں اس کی رائے پر عمل کرتے ہیں۔

لہ تاکہ مہمان لوگ آئیں تو ان کا گوشت اور دودھ ان کو تیار ملے۔

لہ یہ پاجام مہمانوں کے آنے پر خوشی سے بھیجا جاتا تھا کہ اونٹ سمجھ جاتے کہ اب ہم مہمانوں کے لئے کائیں گے۔

لہ یعنی چھریے جسم والا نازک کمر والا جو سوتے وقت بستر پر گھنی ہے۔

لہ کہ سوکن اس کی خوبصورتی اور ادب و لیاقت پر رنگ کر کے جل جاتی ہے۔

لہ بیشہ گھر کو جھاڑ پوچھ کر صاف تھرا رکھتی ہے الغرض سارا گھر نور علی نور ہے۔ ابو زرد سے لے کر اس کی مال میں بیٹا لوڈی باندی سب فرد فرید ہیں۔

(۵۱۹۰) ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن عروہ

نے بیان کیا، کہا ہم کو معمونے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عروہ

نے اور ان سے عائشہ پیش کرنے نے بیان کیا کہ کچھ فوجی کھیل کا نیزہ بازی

سے مظاہرہ کر رہے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے (اپنے جسم مبارک

سے) میرے لئے پرده کیا اور میں وہ کھیل دیکھتی رہی۔ میں نے اسے

دیرنک دیکھا اور خود ہی آکتا کر لوٹ آئی۔ اب تم خود سمجھ لو کہ ایک

کم عمر لاکی کھیل کو کتنی دیر دیکھ سکتی ہے اور اس میں دلچسپی لے سکتی

5190 - حدَّثَنَا عَنْدِهِ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ

عَنْ عَزْوَةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ الْجَنِينُ

يَلْقَبُونَ بِحَرَابِهِمْ فَسَتَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ

وَأَنَا أَنْظَرُ، لَمَّا زِلتُ أَنْظَرُ حَتَّى كُنْتُ أَنَا

أَنْصَرُ، فَلَفَتُرُوا اللَّهُ لَفَنْزَ الْجَارِيَةَ

الْحَدِيدِيَّةَ السُّنْنَ تَسْمَعُ الْلَّهُ.

[راجح: ۴۵۴]

۔۔۔

**الشیخ** حضرت عائشہ صدیقہؓ کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اخلاق کیا کہ ایسے بہتر اپنی یوں کے ساتھ تھے کہ فن حرب خود دیکھتے اور دکھاتے تھے تاکہ وقت ضرورت پر عورتیں بھی اپنا قدم پہچھے نہ ہائیں۔ اس حدیث سے یہ بھی لکھا کہ عورت کو غیر مردوں کی طرف دیکھنا جائز ہے بشرطیکہ بدنتی اور شوت کی راہ سے نہ ہو۔ اس حدیث سے یہ بھی لکھا کہ مساجد میں دنیا کی کوئی جائز ہات کرنا منع نہیں ہے بشرطیکہ شور و غل نہ ہو۔

## باب آدمی اپنی بیٹی کو اس کے خاوند کے مقدمہ میں تصحیح کرے تو کیسا ہے؟

(۵۱۹۱) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ثور نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ بہت دنوں تک میرے دل میں خواہش رہی کہ میں عمر بن خطابؓ سے نبی کریمؓ کی ان دو یوں کے متعلق پوچھوں جن کے بارے میں اللہ نے یہ آئیت نازل کی تھی۔ ”ان تَعُوْبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَفَّتْ قُلُوبُكُمَا“ اخ۔ ایک مرتبہ انہوں نے حج کیا اور ان کے ساتھ میں نے بھی حج کیا۔ ایک جگہ جب وہ راست سے ہٹ کر (قضاء حاجت کے لئے) گئے تو میں بھی ایک برلن میں پانی لے کر ان کے ساتھ راست سے ہٹ گیا۔ پھر انہوں نے قضاء حاجت کی اور واپس آئے تو میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ پھر انہوں نے وضو کیا تو میں نے اس وقت ان سے پوچھا کہ یا امیر المؤمنین! نبی کریمؓ کی یوں میں وہ دو کون ہیں جن کے متعلق اللہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ”ان تَعُوْبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَفَّتْ قُلُوبُكُمَا“ عمر بن خطابؓ نے اس پر کہا اے ابن عباس! تم پر حیرت ہے۔ وہ عائشہ اور حفصہ ہیں پھر عمر بن الخطابؓ نے تفصیل کے ساتھ حدیث بیان کرنی شروع کی۔ انہوں نے کہا کہ میں اور میرے ایک انصاری پڑوسی جو بتوامیہ بن زید سے تھے اور عواليٰ مدینہ میں رہتے تھے۔ ہم نے (عواليٰ سے) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے باری مقرر کر رکھی تھی۔ ایک دن وہ حاضری دیتے اور ایک دن میں حاضری رہتا، جب میں حاضر ہو تو اس دن کی تمام خبریں جو وہ وغیرہ

## ۸۴ - باب مَوْعِظَةِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ

### لحال زوجها

۵۱۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ أَخْبَرَنَا شَفَّيْبَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَنْبَدَ اللَّهِ بْنِ عَنْبَدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَوْزِ عَنْ عَنْبَدَ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَمْ أَرْزَعْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتَّيْنِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : إِنْ تَوْبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَفَّتْ قُلُوبُكُمَا هُنَّ حَاجَةٌ وَحَاجَتُ مَعْهُ، وَعَذْلٌ وَعَذَلْتُ مَعْهُ يَادَاوِةً، فَتَبَرَّزَ، ثُمَّ جَاءَ فَسَكَنَتْ عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ، فَقَلَّتْ لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتَّيْنِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : إِنْ تَوْبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَفَّتْ قُلُوبُكُمَا هُنَّ وَاعْجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، هُنَّمَا عَالِشَةٌ وَخَفْصَةٌ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرَ الْحَدِيثَ يَسُوقَهُ قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَجَازَ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي يَتِيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهُنْ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ، وَكُنَّا نَسَابَ النَّزُولِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَنَزَلَ

سے متعلق ہوتی لاتا (اور اپنے پڑوی سے بیان کرتا) اور جس دن وہ حاضر ہوتے تو وہ بھی ایسے کرتے۔ ہم قبیلی لوگ اپنی عورتوں پر غالب تھے لیکن جب ہم مدینہ تشریف آئے تو یہ لوگ ایسے تھے کہ عورتوں سے مغلوب تھے، ہماری عورتوں نے بھی انصار کی عورتوں کا طریقہ سیکھا شروع کر دیا۔ ایک دن میں نے اپنی بیوی کو ڈاٹا تو اس نے بھی میرا ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ میں نے اس کے اس طرح جواب دینے پر ہاگواری کا اظہار کیا تو اس نے کہا کہ میرا جواب دینا تمہیں برا کیوں لگتا ہے، خدا کی قسم نبی کریم ﷺ کی ازواج بھی ان کو جواب دے دیتی ہیں اور بعض تو آخرت ﷺ سے ایک دن رات تک الگ رہتی ہیں۔ میں اس بات پر کتابخا اور کماکہ ان میں سے جس نے بھی یہ معاملہ کیا یقیناً وہ نامراد ہو گئی۔ پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور (مدینہ کے لئے) روانہ ہوا پھر میں حصہ کے گھر گیا اور میں نے اس سے کہا اے حصہ! کیا تم میں سے کوئی بھی نبی کریم ﷺ سے ایک ایک دن رات تک غصہ رہتی ہے؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں بھی (ایسا ہو جاتا ہے) میں نے اس پر کہا کہ پھر تم نے اپنے آپ کو خسارہ میں ڈال لیا اور نامراد ہوئی۔ یا تمہیں اس کا کوئی ڈر نہیں کہ نبی کریم ﷺ کے غصہ کی وجہ سے اللہ تم پر غصہ ہو جائے اور پھر تم تمباہی ہو جاؤ گی۔ خبردار! حضور اکرم ﷺ سے مطالبات نہ کیا کرو نہ کسی معاملہ میں آخرت ﷺ کو جواب دیا کرو اور نہ آخرت ﷺ کو چھوڑا کرو۔ اگر تمہیں کوئی ضرورت ہو تو مجھ سے مانگ لیا کرو۔ تمہاری سوکن جو تم سے زیادہ خوبصورت ہے اور حضور اکرم ﷺ کو تم سے زیادہ پیاری ہے، ان کی وجہ سے تم کسی غلط فحشی میں نہ بیٹلا ہو جاتا۔ ان کا اشارہ عائشہؓؑ کی طرف تھا، عمرؓؑ نے بیان کیا کہ ہمیں معلوم ہوا تھا کہ ملک غسان، ہم پر حملہ کے لئے فوجی تیاریاں کر رہا ہے۔ میرے انصاری ساتھی اپنی باری پر مدینہ منورہ گئے ہوئے تھے، وہ رات کے واپس آئے اور میرے دروازے پر بڑی زور زور سے دشک دی اور کہا کہ کیا عمرؓؑ گھر میں ہیں۔ میں گھبرا کر ہاہر نکلا تو انہوں نے کہا کہ آج تو

بُونَّا وَأَنْوَلُ بُونَّا، إِذَا نَزَّلَتْ جِنَّةٌ بِمَا حَدَثَ مِنْ خَبَرٍ ذَلِكَ الْيَوْمَ مِنَ الْوَهْمِ أَوْ غَيْرِهِ، وَإِذَا نَزَّلَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَكَتَ مَغْنِثَ قَرْنَشِ نَفْلِبُ النِّسَاءَ، فَلَمَّا قَدِمَ مَنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِيمُ بِسَاؤُهُمْ، فَطَلِيقٌ يَسَاوِنَا يَأْخُذُنَا مِنْ أَذْبَرِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ، فَسَخِيفَتْ عَلَى امْرَأَيِ فَرَاجِعِنِي، فَانْكَرَتْ أَنْ تُرَاجِعِنِي قَالَتْ: وَلَمْ تَكُنْ أَنْ أَرَاجِعَكَ؟ فَوَاللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النِّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَاجِعُنَّهُ وَإِنْ إِخْدَاهُنْ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَالْأَزْرَعِنِي ذَلِكَ وَقَلَّتْ لَهَا: قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُنْ، فَمُمْ جَمَعَتْ عَلَى بَيْانِي، فَنَزَّلَتْ فَدَخَلَتْ عَلَى حَفْصَةَ فَقَلَّتْ لَهَا: أَيْنَ حَفْصَةَ أَنْدَاضِبُ إِخْدَاهُنَّ النِّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَلَّتْ: قَدْ خَبَتْ وَخَسِيرَتْ، أَفَأَمِينَ أَنْ يَفْضِبَ اللَّهُ لِفَضْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَنَّلَكِ؟ لَا تَسْتَكْبِرِي النِّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ وَلَا تُرَاجِعِيهِ لِبِ شَنِيْ، وَلَا تَهْجُرِيهِ، وَسَلِّمْ مَا بَدَأَ اللَّكَ وَلَا يَغْرِيَكَ أَنْ كَانَتْ جَارِكَ أَوْضَأَ مِنْكَ وَاحْتَ إِلَى النِّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَ عَمْرُ: وَكَتَنَا قَدْ تَعَدَّنَا أَنْ غَسَانَ تَعْلَمُ الْخَيْلَ لِغَزْوَنَا، فَنَزَّلَ صَاحِبِ الْأَنْصَارِيْ يَوْمَ نَوْبَتِهِ، فَرَجَعَ إِلَيْنَا عِشَاءَ ضَرَبَ بَيْانِي ضَرَبَنَا شَدِيدًا وَقَالَ:

برا حادث ہو گیا۔ میں نے کماکیا بات ہوئی کیا غسلی چڑھ آئے ہیں؟ انسوں نے کماکہ نہیں، حادث اس سے بھی برا اور اس سے بھی زیادہ خوفناک ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے کماکہ حصہ تو خاسرونا مراد ہوئی۔ مجھے تو اس کا خطرہ لگا ہی رہتا تھا کہ اس طرح کا کوئی حادث جلد ہی ہو گا پھر میں نے اپنے تمام کپڑے پہنے (اور مینہ کے لئے روانہ ہو گیا) میں نے مجرکی نماز حضور اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھی (نماز کے بعد) حضور اکرم ﷺ اپنے ایک بالاخانہ میں چلے گئے اور وہاں تمہائی اختیار کر لی۔ میں حصہ کے پاس گیا تو وہ روہی تھی۔ میں نے کہا اب روئی کیا ہو۔ میں نے تمہیں پلے ہی متذہب کر دیا تھا۔ کیا آخر پرست ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی ہے؟ انسوں نے کماکہ مجھے معلوم نہیں۔ حضور اکرم ﷺ اس وقت بالاخانہ میں تباہ تشریف رکھتے ہیں۔ میں وہاں سے نکلا اور منبر کے پاس آیا۔ اس کے گرد کچھ صحابہ کرام موجود تھے اور ان میں سے بعض رو رہے تھے۔ تھوڑی دیر تک میں ان کے ساتھ بیٹھا رہا۔ اس کے بعد میرا غم مجھ پر غالب آگیا اور میں اس بالاخانہ کے پاس آیا۔ جمل حضور اکرم ﷺ تشریف رکھتے تھے۔ میں نے آخر پرست ﷺ کے ایک جبی غلام سے کماکہ حضور اکرم ﷺ سے نکل گو کر کے واپس آگیا۔ اس نے مجھ سے کماکہ میں نے آخر پرست ﷺ سے عرض کی اور آخر پرست ﷺ سے آپ کا ذکر کیا لیکن آپ خاموش رہے۔ چنانچہ میں واپس چلا آیا اور پھر ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا جو منبر کے پاس موجود تھے۔ میرا غم مجھ پر غالب آیا اور میں نے پھر آکر غلام سے کماکہ عمر کے لئے اجازت لے لو۔ اس غلام نے واپس آکر پھر کماکہ میں نے آخر پرست ﷺ کے سامنے آپ کا ذکر کیا تو آخر پرست ﷺ خاموش رہے۔ میں پھر واپس آگیا اور منبر کے پاس جو لوگ موجود تھے ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ لیکن میرا غم مجھ پر غالب آیا اور میں نے پھر آکر غلام سے کماکہ عمر کے لئے اجازت طلب کرو۔ غلام اندر گیا اور واپس آکر جواب دیا کہ میں نے آپ کا

آئم ہو؟ فَغَرِغَتْ فَخَرَجَتْ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ حَدَثَ الْيَوْمَ أَفْرَزَ عَظِيمٌ، قَلَّتْ : مَا ہُوَ؟ أَجَاءَهُمْ نِسَاءٌ؟ قَالَ: لَا يَأْنِ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَأَهْوَلَهُ، طَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً، فَقَلَّتْ خَابَتْ حَفْصَةَ وَحْسِرَةَ، قَدْ كَنَّ أَطْنَعُ هَذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ فَجَمِعَتْ عَلَيْهِ نِسَابِيَّ، فَصَلَّيَتْ صَلَادَةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْرِبَةَ لَهُ فَاغْتَرَلَ فِيهَا، وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَلَمَّا هِيَ تَنْكِي، فَقَلَّتْ مَا يَنْكِيكُ؟ أَلَمْ أَكُنْ حَذَرْتُكَ هَذَا؟ أَطْلَقْتُكُنْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: لَا أَذْرِي، هَا هُوَ ذَا مُفْتَرِنٌ فِي الْمَشْرِبَةِ، فَخَرَجَتْ فَجِئْتُ إِلَيْهِ الْمُبَتَّرِ فَلَمَّا حَوَّلَهُ رَهْطٌ يَنْكِي بِعَضُّهُمْ فَجَلَسَتْ مَعَهُمْ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَّتْيَ مَا أَجَدُ، فَجَئْتُ الْمَشْرِبَةَ الَّتِي لَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَلَّتْ لِغَلَامٍ لَهُ أَسْنَادٌ لِعُمْرٍ، فَلَدَخَلَ الْغَلَامُ فَكَلَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: كَلَمْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَّتْ، فَانْصَرَفَتْ حَتَّى جَلَسَتْ مَعَ الرُّفَطِ الدِّينِ عِنْدَ الْمُبَتَّرِ، ثُمَّ غَلَّتْيَ مَا أَجَدُ فَجَئْتُ فَقَلَّتْ لِلْغَلَامِ أَسْنَادِ لِعُمْرٍ، فَلَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَّتْ، فَرَجَعَتْ فَجَلَسَتْ مَعَ الرُّفَطِ الدِّينِ عِنْدَ

ذکر آنحضرت ﷺ سے کیا اور آنحضرت ﷺ خاموش رہے۔ میں وہاں سے واپس آرہا تھا کہ غلام نے مجھے پکارا اور کما حضور اکرم ﷺ نے تمہیں اجازت دے دی ہے۔ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اس بان کی چارپائی پر جس سے چٹائی بھی جاتی ہے لیٹھے ہوئے تھے۔ اس پر کوئی بستہ بھی نہیں تھا۔ بان کے نشانات آپ کے پبلو مبارک پر پڑے ہوئے تھے۔ جس تکیہ پر آپ نیک لگائے ہوئے تھے اس میں چھال بھری ہوئی تھی۔ میں نے حضور اکرم ﷺ کو سلام کیا اور کھڑے ہی کھڑے عرض کیا یا رسول اللہ ! کیا آپ نے اپنی ازدواج کو طلاق دے دی ہے ؟ آنحضرت ﷺ نے میری طرف نگاہِ احتمالی اور فربیا نہیں۔ میں (خوشی کی وجہ سے) کہہ اخلا۔ اللہ اکبر۔ پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے آنحضرت ﷺ کو خوش کرنے کے لئے کہا کہ یا رسول اللہ ! آپ کو معلوم ہے ہم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب رہا کرتے تھے۔ پھر جب ہم مدینہ آئے تو ہمیں کے لوگوں پر ان کی عورتیں غالب تھیں۔ آنحضرت ﷺ اس پر مسکرا دیئے۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ! آپ کو معلوم ہے میں حصہ کے پاس ایک مرتبہ گیا تھا اور اس سے کہہ آیا تھا کہ اپنی سوکن کی وجہ سے جوت میں زیادہ خوبصورت اور تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو عزیز ہے، دھوکا میں مت رہنا۔ ان کا اشارہ عائشہؓ کی طرف تھا۔ اس پر حضور اکرم ﷺ دوبارہ مسکرا دیئے۔ میں بنے جب آنحضرت ﷺ کو مسکراتے دیکھا تو بیٹھ گیا پھر نظر اخفاکر میں نے آنحضرت ﷺ کے گھر کا جائزہ لیا۔ خدا کی قسم، میں نے آنحضرت ﷺ کے گھر میں کوئی اسی چیز نہیں دیکھی جس پر نظر رکتی۔ سواتین چجزوں کے (جو وہاں موجود تھے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ! اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ آپ کی امت کو فراخی عطا فرمائے۔ فارس و روم کو فراخی اور وسعت حاصل ہے اور انہیں دنیاوی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ آنحضرت ﷺ ابھی تک نیک لگائے ہوئے تھے لیکن اب سیدھے بیٹھے گئے اور فرمایا ابن خطاب! تمہاری نظر میں بھی یہ چیزیں اہمیت رکھتی ہیں، یہ تو

الْبَشِّرُ، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَحْدَدُ، فَجَنَّتِ الْفَلَامُ  
فَقُلْتُ: إِنْتَأْذِنْ لِعَمَرَ، فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْنِي  
فَقَالَ فَذَذَكْرُنِكَ لَهُ فَصَمَّتَ، فَلَمَّا وَتَيْتَ  
مُنْصَرًا قَالَ: إِذَا الْفَلَامُ يَذْغُونِي فَقَالَ: فَذَذَ  
أَذْنَ لَكَ النَّبِيُّ ﷺ. فَدَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ  
الله ﷺ فَإِذَا هُوَ مُضطَجِعٌ عَلَى رُمَالٍ  
حَسِيرٍ تَسْنَى بَنِيَّةَ وَبَنِيَّةَ فِرَاشٍ فَذَذَ أَثْرَ  
الرُّمَالِ بِجَنِيَّهِ مُنْكِنًا عَلَى وِسَادَةِ مِنْ أَدَمَ  
خَشْوُهَا لِيفٍ، فَسَلَّمَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَلَّتْ وَانِ  
قَائِمٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَطْلَقْتَ نِسَاءَكَ؟  
فَرَفَعَ إِلَيْنِي بَصَرَهُ فَقَالَ : ((لَا)) فَقُلْتُ:  
الله أَكْبَرُ. ثُمَّ قَلَّتْ : وَأَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْسِيُ:  
يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ رَأَيْتَنِي وَكَنَا مَغْسِرَ  
قُرْيَشٍ نَقْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ  
إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاءُهُمْ، فَبَيْسَمُ النَّبِيُّ ﷺ  
ثُمَّ قَلَّتْ : يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ رَأَيْتَنِي  
وَدَخَلْتَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَلَّتْ لَهَا لَا يَعْرِنِكَ  
أَنْ كَانَتْ جَارِنِكَ أَوْ حَنَّا مِنْكَ وَأَحْبَبَ إِلَيْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ يَرِدَ عَانِشَةَ  
فَبَيْسَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِسْمَةً أُخْرَى فَجَلَسَتْ حِينَ رَأَيْتَنِي بَيْسَمَ  
فَرَفَعَتْ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُ فِي  
بَيْتِهِ هُنْتَنَا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَمْبَةٍ ثَلَاثَةَ  
فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، اذْعُ اللَّهَ فَلَيَتَوَسَّعَ  
عَلَى أَمْكَنَكَ فَإِنْ فَارِسَا وَالرُّومَ فَذَذَ  
عَلَيْهِمْ وَأَغْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ  
الله. فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہ لوگ ہیں جنہیں جو کچھ بھالائی ملنے والی تھی سب اسی دنیا میں دے دی گئی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے اللہ سے مغفرت کی دعا کر دیجئے (کہ میں نے دنیا دی شان و شوکت کے متعلق یہ غلط خیال دل میں رکھا) چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کو اسی وجہ سے انتیں دن تک الگ رکھا کہ حصہ نے آنحضرت ﷺ کا راز عائشہؓ سے کہہ دیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایک ممینہ تک میں اپنی ازواج کے پاس نہیں جاؤں گا۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر عتاب کیا تو آنحضرت ﷺ کو اس کا بہت رنج ہوا (اور آپ نے ازواج سے الگ رہنے کا فیصلہ کیا) پھر جب انتیسویں رات گزر گئی تو آنحضرت ﷺ عائشہؓ پر ہنسنے کے گھر تشریف لے گئے اور آپ سے ابتدا کی۔ عائشہؓ پر ہنسنے کے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے قسم کھلائی تھی کہ ہمارے یہاں ایک ممینہ تک تشریف نہیں لا سکیں گے اور ابھی تو انتیں ہی دن گزرے ہیں میں تو ایک ایک دن گن رہی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ ممینہ انتیں کا ہے۔ وہ ممینہ انتیں ہی کا تھا۔ عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آیت تثیر نازل کی اور آنحضرت ﷺ اپنی تمام ازواج میں سب سے پہلے میرے پاس تشریف لائے (اور مجھ سے اللہ کی وحی کا ذکر کیا) تو میں نے آنحضرت ﷺ کو ہی پسند کیا۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے اپنی تمام دوسروں ازواج کو اختیار دیا اور سب نے وہی کہا جو حضرت عائشہؓ پر ہنسنے کہہ چکی تھیں۔

وَكَانَ مُتَكَبِّرًا فَقَالَ (إِنَّمَا فِي هَذَا أَنْتَ يَا أَنْهَا الْعَطَابُ؟ إِنْ أُولَئِكَ قَوْمٌ فَذَ عَجَلُوا طَبَابِهِمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا)، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اسْتَغْفِرُ لِي. فَأَعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْأَخْدِيدَثِ، حِينَ أَفْسَدَهُ حَفْصَةُ إِلَيْهِ عَائِشَةَ تِسْعَ وَعَشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ قَالَ : ((مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا)) مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدِتِهِ عَلَيْهِنَّ. حِينَ عَاتَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعَ وَعَشْرُونَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَهَدَأَهَا، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ كُنْتَ فَذَ الْأَسْمَتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا، وَإِنَّمَا أَصْبَحْتَ مِنْ تِسْعَ وَعَشْرِينَ لَيْلَةً أَعْدُهَا عَدًا، فَقَالَ : ((الشَّهْرُ تِسْعَ وَعَشْرُونَ)), فَكَانَ ذَلِكَ الشَّهْرُ تِسْعَ وَعَشْرِينَ لَيْلَةً، فَأَلَّتْ عَائِشَةَ : فَلَمْ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى آيَةَ التَّخْيِيرِ فَهَدَأَهَا بِي أَوْلَى اغْرِيَةِ مِنْ نِسَائِهِ فَأَخْرَجَهُ، فَلَمْ خَيَّرْ نِسَاءَهُ كُلَّهُنَّ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةَ.

[راجح: ۸۹]

**لشیعیج** دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے اپنی بیٹی حضرت حصہؓ پر ہنسنے سے کما کہ آنحضرت ﷺ سے کچھ مت کما کر آپ کے ہاں رہنے والی اشرنی بیٹی ہے اگر تھہ کو کسی چیز کی حاجت ہو، تھلی ہی درکار ہو تو مجھ سے کوئی میں لا دوں گا، آنحضرت ﷺ سے مت کرنا۔ یہاں سے باب کامطلب نکلا ہے کہ خاوند کے بارے میں باپ کا اپنی بیٹی کو سمجھانا جائز ہے بلکہ ضروری ہے۔ جس میں ازواج مطرات کو آنحضرت ﷺ کے ساتھ رہنے یا الگ ہو جانے کا اختیار دیا گیا تھا۔

### باب شوہر کی اجازت سے عورت کو نفلی روزہ

رکھنا جائز ہے

(۵۱۹۲) ہم سے محمد بن مقاول نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ نے خبر

### ۸۵ - باب صوم المرأة ياذن

زوجها تطوعا

- حدثنا محمد بن مقابل أخبرنا

دی، کہا تم کو میرنے خردی، انسیں ہمام بن منبه نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا، اگر شوہر گھر پر موجود ہے تو کوئی عورت اس کی اجازت کے بغیر (نقل) روزہ نہ رکھے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ هَمَّامَ بْنِ مَنْبَهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَتَقْلِمُهَا شَاهِدًا، إِلَّا يَا ذَلِكَ)).

[راجع: ۲۰۶۶]

**نقیل روزہ نقیل عبادت** ہے اور خالد کی اطاعت عورت کے لئے فرض ہے۔ اس لئے نقیل عبادت سے فرض کی ادائیگی ضروری ہے۔ مرد ان میں اگر اپنی بیوی سے ملاپ ہاہے تو عورت کو نقیل روزہ ختم کرنا ہو گا۔ لذا پسلے ہی اجازت لے کر اکر روزہ رکھے تو بہتر ہے۔

### باب جو عورت غصہ ہو کر اپنے شوہر کے بستر سے الگ ہو کر رات گزارے، اس کی برائی کا بیان

(۵۱۹۳) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا تم سے ابن ابی عدی نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ آنے سے (نارا نصکی کی وجہ سے) انکار کر دے تو فرشتے صح تک اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔

عورت کا غصہ بجا ہو یا بے جا گرا اطاعت کے پیش نظر اس کا فرض ہے خالد کے بستر پر حاضر دن اگر وہ خلی میں رات کو ایسا نہ کرے تو بالٹک اس وعید شدید کی سختی ہے۔ عورت کے لئے خالد کی اطاعت ہی اس کی زندگی کو بہتر نہ کسکتی ہے۔

(۵۱۹۴) ہم سے محمد بن عرعہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا تم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے قادہ نے بیان کیا، ان سے زوارہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا اگر عورت اپنے شوہر سے نارا نصکی کی وجہ سے اس کے بستر سے الگ تھلگ رات گزارے تو فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت بھیجتے ہیں جب تک وہ اپنی اس حرکت سے باز نہ آجائے۔

### باب عورت اپنے شوہر کے گھر میں آنے کی کسی غیر مرد کو اس کی اجازت کے بغیر اجازت نہ دے

(۵۱۹۵) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا، کہا تم کو شیعہ نے خردی، کہا تم سے ابو الزناد نے بیان کیا، ان سے اعرج نے اور ان سے حضرت

### ۸۶- باب إذا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا

۵۱۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَهْرَاءُ حَدَّثَنَا أَبْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شَهْبَةَ عَنْ سَلِيمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا دَعَا الرَّجُلُ اغْرِيَةَ إِلَيْ فِرَاشِهِ، فَلَمَّا تَأْتَ أَنْ تَجِيَءَ، لَعْنَهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُضْبَحَ)). [راجع: ۳۲۳۷]

عورت کا غصہ بجا ہو یا بے جا گرا اطاعت کے پیش نظر اس کا فرض ہے خالد کے بستر پر حاضر دن اگر وہ خلی میں رات کو ایسا نہ کرے تو بالٹک اس وعید شدید کی سختی ہے۔ عورت کے لئے خالد کی اطاعت ہی اس کی زندگی کو بہتر نہ کسکتی ہے۔

۵۱۹۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزْعَرَةَ حَدَّثَنَا شَهْبَةُ عَنْ فَقَادَةَ عَنْ زَوْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا، لَعْنَهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُرَجَعَ)). [راجع: ۳۲۳۷]

### ۸۷- باب لَا تَأْذِنِ الْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا لَا حَدِيدٌ إِلَّا يَا ذَلِكَ

۵۱۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ حَدَّثَنَا شَعْبَنَ حَدَّثَنَا أَبُو الزَّنَادِ عَنِ الْأَغْرَجِ عَنْ أَبِي

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کے لئے جائز نہیں کہ اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نقلي) روزہ رکھے اور عورت کسی کواس کے گھر میں اس کی مرضی کے بغیر آنے کی اجازت نہ دے اور عورت جو کچھ بھی اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی صرخ اجازت کے بغیر خرچ کر دے تو اسے بھی اس کا آدھا ثواب ملے گا۔ اس حدیث کو ابو الزناد نے موسی بن ابی عثمان سے بھی اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ علیہ وسلم نے روایت کیا ہے اور اس میں صرف روزہ کاہی ذکر ہے۔

**لشیخ** کسی غیر مرد کا بغیر اجازت خاوند کے گھر میں داخل ہونا بھی منع ہے۔ مراد یہ ہے کہ عورت اپنے خاوند کے حکم بغیر اس مال میں سے خرچ کرے جو خاوند نے اس کو دے ڈالا ہے یعنی اپنے ماہوار میں سے مجیسے کہ ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ عورت اپنے خاوند کا مال صدقہ نہیں کر سکتی مگر ہاں اپنی صدقہ نہیں کر سکتی مگر باہم اس کے موافق ہونے سن کر خاوند ناراض ہے۔

(۵۱۹۶) ہم سے مدد نے بیان کیا، انہوں نے کہا، ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، کہا کہ ہم کو تمی نے خردی، انہیں ابو عثمان نے، انہیں حضرت اسماعیل رضی اللہ علیہ وسلم نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت غریبوں کی تھی۔ مالدار (جنت کے دروازے پر حساب کے لئے) روک لئے گئے تھے البتہ جنم والوں کو جنم میں جانے کا حکم دے دیا گیا تھا اور میں جنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والی زیادہ عورتیں تھیں۔

**لشیخ** اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ عورتیں چونکہ اکثر خاوند کے بے اجازت غیر لوگوں کو گھر میں بلا لیتی ہیں اس وجہ سے وزن کی سزاوار ہوئیں۔ آخر حضرت مسیح صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دیکھنا عالم رویا میں تھا۔ آپ نے جو دیکھا ہے برحق ہے اور غریب دیندار وہ بہشت میں جانے کے پلے سزاوار، ہیں مالدار مسلمانوں کا داخل غربائے مسلمین کے بعد ہو گا۔

باب عشیر کی ناشکری کی سزا عشیر خاوند کو کہتے ہیں عشیر  
شریک یعنی ساجھی کو بھی کہتے ہیں

یہ لفظ معاشرے سے نکالا ہے جس کے معنی خلط ملٹری یعنی ملا دینے کے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ علیہ وسلم نے آخر حضرت مسیح صلی اللہ علیہ وسلم

هزیرۃ رضی اللہ عنہ آٹھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ((لا يحل للمرأة ان تصوم وزوجها شاهدة الا ياذنه، ولا تأذن في بيته الا ياذنه، وما أفت من نفقة عن غير أمره فإنه يؤدي إلى شطرة)). وزواه أبو الزناد أيضاً عن موسى عن أبيه عن أبي هزيرة في الصوم. [راجع: ۲۰۶۶]

**لشیخ** کسی غیر مرد کا بغیر اجازت خاوند کے گھر میں داخل ہونا بھی منع ہے۔ مراد یہ ہے کہ عورت اپنے خاوند کا مال صدقہ نہیں کر سکتی مگر باہم اس کے موافق ہونے سن کر خاوند ناراض ہے۔

۵۱۹۶ - حدثنا مسند حدثنا إسماعيل أخبرنا التيمي عن أبي عثمان عن أسامة عن النبي ﷺ قال: ((فُمْتَ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَتْ عَامَةً مِنْ دَخْلِهَا الْمَسَاكِينُ، وَاصْحَابُ الْجَنَّةِ مَحْبُوسُونَ، غَيْرَ أَنَّ اصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، وَفُمْتَ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَةً مِنْ دَخْلِهَا النِّسَاءُ)). طرفہ فی : ۶۵۴۷

۸۹ - باب كُفَّارَ الْعَشِيرِ وَهُوَ الزَّوْجُ وَهُوَ الْخَلِيلُ مِنَ الْمُعَاشَةِ فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے روایت کیا ہے۔

(۵۱۹) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں زید بن اسلم نے، انہیں عطاء بن یسار نے اور انہیں حضرت عبد اللہ بن عباس نے، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں سورج گر ہن ہوا تو آنحضرت ﷺ نے لوگوں کے ساتھ اس کی نماز پڑھی۔ آپ نے بہت لماقیم کیا اتنا طویل کہ سورہ بقرہ پڑھی جائے۔ پھر طویل رکوع کیا۔ رکوع سے سراخا کر بہت دیر تک قیام کیا۔ یہ قیام پسلے قیام سے کچھ کم تھا۔ پھر آپ نے دو سراطویل رکوع کیا۔ یہ رکوع طوالت میں پسلے رکوع سے کچھ کم تھا۔ پھر سراخا کیا اور سجدہ کیا۔ پھر دوبارہ قیام کیا اور بہت دیر تک حالت قیام میں رہے۔ یہ قیام پسلی رکعت کے قیام سے کچھ کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا، یہ رکوع پسلے رکوع سے کچھ کم طویل تھا۔ پھر سراخا کیا اور طویل قیام کیا۔ یہ قیام پسلے قیام سے کچھ کم تھا۔ پھر رکوع کیا، طویل رکوع۔ اور یہ رکوع پسلے رکوع سے کچھ کم طویل تھا۔ پھر سراخا کیا اور سجدہ میں گئے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو گرہن ختم ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دونشانیاں ہیں، ان میں گر ہن کسی کی موت یا کسی کی حیات کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ اس لئے جب تم گر ہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ؟ ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ سے کوئی چیز بڑھ کر لی۔ پھر ہم نے دیکھا کہ آپ ہم سے ہٹ گئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تھی یا (آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا راوی کو شک تھا) مجھے جنت دکھائی گئی تھی۔ میں نے اس کا خوشہ توڑنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا اور اگر میں اسے توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اسے کھاتے اور میں نے دوزخ دیکھی آج کا اس سے زیادہ بہت ناک منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اس میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ؟ ایسا کیوں ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ شوہر کی ناشکری کرتی ہے اور ان کے

٥١٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ اللَّهُ قَالَ: حَسِّفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ وَالنَّاسُ مَعَهُ، فَقَامَ قِيَاماً طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَرَّ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَاماً طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ، فَقَامَ قِيَاماً طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَاماً طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ أَنْصَرَفَ، وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتٍ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لَا يَخْسِفُانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاةِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَأَيْنَاكَ تَنَوَّلْتَ شَيْئاً فِي مَقَامِكَ هَذَا، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكْفُكْفُتَ، فَقَالَ: ((إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرَيْتُ الْجَنَّةَ، فَتَنَوَّلْتَ مِنْهَا غَنْفُودًا، وَلَوْ أَخْدَتَهُ لَا كُلُّنَا مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا)). وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرِ كَالَّيْمَ منْظَرًا قُطُّ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ)). قَالُوا: لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ:

احسان کا انکار کرنی ہیں، اگر تم ان میں سے کسی ایک کے ساتھ زندگی بھر بھی حسن سلوک کا معاملہ کرو پھر بھی تمہاری طرف سے کوئی جیزے اس کے لئے ناگواری خاطر ہوئی تو کہ دے گی کہ میں نے تم سے کبھی بھلانی دیکھی ہی نہیں۔

**لئے چھ** حدیث میں نماز کسوف کا بیان ہے آخر میں وزن خ کا ایک نظارہ پیش کیا گیا ہے جو نافرمان عورتوں سے متعلق ہے۔ اسی سے باب کا مطلب ثابت ہوتا ہے عورتوں کی یہ نظرت ہے جو بیان ہوئی الاماشاء اللہ۔ بہت کم تک جنت عورتوں ایسی ہوتی ہیں جو شکر گزار اور اطاعت شمار ہوں۔

(۵۱۹۸) ہم سے عثمان بن عیش نے بیان کیا، کہا ہم سے عوف نے بیان کیا، ان سے ابو حازم نے، ان سے عمران نے اور ان سے نبی کرم شفیع نے فرمایا کہ میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اس کے اکثر رہنے والے غریب لوگ تھے اور میں نے وزن خ میں جھانک کر دیکھا تو اس کے اندر رہنے والی اکثر عورتوں تھیں۔ اس روایت کی متابعت ابوالیوب اور سلم بن زریر نے کی ہے۔

### باب تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے

اس حدیث کو ابو جحیفہ (عبد اللہ بن وہب عامری) نے رسول اللہ ﷺ سے مرفعاً روایت کیا ہے۔

(۵۱۹۹) ہم سے محمد بن مقابل نے بیان کیا، کہا ہم کو اوزاعی نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے تجھیں این ابی کثیر نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رض نے بیان کیا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عبد اللہ! کیا میری یہ اطلاع صحیح ہے کہ تم (روزانہ) دن میں روزے رکھتے ہو اور رات بھر عبادت کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہی بہل یا رسول اللہ! آنحضرت شفیع نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو، روزے بھی رکھو اور بلا روزے بھی رہو۔ رات میں عبادت بھی کرو اور سو بھی۔ کیونکہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔

((يَكْفِرُهُنْ)) قيلَ يَكْفُرُنَ بِاللهِ قَالَ: ((يَكْفُرُنَ الْقَشِيرَ وَيَكْفُرُنَ الْإِخْسَانَ لَوْ أَخْسَنْتَ إِلَيْيِ إِخْدَاهُنَ النَّذْرَ فَمَمْ رَأَتْ مِنْكَ شَهِيدًا قَاتَلَ مَا رَأَيْتَ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ)).

**لئے چھ** حدیث میں نماز کسوف کا بیان ہے آخر میں وزن خ کا ایک نظارہ پیش کیا گیا ہے جو نافرمان عورتوں سے متعلق ہے۔ اسی سے باب کا مطلب ثابت ہوتا ہے عورتوں کی یہ نظرت ہے جو بیان ہوئی الاماشاء اللہ۔ بہت کم تک جنت عورتوں ایسی ہوتی ہیں جو شکر گزار اور اطاعت شمار ہوں۔

۵۱۹۸ - حَدَّثَنَا عَشْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمَ حَدَّثَنَا عَوْنَفُ عَنْ أَبِيهِ رَجَاءَ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَطْلَفْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا فَقَرَاءَةً وَأَطْلَفْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النَّسَاءَ)). تَابَعَهُ أَبُو بَرْ سَلَمَ بْنُ زَرِيرٍ۔ [راجع: ۳۲۴۱]

۹۰ - باب لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ أَبُو جَحِيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۵۱۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَابِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِيهِ كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((يَا عَبْدَ اللهِ أَلَمْ أَخْبِرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَنْقُومُ اللَّيلَ؟)) قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلْ، صُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنْ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ، وَإِنْ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ، وَإِنْ لِرُوْجِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ)). [راجع: ۱۱۳۱]

ابو جعیفہ عامری وفات نبوی کے وقت مبالغہ تھے۔ بعد میں انہوں نے کوفہ میں قیام کیا اور ۲۷ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔  
ان کی رسول کریم ﷺ سے ساعت ثابت ہے۔

### باب یہوی اپنے شوہر کے گھر کی حاکم ہے

(۵۲۰۰) ہم سے عبدالنے بیان کیا، انہوں نے کماہم کو مبدی اللہ نے خبر دی، انہوں نے کماہم کو موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہمانے کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہو گا۔ امیر (حاکم) ہے، مرد اپنے گھروں پر حاکم ہے۔ عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں پر حاکم ہے۔ تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہو گا۔

اس حدیث کی مطابقت ترجیح باب سے یوں ہے کہ جب ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق باز پر سوگی تو یہوی سے شوہر کے گھر کے متعلق ہو گی کہ اس نے اپنے شوہر کے گھر کی نگرانی کی یا نہیں۔ اسی طرح ہر ایک ذمہ دار سے سوال کیا جائے گا۔

### باب سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ کا فرماتا کہ "مرد عورتوں کے اوپر حاکم ہیں۔ اس لئے کہ اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر برداشتی دی ہے"۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان "بیشک اللہ برداشتی رفتہ والا بڑی عظمت والا ہے" تک

(۵۲۰۱) ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا، انہوں نے کماہم سے سلیمان نے بیان کیا، انہوں نے کماکہ مجھ سے حمید نے بیان کیا اور ان سے حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازویں مطررات سے ایک مہینہ تک الگ رہے اور اپنے ایک بالاخانہ میں قیام کیا، پھر آپ انہیں دن کے بعد گھر میں تشریف لائے تو کماگیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینہ کے لئے عمد کیا تھا! انحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ مہینہ ۲۹ کا ہے۔

باب انحضرت ﷺ کا عورتوں کو اس طرح پر چھوڑنا کہ ان

### ۹۱ - باب المرأة راعية في بيت

زوجها

۵۲۰۰ - حَدَّثَنَا عَنْدَانُ أَخْبَرَنَا عَنْهُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ غُفْرَةَ عَنْ نَافِعِهِ عَنْ أَنَّ  
غَمْرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ:  
((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْنُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ،  
وَالْأَمْرِ رَاعٍ، وَالرُّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ  
بَيْتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا  
وَوَلْدِهِ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْنُوْلٌ عَنْ  
رَعِيَّتِهِ)). [راجع: ۸۹۳]

اس حدیث کی مطابقت ترجیح باب سے یوں ہے کہ جب ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق باز پر سوگی تو یہوی سے شوہر کے گھر کے متعلق ہو گی کہ اس نے اپنے شوہر کے گھر کی نگرانی کی یا نہیں۔ اسی طرح ہر ایک ذمہ دار سے سوال کیا جائے گا۔

### ۹۲ - باب قول الله تعالى :

«الرَّجَالُ قَوْمُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ  
اللهُ بِعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ - إِلَى قَوْلِهِ - إِنَّ  
اللهَ كَانَ عَلَيْهَا كَبِيرًا»

۵۲۰۱ - حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ مَخْلِدٍ حَدَّثَنَا  
سَلِيمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي حَمْدَةُ عَنْ أَنَسِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ آلِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ  
بَنَائِهِ شَهْرًا، وَقَدْ فِي مُشْرِبَةِ اللَّهِ، فَنَزَّلَ  
لِي سِنْعَ وَعَشْرِينَ، فَقَبِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،  
إِنَّكَ آتَيْتَ شَهْرًا، قَالَ: ((إِنَّ الشَّهْرَ سِنْعَ  
وَعَشْرُونَ)). [راجع: ۳۷۸]

### ۹۳ - باب هجرة النبي ﷺ

کے گھروں ہی میں نہیں گئے اور معاویہ بن حیدہ سے مرفوعاً مروی ہے (اسے ابو داؤد وغیرہ نے نکلا ہے) کہ عورت کاچھوڑنا گھری میں ہو گر پہلی حدیث (یعنی حضرت انس بن مالک کی) زیادہ صحیح ہے جس سے یہ نکات ہے کہ دوسرے کھر میں جا کر رہ جانا بھی درست ہے۔

(۵۲۰۲) ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا، ان سے ابن حرقع نے (دوسری سد) امام بخاری نے کما اور مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کما ہم کو حضرت عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، انہیں ابن حرقع نے خبر دی، کما کہ مجھے تیجی بن عبد اللہ بن صیفی نے خبر دی، انہیں عکرمہ بن عبد الرحمن بن حارث نے خبر دی اور انہیں حضرت ام سلمہ بن حوشی نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک واقعہ کی وجہ سے) قسم کھانی کہ یعنی بعض ازواج کے بیان ایک مینہ تک نہیں جائیں کے۔ پھر جب انہیں دن گزر گئے تو آنحضرت ﷺ ان کے پاس صبح کے وقت گئے یا شام کے وقت آنحضرت ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ نے تو قسم کھانی تھی کہ ایک مینہ تک نہیں آئیں گے؟ آپ نے فرمایا کہ مینہ انہیں دن کا بھی ہوتا ہے۔

(۵۲۰۳) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، کما ہم سے مروان بن معاویہ نے، کما ہم سے ابو یعقوب نے بیان کیا، کما کہ ہم نے ابو الحسن کی مجلس میں (مینہ پر) بحث کی تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابن عباس بنی بشیر نے بیان کیا، انہوں نے کما کہ ایک دن صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ کی ازواج رو رہی تھیں، ہر زوجہ مطہرہ کے پاس ان کے گھروں مے موجود تھے۔ مسجد کی طرف گیا تو وہ بھی لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس وقت ایک کھرو میں تشریف رکھتے تھے۔ انہوں نے سلام کیا لیکن کسی نے جواب نہیں دیا۔ انہوں نے پھر سلام کیا لیکن کسی نے جواب نہیں دیا۔ پھر سلام کیا اور اس مرتبہ بھی کسی نے جواب نہیں دیا تو آواز دی (بعد میں اجازت ملنے پر) آنحضرت ﷺ کی خدمت میں گئے اور عرض کیا کیا آنحضرت ﷺ نے اپنی ازواج کو

نساءہ فی غیر بیوتهنَ

وَيَذْكُرُ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَفِعَةَ (غَيْرَ أَنْ لَا يَهْجُرَ الْأُنْثَى فِي الْبَيْتِ) وَالْأُولَأُ أَصْحَحُ

٥٢٠٢ - حدثنا أبو عاصم عن ابن حريق ح. وحدثني محمد بن مقاتل أخبرنا عبد الله ابن حريق قال: أخبرني يحيى بن عبد الله بن صيفي أن عكرمة بن عبد الرحمن بن العمار أخبره أن أم سلامة أخبرته أن النبي ﷺ حلف لا يدخل على بعض أهله شهرًا، فلما مرضت سعده وعشرون يوماً غداً عليهن أو راح فقيل له: يا نبي الله حلفت أن لا تدخل عليهن شهرًا، قال: ((إن الشفاعة تكون سعة وأعشرين يوماً)). [راجع: ۱۵۱]

٥٢٠٣ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا مروان بن معاویة حدثنا أبو يعقوب قال: تذاكرنا عند أبي الصحن فقل: حدثنا ابن عباس قال: أصبخنا يوماً ونساء النبي صلى الله عليه وسلم ينكبن عند كل امرأة منها أهلها، فخرجت إلى المسجد فإذا هو ملاقاً من الناس، فجاءه عمر بن الخطاب فصعد إلى النبي ﷺ وهو في غرفته له فسلم فلم يوجه أحد، ثم سلم فلم يوجه أحد ثم سلم فلم يوجه أحد، فناداه، فدخل على النبي صلى الله عليه وسلم فقال: أطلقت النساء؟ فقال:

طلاق دے دی ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ایک میسہ تک ان سے الگ رہنے کی قسم کھلائی ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اتنیں دن تک الگ رہے اور پھر اپنی بیویوں کے پاس گئے۔

اصطلاح میں اسی کو ایماء کہا جاتا ہے لیکن مدت مقررہ کے لئے اپنی بیوی سے الگ رہنے کی قسم کھالیتادت پوری ہونے کے بعد مٹا جائز ہو جاتا ہے۔

باب عورتوں کو مارنا مکروہ ہے  
اور اللہ کافر ماننا کہ اور انہیں اتنا ہی مارو  
جو ان کے لئے سخت نہ ہو

((لا، ولکن آئیتِ منہن شہراً)، فمکث  
تسعاً وعشرين ثمَّ دخلَ علی نسائِهِ.

٩٤ - باب ما يُكْرَهُ مِن ضَرْبِ  
النِّسَاءِ، وَقَوْلُهُ :  
هُوَ أَضْرِبُوهُنَّ هُنَّ أَيْ ضَرْبًا غَيْرَ مُتَرَجِّ

**لشیخ** یعنی معمولی مارنا کہتے ہو تو فی شرح العینی للحلبی للزوج ان بضریبها علی ترک الصلوة والغسل فی الاصلح کمالہ ان بضریبها علی ترک الزينة اذا ارادوا الا جابة الى الزوج اذا دعاها والخروج بغير اذن یعنی خلوند کے لئے جائز ہے کہ عورت کو نماز چھوڑنے پر مارے اور عضل چھوڑنے پر بھی مارے جیسا کہ اسے زینت کے ترک پر مارتا ہے جب وہ مرد اس کی زینت ہاہے یا بالآخر پر وہ نہ آئے یا بغیر اجازت وہ باہر جائے جیسا کہ ان پر وہ مارتا ہے۔ لہذا عورت کو ہاہنے کہ مرد کے ہر حکم کی فرمانبرداری کرے جو شریعت کے خلاف نہ ہو۔

(٥٢٠٣) ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا تم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، ان سے بشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں کوئی شخص اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح نہ مارے کہ پھر دوسرے دن اس سے ہم بستر ہو گا۔

باب عورت گنہ کے حکم میں  
اپنے شوہر کا کہنا نہ مانے

(٥٢٠٥) ہم سے خلاد بن سعید نے بیان کیا کہا تم سے ابراہیم بن مانع نے، ان سے حسن نے وہ مسلم کے صاحبزادے ہیں، ان سے صفیہ رضی اللہ عنہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبلہ النصاری ایک خاتون نے اپنی بیٹی کی شادی کی تھی۔ اسکے بعد لڑکی کے سر کے بال بیماری کی وجہ سے اڑ گئے تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے اسکا ذکر کیا اور کہا کہ اسکے شوہرنے اس سے کہا ہے کہ اپنے بالوں کے ساتھ (دوسرے مصنوعی بال) جوڑے۔ آنحضرت ﷺ نے

٤ - حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سَفِيَّاً عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ النَّبِيِّ قَالَ: ((لَا يَجِدُنَّ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً جَلَّدَتِ الْعَبْدَ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِي آخرِ الْيَوْمِ)). [راجع: ۲۳۷۷]

٩٥ - باب لَا تُطِيعُ الْمَرْأَةَ زَوْجَهَا  
فِي مُفْسِدَةٍ

٥٢٠٥ - حدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ نَافِعٍ عَنْ الْحَسَنِ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ زَوْجَتَ ابْنِهِ، فَمَنْعَطَ شَغْرَ رَأْسِهَا، فَجَاءَتِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَتْ: إِنَّ زَوْجَهَا أَمْرَيَهُ أَنْ أَصْبِلَ فِي شَغْرِهَا فَقَالَ :

اس پر فرمایا کہ ایسا تو ہرگز مت کر کیونکہ مصنوعی بال سپر رکھ کے جو جوڑے تو ایسے بال جوڑنے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر شوہر شریعت کے حکم کے خلاف کوئی بات کے تو عورت اگر اس کو بجا نہ لائے تو اس پر گناہ نہ ہو گا۔

### باب اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے نفرت اور منہ موڑنے کا خوف ہو

(۵۲۰۶) ہم سے این سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو ابو محاویہ نے جبودی، انسیں شام بن عروہ نے، انسیں ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آیت "اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے نفرت اور منہ موڑنے کا خوف محسوس کرے۔" کے متعلق فرمایا کہ آیت میں ایسی عورت کا بیان ہے جو کسی مرد کے پاس ہو اور وہ مرد اسے اپنے پاس زیادہ نہ بلاتا ہو بلکہ اسے طلاق دینے کا ارادہ رکھتا ہو اور اس کے بجائے دوسری عورت سے شادی کرنا چاہتا ہو لیکن اس کی موجودہ یہوی اس سے کے کہ مجھے اپنے ساتھ ہی رکھو اور طلاق نہ دو۔ تم میرے سوا کسی اور سے شادی کر سکتے ہو، میرے خرچ سے بھی تم آزاد ہو اور تم پر باری کی بھی کوئی پابندی نہیں تو اس کا ذکر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہے کہ "پس ان پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ آپس میں صلح کر لیں اور صلح بحر حال بہتر ہے۔"

### باب عزل کا حکم کیا ہے؟

(۵۲۰۷) ہم سے مسدود بن مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے سیدی بن سعید نے بیان کیا، ان سے ابن جریج نے، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ہم عزل کیا کرتے تھے۔

(۵۲۰۸) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا، انسیں عطاء نے بخ

((لَا، إِنَّهُ قَدْ لَمَّاَنِ الْمُوَصِّلَاتِ)).

[طرفة فی : ۵۹۳۴].

### ۹۶۔ باب هَوَانِ امْرَأَةٍ حَافَتْ مِنْ

بَعْلِهَا نُشُورًا أَوْ إِغْرَاضًا

۵۲۰۶۔ حدثنا ابن سلامٌ أخبرنا أبو معاويةٌ عن هشامٍ عن أبيه عن عائشةَ رضي الله عنها هَوَانِ امرأةٍ حافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُورًا أَوْ إِغْرَاضًا

قالت: هي امرأة تكون عند الرجل لا يستكثِرُ منها، فبريد طلاقها ويترُجُّ غيرها، تقول له: أنسكتني ولا تطلقني، ثم ترُجُّ غيري، فانت لي حلٌّ من النفقة علىي والقسمة لي، فذلت قول الله تعالى: ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصلحُ خَيْرٌ﴾.

[راجع: ۲۴۰۰]

### ۹۷۔ باب العزل

۵۲۰۷۔ حدثنا مسددٌ حدثنا يحيى بن سعيدٍ عن ابن جريرٍ عن عطاءٍ عن جابرٍ قال: كُنا نغزل على عهد النبي ﷺ.

[طرفة فی : ۵۲۰۹]

۵۲۰۸۔ حدثنا عليٌّ بن عبد الله حدثنا سفيان قال عمرٌ أخْرَيَ عطاءً مساع

دی، انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے نہ، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ کے زمانہ میں جب قرآن نازل ہوا تھا، تم عزل کرتے تھے۔ (۵۲۰۹) اور عمرو بن دینار نے بیان کیا، عطا سے اور انہوں نے حضرت پیر شمس اللہ عنہ سے کہ قرآن نازل ہوا تھا اور تم عزل کرتے تھے۔ (۵۲۱۰) ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا، کہا ہم سے جو یہ نے بیان کیا، ان سے امام مالک بن انس نے، ان سے زہری نے، ان سے ابن حیزرنے اور ان سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ (ایک غزوہ میں) ہمیں قیدی عورتیں ملیں اور ہم نے ان سے عزل کیا۔ پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا حکم پوچھا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تم واقعی ایسا کرتے ہو؟ تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا (پھر فرمایا) تیامت تک جو روح بھی پیدا ہونے والی ہے وہ اپنے وقت پر اپیدا ہو کر رہے گی۔ پس تمہارا عذاب کرنا ایک عبث حرکت ہے۔

### باب سفر کے ارادہ کے وقت اینی کئی بیویوں میں سے انتخاب کے لئے قرعداً والنا

(۵۲۱۱) ہم سے ابو حییم نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الواحد بن ایمن نے، کہا کہ مجھ سے این ابی طلیکہ نے، ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ بنت ابی طلیکہ نے کہ بھی کریم جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج کے لئے قرعداً لائتے۔ ایک مرتبہ قرعداً عائشہ اور حفصہ بنت ابی طلیکہ کے حضور اکرم ﷺ رات کے وقت معمولاً چلتے وقت عائشہ بنت ابی طلیکہ کے ساتھ باقیتیں کرتے ہوئے چلتے۔ ایک مرتبہ حفصہ بنت ابی طلیکہ نے ان سے کہ آج رات کیوں نہ تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ اور میں تمہارے اونٹ پر تاکہ تم بھی نئے مناظر دیکھ سکو اور میں بھی۔ انہوں نے یہ تجویز قبول کر لی اور (ہر ایک دوسرے کے اونٹ پر) سوار ہو گئیں۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ عائشہ بنت ابی طلیکہ کے اونٹ کے پاس تشریف لائے۔ اس وقت اس پر حفصہ بنت ابی طلیکہ ہوئی تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے انسیں سلام کیا، پھر جلتے رہے، جب پڑا، ہوا تو

جاہر رضی اللہ عنہ قائل: کُنَّا نَغْرِي  
وَالْقُرْآنَ يَنْزَلُ۔ [راجح: ۵۲۰۷]  
۵۲۰۹ - وَعَنْ عَمْرٍ وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَابِرٍ قَالَ  
كُنَّا نَغْرِي عَلَى عَبِيدٍ أَسْنَى بْنَ حَابِرٍ وَالْقُرْآنَ يَنْزَلُ  
۵۲۱۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ  
أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوبِرِيَّةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَّسٍ  
عَنْ الرَّهْبَرِيِّ. عَنْ أَبِي مُحْرِيْرَةِ عَنْ أَبِي  
سَعِيدِ الْخُدْرَيِّ قَالَ: أَصْنَأْ سَبَّ. فَكَانَ  
نَعْرَنَ، فَسَأَلَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَوْ  
إِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ))، ثُلَّبَ نَلَّا (مَا مِنْ نَسَمَةٍ  
كَانَتْ إِلَيْيَّ إِلَيْهِ الْقِيَامَةُ إِلَّا هِيَ كَانَةٌ)).

[راجح: ۵۲۲۶] کویا آپ نے اس کو پسند نہیں فرمایا۔

### ۹۸- باب القرعة بين النساء إذا أرادت سفراً

۵۲۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَنْ  
الْوَاحِدِ الْمُنْبِتِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبْنُ أَبِي  
الْمُسْكَةِ عَنْ النَّافَاسِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ  
أَفْرَعَ بَيْنَ نِسَاءِهِ. فَطَارَتِ الْقِرْعَةُ لِعِصَمِهِ  
وَحَفْصَتِهِ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ بِاللَّيلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ  
تَحْدِيثَ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ الْأَنْجَوِيَّةُ لِمَلِيلَةِ  
بَعْرِي وَأَرْكَبَ بَعْرِيَكَ تَنْظِيرَ وَانْظَرَ.  
فَقَالَتْ: لَلَّى فَرَكَتْ فَجَاهَ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْيَ حَمَلَ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ  
حَفْصَةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَ حَتَّى نَرَلَوَا

حضور اکرم ﷺ کو معلوم ہوا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا س میں نہیں ہیں (اس غلطی پر عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس درجہ رنج ہوا کہ) جب لوگ سواریوں سے اتر گئے تو امام المؤمنین نے اپنے پاؤں اذخر گھاس میں ڈال لئے اور دعا کرنے لگی کہ اے میرے رب! مجھ پر کوئی بچھویا سانپ سلط کر دے جو مجھے ڈس لے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ سے تو کچھ کہ نہیں سکتی تھی کیونکہ یہ حرکت خود میری ہی تھی۔

**لشیخ** یہ اس لئے کہ آنحضرت ﷺ تو تشریف لائے مگر حضرت عائشہؓ اپنے قصور سے خود محروم رہ گئیں۔ نہ وہ سرے کے اونٹ پر سوار ہوتیں نہ آپؐ کی شرف ہم کلائی سے محروم رہتیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا بھی اس میں کچھ قصور نہ تھا۔ اسی رنج کے مارے اپنے کو کوئے لگیں۔ اور اپنے پاؤں گھاس میں ڈال لئے جس میں زہر لیلے کیزے بکھرت رہتے تھے۔

باب عورت اپنے شوہر کی باری اپنی سوکن کو دے سکتی ہے  
اور اس کی تقسیم کس طرح کی جائے؟

(۵۲۱۲) ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا، اس سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والدے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی تھی اور رسول اللہ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں خود ان کی باری کے دن اور سودہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن رہتے تھے۔

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے بڑھاپے میں ایسا کر دیا تھا تاکہ میں حضور ﷺ طلاق نہ دے دیں۔

باب یویوں کے درمیان انصاف کرنا واجب ہے۔ اور اللہ نے سورہ نساء میں فرمایا کہ ”اگر تم اپنی کئی یویوں کے درمیان انصاف نہ کر سکو (تو ایک ہی عورت سے شادی کرو) آخر آیت ”واسعًا حکیماً“ تک

**لشیخ** شریعت نے چار عورتوں کو بیک وقت اپنے نکاح میں رکھنے کی اجازت تو دی ہے لیکن ساتھ ہی انصاف کی بھی تاکید کی ہے، کیونکہ عام حالات میں کئی یویوں کے درمیان انصاف قائم رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں تاکید ہے کہ صرف ایک ہی کرو تاکہ عدم انصاف کے مجرم نہ بن سکو۔ ہاں اگر انصاف کر سکتے ہو تو بیک وقت چار تک رکھ سکتے ہو۔ اس سے زیادہ کی اجازت نہیں ہے۔

حضرت امام مختاریؓ نے باب قائم کر کے قرآن پاک کی آیت کو بطور استدلال نقش فرمادیا کوئی حدیث یہاں ان کی شرط کے مطابق نہ ملی، اس لئے آیت ہی پر اکتفا فرمایا۔ وقد روی الاربعة وصححه ابن حبان والحاکم عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان بقدام بین نسائه بالعدل ویقول اللہم هذا قسمی فيما املک فلا تلمنی فيما تملک ولا املک قال الترمذی یعنی به المحجة والموادة یعنی رسول

وافتقدته عائشة۔ فلمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ رِجْلَيْهَا بَيْنَ الْأَذْخَرِ وَنَفْوِهِ : يَا رَبَّ سَلْطُ عَلَيَّ عَفْرَبَا أَوْ حَيَّةَ تَلَدْغُنِي وَلَا أَسْتَطِعُ أَنْ أَفْوِلَ لَهُ شَيْئاً۔

۹۹ - بَابُ الْمَرْأَةِ تَهْبِتُ يَوْمَهَا مِنْ زَوْجِهَا بِصَرْتِهَا، وَكَيْفَ يُقْسِمُ ذَلِكَ

۵۲۱۲ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زَهْبِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنْ سُودَةَ بُنْتَ زَمْعَةَ وَهِبْتَ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقْسِمُ لِعَائِشَةَ بِيَوْمِهَا وَيَوْمَ سُودَةَ۔ [راجح: ۲۵۶۳]

۱۰۰ - بَابُ الْعَدْلِ بَيْنَ النِّسَاءِ

وَلَنْ تَسْتَطِعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ - إِلَى قَوْنَهِ - وَاسْعَا حَكِيمًا

کرم ﷺ ان عورتوں میں باری تقسم فرماتے اور کہتے کہ یا اللہ! یہ میری تقسم ہے جس کامیں الک ہوں، رعنی محبت اور مودت اس کا مالک تو ہے میں اس پر اختیار نہیں رکھتا ہیں اس بارے میں تو مجھ کو ولاست نہ کرنا۔

### باب اگر کسی کے پاس ایک یوہ عورت اس کے نکاح میں ہو پھر ایک کنواری سے بھی کرے تو جائز ہے

(۵۲۱۳) ہم سے مسدود بن رسید نے بیان کیا، کہا ہم سے بشر بن مفضل نے، ان سے خالد حذاء نے، ان سے ابو قلابہ نے بیان کیا اور ان سے انس بن شعبہ نے (راوی ابو قلابہ یا انس بن شعبہ نے) کہا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ نبی کرم ﷺ نے (آنے والی حدیث) ارشاد فرمائی۔ لیکن بیان کیا کہ دستور یہ ہے کہ جب کنواری سے شادی کرے تو اس کے ساتھ سات دن تک رہنا چاہئے اور جب یوہ سے شادی کرے تو اس کے ساتھ تین دن تک رہنا چاہئے۔

اس کے بعد باری دونوں کے پاس رہا کرے۔ نبی یوہی کو خادون سے ذرا وحشت ہوتی ہے خصوصاً کنواری کو جس کے لئے سات دن اس لئے مقرر کئے کہ اس کی وحشت دور ہو کر اس کا دل مل جائے اس کے بعد پھر باری باری رہے تاکہ انصاف کے خلاف نہ ہو۔

### باب کنواری یوہی کے ہوتے ہوئے جب کسی نے یوہ عورت سے شادی کی تو کوئی گناہ نہیں ہے

(۵۲۱۴) ہم سے یوسف بن راشد نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا، ان سے سفیان ثوری نے، کہا ہم سے ایوب اور خالد دونوں نے بیان کیا، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے حضرت انس بن شعبہ نے بیان کیا کہ دستور یہ ہے کہ جب کوئی شخص پہلے سے شادی شدہ یوہی کی موجودگی میں کسی کنواری عورت سے شادی کرے تو اس کے ساتھ سات دن تک قیام کرے اور پھر باری مقرر کرے اور جب کسی کنواری یوہی کی موجودگی میں پہلے سے شادی شدہ عورت سے نکاح کرے تو اس کے ساتھ تین دن تک قیام کرے اور پھر باری مقرر کرے۔ ابو قلابہ نے بیان کیا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ حضرت انس بن شعبہ نے یہ حدیث نبی کرم ﷺ سے مرفوغاً بیان کی ہے۔ اور عبدالرزاق نے بیان کیا، اُنہیں سفیان نے خبر دی، اُنہیں ایوب

۵۲۱۴ - حَدَّثَنَا مُسْدَدٌ حَدَّثَنَا يَشْرِيكٌ  
حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِيهِ قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ وَلَوْ  
شِيفْتَ أَنَّ أَنْوَارَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَلَكِنْ قَالَ: ((السُّنْنَةُ إِذَا تَزَوَّجَ  
الْبَكْرَ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا، وَإِذَا تَزَوَّجَ الشَّيْبَ  
أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا)).

[طرفة فی : ۵۲۱۴]

### باب إذا تزوج الشيب على البكر

۵۲۱۴ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا  
أَبُو أَسَمَّةَ عَنْ سُفِّيَانَ حَدَّثَنَا أَبُوبَ وَخَالِدٌ  
عَنْ أَبِيهِ قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ قَالَ: مِنْ السُّنْنَةِ  
إِذَا تَزَوَّجَ الرِّجْلُ الْبَكْرَ عَلَى الشَّيْبِ أَقَامَ  
عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسْمًا، وَإِذَا تَزَوَّجَ الشَّيْبَ  
عَلَى الْبَكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسْمَ، قَالَ  
أَبُو قَلَابَةَ: وَلَوْ شِيفْتُ لَقُلْتُ إِنَّ أَنَّا رَفِعْهُ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَنْهُ  
الْمَرْزَاقِ: أَخْبَرَنَا سُفِّيَانُ عَنْ أَبُوبَ وَخَالِدٍ  
قَالَ خَالِدٌ: وَلَوْ شِيفْتُ لَقُلْتُ رَفِعْهُ إِلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[راجع: ۵۲۱۳]

اور خالد نے خالد نے کہا کہ اگر میں چاہوں تو کہ سکتا ہوں کہ حضرت  
انس بن میثم نے یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے مرفوع ایمان کی ہے۔

**باب مرد اپنی سب یو یوں سے صحبت کر کے آخر میں ایک  
غسل کر سکتا ہے**

(۵۲۱۵) ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا، کہا ہم سے سعید نے بیان کیا اور ان سے حضرت  
انس بن مالک بن میثم نے بیان کیا کہ ایک رات میں نبی کریم ﷺ اپنی  
تمام ازواج مطہرات کے پاس گئے۔ اس وقت آنحضرت ﷺ کے نکاح  
میں نو یو یاں تحسیں۔

**۱۰۳ - باب مَنْ طافَ عَلَى نِسَاءِهِ**

**فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ**

۵۲۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ  
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرْبَيْعَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ  
قَاتِدَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثُهُمْ أَنَّ نَبِيَّ  
الله كَانَ يَطْرُفُ عَلَى نِسَاءِهِ فِي اللَّيْلَةِ  
الْوَاحِدَةِ، وَلَهُ يَوْمَنِدِ تِسْنُّعَ سَنَةً.

[راجع: ۲۶۸]

یہ حج کا واقعہ ہے احرام سے پہلے نبی کریم ﷺ نے تمام ازواج مطہرات کے ساتھ رات میں وقت گزارا تھا۔

**باب مرد کا اپنی یو یوں کے پاس دن میں**

**جانا بھی جائز ہے**

(۵۲۱۶) ہم سے فروہ نے بیان کیا، کہا ہم سے علی بن مسرو نے بیان کیا،  
ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد عروہ نے اور ان سے  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے، کہا رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز سے  
فارغ ہو کر اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور ان  
میں سے کسی ایک کے قریب بھی بیٹھتے۔ ایک دن آنحضرت ﷺ  
حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئے اور معمول سے زیادہ کافی دیر تک  
ٹھہر رہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس کی کئی یو یاں ہوں تو ہر ایک کی خیریت اور حال چال معلوم کرنے کے لئے جب ہاہے جا سکتا ہے۔

**باب اگر مرد اپنی بیاری کے دن کسی ایک بیوی کے گھر  
گزارنے کیلئے اپنی دوسری یو یوں سے اجازت لے اور  
اسے اسکی اجازت دی جائے۔**

تو یہ درست ہے اور وہ بیاری بھراں یو یو کے گھرہ سکتا ہے۔

(۵۲۱۷) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہ مجھ سے

**۱۰۴ - باب دُخُولِ الرَّجُلِ عَلَى**

**نِسَاءِ فِي الْيَوْمِ**

۵۲۱۶ - حَدَّثَنَا فَرُوْهُ حَدَّثَنَا عَلَيُّ بْنُ  
مُسْنِهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ  
الله ﷺ إِذَا أَنْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى  
نِسَاءِهِ فَلَدُنُو مِنْ إِخْدَاهُنَّ، فَلَدَخَلَ عَلَى  
حَفْصَةَ، فَأَخْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَخْتَبِسُ.

[راجع: ۴۹۱۲]

**۱۰۵ - باب إِذَا امْتَازَنَ الرَّجُلِ**

**نِسَاءَ فِي أَنْ يُمْرَضَ فِي بَيْتِ**

**بَغْضِهِنَ فَأَذِنْ لَهُ**

تو یہ درست ہے اور وہ بیاری بھراں یو یو کے گھرہ سکتا ہے۔

(۷۶) ۵۲۱۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي

سلیمان بن بلال نے بیان کیا، ان سے شام بن عروہ نے بیان کیا، نہیں ان کے والد نے خبر دی اور انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رسول اللہ ﷺ کی جس مرض میں وفات ہوئی، اس میں آپ پوچھا کرتے تھے کہ کل میری باری کس کے یہاں ہے۔ کل میری بار کس کے یہاں ہے؟ آپ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار تھا، چنانچہ آپ کی تمام ازواج نے آپ کو اس کی اجازت دے دی کہ آنحضرت ﷺ جمال چاہیں بیماری کے دن گزاریں۔ آنحضرت ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر آگئے اور یہیں آپ کی وفات ہوئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کی اسی دن وفات ہوئی جو میری باری کا دن تھا اور اللہ تعالیٰ کا یہ بھی احسان دیکھواں نے جب حضور اکرم ﷺ کو اپنے یہاں بلا یا تو آنحضرت ﷺ کا سر مبارک میرے سینے پر تھا اور آنحضرت ﷺ کا لاعب دہن میرے لاعب دہن سے ملا۔

[راجح: ۸۹۰] مدحیث کے آخری جملہ میں اس تازہ مسواک کی طرف اشارہ ہے جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے دانتوں سے زم کر کے آپ کو دی تھی۔

### باب اگر مرد کو اپنی ایک بیوی سے زیادہ محبت ہو

تو کچھ گناہ نہ ہو گا

(۵۲۱۸) ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا تم سے سلیمان نے بیان کیا، ان سے بیجی نے، ان سے عبید بن حنین نے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنًا، انہوں حضرت عمر بن حنثہ سے کہ آپ حضرت حصہ رضی اللہ عنہما کے یہاں گئے اور ان سے کہا کہ بیٹی اپنی اس سوکن کو دیکھ کر وہو کے میں نہ آجانا ہے اپنے حسن پر اور رسول اللہ ﷺ کی محبت پر تازہ ہے۔ آپ کا اشارہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا (حضرت عمر بن حنثہ نے بیان کیا) کہ پھر میں نے یہی بات آپ کے سامنے دہرائی، آپ مکرا دیئے۔

علوم ہوا کہ جلد حقائق ادا کرنے کے بعد اگر مرد کو اپنی کسی دوسری بیوی سے زیادہ محبت ہے تو گناہگار نہیں ہے۔

باب جھوٹِ موٹھ جو چیزیں نہیں اس کو بیان کرنا کہ مل گئی، اس طرح اپنی سوکن کا دل جلانے کے لئے کرنا عورت کے

سلیمان بن بلال قال : هشام بن غزوة أخبرني أبي عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسأل في مرضه الذي مات فيه : ((أين أنا غدا؟ أين أنا غدا؟)) يريد يوم عاشة، فاذن له وأزواجه يكتون حيث شاء، فكانت في بيته عاشة حتى مات عندها، قالت عائشة : فمات في اليوم الذي كان يذور على فيه في بيته، فقضى الله وَإِن رَأْسَه لَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي، وَخَالَطَ رِيقَه رِيقِي.

[راجح: ۸۹۱]

### ۱۰۶ - باب حُبُّ الرَّجُلِ بَعْض

نسَائِه أَفْضَلَ مِنْ بَعْضِ

۵۲۱۸ - حدثنا عبد العزير بن عبد الله حدثنا سليمان عن يحيى عن عبيدة بن حبيب سمع ابن عباس عن عمر رضي الله عنهما دخل عمر على حفصة فقال: يا بنية لا يغرنك هذه التي أحببها حسنهَا واحب رسول الله ﷺ إياها، يريد عائشة فقصصت على رسول الله ﷺ فتسلم. [راجح: ۸۹۲]

علوم ہوا کہ جلد حقائق ادا کرنے کے بعد اگر مرد کو اپنی کسی دوسری بیوی سے زیادہ محبت ہے تو گناہگار نہیں ہے۔

۱۰۷ - باب الْمُشَبِّعِ بِمَا لَمْ يَنْلَ، وَمَا يُنْهَى مِنْ افْتَحَارِ الصَّرَّةِ

### واسطے منع ہے

(۵۲۱۹) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے جماد بن زید نے بیان کیا ان سے ہشام نے ان سے فاطمہ بنت منذر نے اور ان سے حضرت اسما بنت ابی بکر میں تھے نبی کرم ﷺ سے (دوسری صدی) اور مجھ سے محمد بن شفیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے مجین بن سعید قطان نے بیان کیا ان سے ہشام نے ان سے فاطمہ بنت منذر نے بیان کیا اور ان سے اماء بنت ابو کبر صدیق بنت عٹے نے کہ ایک خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری سوکن ہے اگر اپنے شوہر کی طرف سے ان چیزوں کے حاصل ہونے کی بھی داستانیں اسے سناؤں جو حقیقت میں میرا شوہر مجھے نہیں دیتا تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کہ جو چیز حاصل نہ ہو اس پر فخر کرنے والا اس شخص جیسا ہے جو فریب کا جوڑا یعنی (دوسروں کے کپڑے) مانگ کر پنے

اور لوگوں میں یہ ظاہر کرے کہ یہ کپڑے میرے ہیں، ایسا شخص مارنے والا آخر میں بیش ذمیل و خوار ہوتا ہے۔ گویا آپ نے سوکن کے سامنے بھی غلط بیانی کی اجازت نہیں دی۔ کمال تقویٰ یہی ہے۔

### باب غیرت کا بیان

اور رواہ (مخیرو کے مثی) نے مخیرو سے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ بن شوہر نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ میں تو اپنی بیوی کے ساتھ اگر کسی غیر مرد کو دیکھ لوں تو اسے اپنی تکوار سے فوراً قتل کر ڈالوں اس کو دھار سے نہ کہ چوڑی طرف سے صرف ڈرانے کے لئے (بلکہ اس کا معاملہ ہی ختم کر ڈالوں) اس پر بھی کرم ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں سعد بن شوہر کی غیرت پر حیرت ہو گی خدا کی قسم مجھ کو اس سے بڑھ کر غیرت ہے اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔

**لَتَشْبَهُ** ہوا یہ تھا کہ جب آیت («والذين يرمون النمحصات الابية») (آل نور: ۶) نازل ہوئی جس کا مطلب یہ تھا جو لوگ آزاد بیویوں پر بہتان لگائیں اور وہ ان پر گواہ نہ لاسکیں تو ان کو اسی کوڑے لگاؤ۔ اس وقت سعد بن عبادہ بن شوہر نے کہا یا رسول اللہ! اس آیت میں تو یہ حکم اترایہ میں تو اگر ایسے حرام کام کو دیکھوں تو نہ جھڑکوں نہ ہٹاؤں نہ چار گواہ لاؤں بلکہ اسے فوراً ہی ٹھکانے لگا دوں، میں اتنے گواہ لاؤں کا تقدہ تو زنا کر کے چل دے گا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے انصار سے فرمایا کہ تم اپنے سردار کی غیرت کی باتیں سن رہے ہو۔ انصار بولے یا رسول اللہ! ان کے مزاج میں بہت غیرت ہے، اس کو ملامت نہ کیجئے، اس نے بیش کواری سے نکاح کیا اور

۵۲۱۹ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا  
حماد بن زيد عن هشام عن فاطمة عن  
آمناء عن النبي ﷺ .

وحدثني محمد بن المثنى حدثنا يحيى  
عن هشام حدثني فاطمة عن آمناء ان  
امرأة قالت: يا رسول الله، إن لي صرة،  
لهلن على جناع إن شئت من زوجي  
غير الذي يعطي، فقال رسول الله ﷺ  
((المُشْتَغِلُ بِمَا لَمْ يُغْطِ كُلَّ بَسِ ثُوبِي  
زور)).

### ۱۰۸ - باب الغيرة

وقال ورادة عن المغيرة قال سعد بن  
عبيدة: لو رأيت رجلاً مع امرأة لضربيه  
بالستيف غير مُفتاح. فقال النبي صلى  
الله عليه وسلم: ((اتعجبون من غيرة  
سعد؟ لأنها أَغْيَرُ منه، والله أَغْيَرُ مني)).

جب اسے طلاق دے دی تو اس کی غیرت کی وجہ سے ہم میں سے کسی کو یہ جرأت نہ ہو سکی کہ اس عورت سے نکاح کر سکے۔

(۵۲۲۰) ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا، ان سے اعمش نے بیان کیا، ان سے شقیق نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند اور کوئی نہیں ہے۔ لیکن وجہ ہے کہ اس نے بے حیائی کے کاموں کو حرام کیا ہے اور اللہ سے بڑھ کر کوئی اپنی تعریف پسند کرنے والا نہیں ہے۔

(۵۲۲۱) ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قشی نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے شام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد عروہ بن زبیر نے بیان کیا اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے امت محمد! اللہ سے بڑھ کر غیرت مند اور کوئی نہیں کہ وہ اپنے بندہ یا بندی کو زنا کرتے ہوئے دیکھے۔ اے امت محمد! اگر تمہیں وہ معلوم ہو تابو مجھے معلوم ہے تو تم ہٹنے کم اور روٹے زیادہ۔

۔

۔

۔

(۵۲۲۲) ہم سے موئی بن اسٹیلیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمام بن بیکی نے بیان کیا، ان سے بیکی بن ابی کثیر نے، ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا اور ان سے ان کی والدہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضرت ﷺ فرماتے ہے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں اور (اسی سند سے) بیکی سے روایت ہے کہ ان سے ابو سلمہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔

(۵۲۲۳) ہم سے ابو قیم نے بیان کیا، کہا ہم سے شبیان بن عبد الرحمن نحوسی نے بیان کیا، ان سے بیکی بن ابی کثیر نے، ان سے ابو سلمہ نے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو غیرت اس وقت

5۲۲۰ - حدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَغْمَشُ عَنْ شَفَقِ عَنْ عَنْهُ أَنَّ اللَّهَ نَبْنِ مَسْنَعُودَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْنَى مِنَ اللَّهِ، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَمَ الْفَوَاجِحَ، وَمَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَذْنَخَ مِنَ اللَّهِ)). [راجح: ۴۶۳۴]

5۲۲۱ - حدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْنَعَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((يَا أَمَّةَ مُحَمَّدٍ، مَا أَحَدٌ أَغْنَى مِنَ اللَّهِ أَنَّ يَرَى عَبْدَهُ أَوْ أَمَّةَ يَرْزُقُنِي). يَا أَمَّةَ مُحَمَّدٍ، لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَغْلَمُ، لَضَحِّكُتُمْ لَيلًا وَلَيَكْتُمُ كَثِيرًا)). [راجح: ۱۰۴۴]

آپ کی مراد احوال آخرت سے تھی جو یقیناً آپ کو سب سے زیادہ معلوم تھے۔

5۲۲۲ - حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْتَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَزْوَةَ بْنَ الزَّبِيرِ حَدَّثَهُ عَنْ أَمَّةِ أَسْنَاءِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا شَيْءٌ أَغْنَى مِنَ اللَّهِ)), وَعَنْ يَحْتَى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

5۲۲۳ - حدَّثَنَا أَبُو نُعْمَانَ حَدَّثَنَا شَبَّابًا عَنْ يَحْتَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَغَيْرَهُ اللَّهُ أَنْ يَأْتِي

آئی ہے جب بندہ مومن وہ کام کرے جسے اللہ نے حرام کیا ہے۔  
غیرت اللہ کی ایک صفت ہے۔ الحدیث اس کو بھی اور صفات ہی کی طرح اپنے ظاہر پر محول کرتے ہیں اور اس کی تاویل نہیں  
کرتے اور کہتے ہیں کہ اس کی حقیقت اللہ ہی خوب جانتے۔

(۵۲۲۳) ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو اسامہ  
نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھے میرے  
والد نے خبر دی اور ان سے اسماء بنت ابی مکرمی نے بیان کیا کہ زبیر  
بن شوہن نے مجھ سے شادی کی تو ان کے پاس ایک اونٹ اور ان کے  
گھوڑے کے سواروئے زمین پر کوئی مال، کوئی غلام، کوئی چیز نہیں  
تھی۔ میں ہی ان کا گھوڑا چراتی، پانی پلاتا تی، ان کا ڈول سیتی اور آنا  
گوند تھی۔ میں اچھی طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی۔ انصار کی کچھ  
لڑکیاں میری روٹی پکا جاتی تھیں۔ یہ بڑی سچی اور باذفا غور تھیں۔  
زبیر بن شوہن کی وہ زمین جو رسول اللہ ﷺ نے انسیں دی تھی، اس سے  
میں اپنے سر پر سمجھو رکی گھٹلیاں گھر لایا کرتی تھی۔ یہ زمین میرے گھر  
سے دو میل دور تھی۔ ایک روز میں آری تھی اور گھٹلیاں میرے سر  
پر تھیں کہ راستے میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہو گئی۔ آنحضرت  
ﷺ کے ساتھ قبلہ انصار کے کئی آدمی تھے۔ آنحضرت ﷺ نے مجھے  
بلایا۔ پھر (اپنے اونٹ کو بخانے کے لئے) کہا۔ اخ اخ، آنحضرت ﷺ  
چاہتے تھے کہ مجھے اپنی سواری پر اپنے پیچھے سوار کر لیں لیکن مجھے  
مردوں کے ساتھ چلنے میں شرم آئی اور زبیر بن شوہن کی غیرت کا بھی خیال  
آیا۔ زبیر بن شوہن بڑے ہی بغیرت تھے۔ حضور اکرم ﷺ بھی سمجھ گئے  
کہ میں شرم محسوس کر رہی ہوں۔ اس لئے آپ آگے بڑھ گئے۔ پھر  
میں زبیر بن شوہن کے پاس آئی اور ان سے واقعہ کا ذکر کیا کہ آنحضرت ﷺ  
سے میری ملاقات ہو گئی تھی۔ میرے سر پر گھٹلیاں تھیں اور آنحضرت  
ﷺ کے ساتھ آپ کے چند صحابہ بھی تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنا  
اونٹ مجھے بخانے کے لئے بخالیا لیکن مجھے اس سے شرم آئی اور  
تمہاری غیرت کا بھی خیال آیا۔ اس پر زبیر بن شوہن نے کہا کہ اللہ کی قسم!  
مجھ کو تو اس سے بدار بخی ہوا کہ تو گھٹلیاں لانے کے لئے نکلے اگر تو

۵۲۴ - حدیثاً مَحْمُودًا حَدَّثَنَا أَبُو أَسَاطِة  
حدیثاً هشام قال: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسْنَاءَ  
بْنِتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ:  
لَرَوْجَنِي الرَّبِيعُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ  
وَلَا مَنْلُوكٌ وَلَا شَيْءٌ غَيْرُ نَاصِحٍ وَغَيْرِ  
فَرَسِيهٍ، فَكَنْتُ أَغْلِفُ فَرَسِيَةً وَأَسْنَقِيَ المَاءَ  
وَأَخْرِزُ غَرَبَةً وَأَغْعَنُ، وَلَمْ أَكُنْ أَخْسِنَ  
أَخْبَرَ، وَكَانَ يَخْبِرُ جَارَاتِ لِي مِنَ  
الْأَنْصَارِ، وَكَنْ يَسْنُوَ صِدْقَ، وَكَنْتُ أَنْقُلُ  
النَّوْى مِنْ أَرْضِ الرَّبِيعِ، الَّتِي أَفْطَعَهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
رَأْسِي وَهِيَ مِنِي عَلَى ثَلَاثَيْ فَرَسِيَةِ: فَجَنَّتْ  
يَوْمًا وَالنَّوْى عَلَى رَأْسِي، فَلَفِقَتْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَمَعْهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ:  
((إِخْ بَخْ)), لِيَخْمَلَنِي خَلْفَهُ، فَاسْتَحْيَتْ  
أَنْ أَسِيرَ مَعَ الرِّجَالِ، وَدَكَرَتِ الرَّبِيعُ  
وَغَيْرَتِهِ وَكَانَ أَغْيَرُ النَّاسِ فَعَرَفَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي قَدْ  
اسْتَحْيَتْ، فَمَضَى، فَجَنَّتِ الرَّبِيعُ فَقُلْتَ:  
لَقَبِينِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَعَلَى رَأْسِي النَّوْى وَمَعْهُ نَفَرٌ مِنْ  
أَصْحَابِهِ، فَأَنَاخَ لَأَرْكَبَ، فَاسْتَحْيَتْ مِنْهُ  
وَغَرَّتْ غَيْرَتِكَ، فَقَالَ: وَاللهِ لَحَمْنُكَ

آنحضرت ﷺ کے ساتھ سوار ہو جاتی تو اتنی غیرت کی بات نہ تھی کیونکہ اسماء بنہ بنہ آپ کی سالی اور بھادرج دونوں ہوتی تھیں) اس کے بعد میرے والد ابو بکر بنہ بنہ نے ایک غلام میرے پاس بیچ دیا ہے گھوڑے کا سب کام کرنے لگا اور میں بے ٹکر ہو گئی گویا والد ماجد ابو بکر بنہ بنہ نے (غلام بیچ کر) مجھ کو آزاد کروایا۔

**ارجع:** [۳۱۵۱]

حافظ نے کماں حدیث سے یہ لکھا ہے کہ جب کام حکم آنحضرت ﷺ کی یوں سے خاص تھا اور ظاہر یہ ہے کہ یہ والد تشریح مجاب (پردہ) کا حکم اترے سے پہلے کا ہے اور عورتوں کی بیشہ پر عادت رہی ہے کہ وہ اپنے منہ کو پیلانے مردوں سے ڈھانکتی یعنی گھوٹک کرتی ہیں۔

(۵۲۲۵) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہاں سے اس اعلیٰ بن علیہ نے، ان سے حمید نے، ان سے حضرت انس نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اپنی ایک زوجہ (عائشہ بنہ بنہ) کے یہاں تشریف رکھتے تھے۔ اس وقت ایک زوجہ (زینب بنت جحش بنہ بنہ) نے آنحضرت ﷺ کے لئے ایک پیالے میں کچھ کھانے کی چیز بھیجنی جن کے گھر میں حضور اکرم ﷺ اس وقت تشریف رکھتے تھے انہوں نے خادم کے ہاتھ پر (غصہ میں) مارا جس کی وجہ سے کثرہ گر کر ٹوٹ گیا۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے کٹورا لے کے ٹکڑے جمع کئے اور جو کھانا اس برتن میں تھا اسے بھی جمع کرنے لگے اور (خادم سے) فرمایا کہ تمہاری ماں کو غیرت آگئی ہے۔ اس کے بعد خادم کو روکے رکھا۔ آخر جن کے گھر میں وہ کثرہ ٹوٹا تھا ان کی طرف سے نیا کٹورہ منگلیا گیا اور آنحضرت ﷺ نے وہ نیا کٹورہ ان زوجہ مطہرہ کو واپس کیا جن کا کٹورہ توڑ دیا گیا تھا اور توڑا ہوا کٹورہ ان کے یہاں رکھ لیا جن کے گھر میں وہ ٹوٹا تھا۔

**تشریح** یوں نے یہ کھانا آنحضرت ﷺ کے لئے بیچ دیا۔ حضرت عائشہ بنہ بنہ کو یہ ناگوار ہوا اور غصے میں ایک ہاتھ خدمگار کے ہاتھ پر جو کھانا لایا تھا مار دیا۔ وہ کھانا اس کے ہاتھ سے گر پڑا اور برتن بھی پھوٹ گیا۔ وہ غیرت میں یہ کام کر بیٹھیں غیرت اور رشک عورتوں کا خاصہ ہے شاذ و نادر کوئی عورت اس سے پاک ہوتی ہے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے موادغہ نہیں فرمایا۔ ایک حدیث میں ہے جو کوئی عورت کی غیرت پر صبر کرے اس کو شید کا ثواب ملتا ہے۔

(۵۲۲۶) ہم سے محمد بن ابی بکر مقدی نے بیان کیا، انہوں نے کہا، میں سے معتبر بن سلیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا، میں سے عبد اللہ بن

النوی کان آشہ علیٰ میں رَسُولِکَ مَقْدَه  
قالت: حتی ارسل إليني أبو بکر بنده ذلك  
بعhadim يكتفي سياسة الفرس، فكاناما  
أغتفقي.

[۳۱۵۱]

۵۲۲۵ - حدثنا عليٰ حدثنا ابن علية عن  
حبيبة عن أنس قال: كان النبي ﷺ عند  
بعض نساءه، فازسلت إحدى أمراء  
المؤمنين بصحفة فيها طعام، فضررت  
النبي ﷺ في بيته بيد الخادم فسقطت  
الصحفة فانفلقت، فجمع النبي ﷺ فلق  
الصحفة ثم جعل يجمع فيها الطعام الذي  
كان في الصحافة ويقول: ((عات  
أمشك)), ثم حبس الخادم حتى أتي  
بصحفة من عند النبي هو في بيته، فدفع  
الصحفة الصحيحة إلى النبي كسرت  
صحفتها، وأمسك المكسورة في بيت  
النبي كسرت. [راجع: ۲۴۸۱]

**تشریح** ہوا یہ تھا کہ حضرت عائشہ بنہ بنہ کی اس دن باری تھی وہ آنحضرت ﷺ کے لئے کھانا تیار کر رہی تھیں کہ آپ کی دوسری عورت کی غیرت پر صبر کرے اس کا ثواب ملتا ہے۔

۵۲۲۶ - حدثنا محمد بن ابی بکر  
احمدی، حدثنا مغیر عن عبید الله عن

عمر عمری نے ان سے محمد بن مکندر نے اور ان سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) میں جنت میں گیا، وہاں میں نے ایک محل دیکھا میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا۔ میں نے چاہا کہ اس کے اندر جاؤں لیکن رک گیا کیونکہ تمہاری غیرت مجھے معلوم تھی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، اے اللہ کے نبی! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔

محمد بن المتنکدیر عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال: ((دخلت الجنة، أو أتيت الجنة فانصرت قصرًا، فقلت : لمن هذا؟ قالوا لعمراً بن الخطاب، فارذت أن أدخله فلم يمنعني إلا علمي بغيرتك)). قال عمر بن الخطاب : يا رسول الله، يألي أنت وأمي يا نبئي الله، أو عليك أغمار؟.

[راجع: ۳۶۷۹]

آخرست ملحوظ تمام امت کے لئے پدر بزرگوار کی طرح تھے اور حضرت عمر بن الخطاب کے تو آپ داماد بھی تھے، داماد سر کا عزیز خاص ہوتا ہے، اس لئے یہاں غیرت کا سوال ہی تھا۔

(۵۲۲۷) ہم سے عبدالنے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، انہیں یونس نے، انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا خواب میں میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا۔ وہاں میں نے وہاں دیکھا کہ ایک محل کے کنارے ایک عورت وضو کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ فرشتے نے کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا۔ میں ان کی غیرت کا خیال کر کے واپس چلا آیا۔ حضرت عمر بن الخطاب نے جو اس وقت مجلس میں موجود تھے اس پر رو دیئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر بھی غیرت کروں گا۔

۵۲۲۷ - حدثنا عبد الله أخبرنا عبد الله عن يونس عن الزهرى، أخبرنى ابن المسىب عن أبي هريرة قال : (بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جُلُوسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : (بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَوَاضَّأَ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا؟ قَالَ : هَذَا لِعُمَرَ فَلَدَّكْرَنَتْ غَيْرَتَهُ فَوَلَّتْ مَذْبِرًا)). فَلَكَى عُمَرُ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ قَالَ : أَوْ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْمَار؟.

[راجع: ۳۲۴۲]

**لشیخ** یہ رونا خوشی کا تھا، اللہ کے فضل و کرم اور نوازش کا خیال کر کے کہ حق تعالیٰ نے مجھ تاہیز پر یہ سرفرازی فرمائی کہ بہشت بریں میں میرے لئے ایسا عالی شان محل تیار کیا اسی لئے کہا کہ حضور میں تو آپ کا ادنی خادم ہوں اور میری بیویاں حوریں وغیرہ سب آپ کی خادمیں میں بھلائیں آپ پر کیا غیرت کر سکتا ہوں۔

#### باب عورتوں کی غیرت اور ان کے غصے کا بیان

۱۰۹ - باب غیرة النساء وَوَجْهَنَ

**لشیخ** یہ باب اگلے باب کی بُنْتِ خاص ہے اور غیرت کی قدر تو عورتوں میں نظری ہوتی ہے جس پر موافغہ نہیں لیکن جب حد سے آگے بڑھ جائے تو ملامت کے قابل ہے۔ اس کا قاعدہ جابر بن عتیق کی حدیث میں موجود ہے کہ ایک غیرت اللہ کو پسند ہے یعنی گناہ کے کام پر غیرت آنا اور ایک ناپسند ہے کہ جو کام گناہ نہ ہو اس پر غیرت کرنا۔ حافظ نے کہا کہ اگر عورت خاوند کی

بدکاری یا حق تلفی کی وجہ سے غیرت کرے تو یہ غیرت جائز اور مشروع ہے۔

(۵۲۲۸) ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں خوب پچانتا ہوں کہ کب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو اور کب تم مجھ پر ناراض ہو جاتی ہو۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے عرض کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات کس طرح سمجھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب کی قسم! اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو نہیں ابراہیم کے رب کی قسم! بیان کیا کہ میں نے عرض کیا ہل اللہ کی قسم یا رسول اللہ! (خسے میں) صرف آپ کا نام زبان سے نہیں لیتی۔

[طرفة فی : ۶۰۷۸].  
دل میں تو آپ کی محبت میں غرق رہتی ہوں۔ ظاہر میں غصہ کی وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے بطور ناز محبویت کے ہوا کرتا تھا۔ قطلانی نے کہا اس حدیث سے یہ لکھتا ہے کہ عورت اپنے خاوند کا نام لے سکتی ہے یہ کوئی عیب کی بات نہیں ہے۔

(۵۲۲۹) مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا، کہا ہم سے نفر بن شمیل نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، کہا کہ مجھے میرے والد نے خردی، ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کسی عورت پر مجھے اتنی غیرت نہیں آتی تھی جتنی ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتی تھی کیونکہ حضور اکرم رضی اللہ عنہ اکاذکر بکثرت کیا کرتے تھے اور ان کی تعریف کرتے تھے اور حضور اکرم رضی اللہ عنہ پر وہی کی گئی تھی کہ آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کو جنت میں ان کے موتی کے گھر کی بشارت دے دیں۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ایک بڑی عورت کی تعریف کیا کرتے ہیں، وہ مرگی تو اللہ نے اس سے بہتر بیوی آپ کو دے دی۔ آپ نے فرمایا کہ اس سے بہتر عورت مجھ کو نہیں دی جو نکہ آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر کچھ مواجهہ نہیں فرمایا تو معلوم ہوا کہ ان کی غیرت معاف ہے جو سوکنوں میں ہوا کرتی ہے۔

۱۱۰ - باب ذبِ الرَّجُلِ عَلَى ابْنِهِ  
باب آدمی اپنی بیٹی کو غیرت اور غصہ نہ آنے کے لئے اور

۵۲۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْيَذُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَّةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتَ عَنِي رَاضِيَةً، وَإِذَا كُنْتَ عَلَيَّ غَضِبِي)), قَالَتْ فَقُلْتُ: مِنْ أَينَ تَعْرِفُ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: ((أَمَا إِذَا كُنْتَ عَنِي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَإِذَا كُنْتَ غَضِبِي قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ)), قَالَتْ: فَقُلْتُ أَجَلَ وَاللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَهْجُرُ إِلَّا أَسْمَكَ.

۵۲۲۹ - حَدَّثَنِي أَخْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءِ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا غَزَتْ عَلَى امْرَأَةٍ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَمَا غَزَتْ عَلَى حَدِيدَةٍ لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِيَّاهَا وَثَانِيَهُ عَلَيْهَا وَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَسْرُرَهَا بِيَنْبَيْتِ لَهَا فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ. [راجع: ۳۸۱۶، ۲۶۴۴]

**لَذَّبَجَنِحَ** دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ایک بڑی عورت کی تعریف کیا کرتے ہیں، وہ مرگی تو اللہ نے اس سے بہتر بیوی آپ کو دے دی۔ آپ نے فرمایا کہ اس سے بہتر عورت مجھ کو نہیں دی جو نکہ آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر کچھ مواجهہ نہیں فرمایا تو معلوم ہوا کہ ان کی غیرت معاف ہے جو سوکنوں میں ہوا کرتی ہے۔

اس کے حق میں انصاف کرنے کے لئے کوشش کر سکتا ہے (۵۲۳۰) ہم سے قتبیہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن مخزومہ بن عثیمین نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضرت ﷺ نے میرزا مبرر فرمائے تھے کہ ہشام بن مغیرہ جو ابو جمل کا باپ تھا اس کی اولاد (حارث بن ہشام اور سلم بن ہشام) نے اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کرنے کی بھجو سے اجازت مانگی ہے لیکن میں انہیں ہرگز اجازت نہیں دوں گا یقیناً میں اس کی اجازت نہیں دوں گا ہرگز میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ البتہ اگر علی بن ابی طالب میری بیٹی کو طلاق دے کر ان کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہیں تو میں اس میں رکاوٹ نہیں بونوں گا) کیونکہ وہ (فاطمہ رضی اللہ عنہا) میرے جگہ کا ایک نکلا ہے جو اس کو برا لگے وہ بھجو کو بھی برالگتا ہے اور جس چیز سے اسے تکلیف پہنچتی ہے اس سے بھجو بھی تکلیف پہنچتی ہے۔

دوسری روایت میں یوں ہے کہ میں حرام کو حلال نہیں کرتا نہ حلال کو حرام کرتا ہوں لیکن اللہ کی قسم اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے تحت مل کر نہیں رہ سکتی اس کے بعد حضرت علی بن عثیمین نے فوراً وہ پیغام روک دیا تھا۔

### باب (قیامت کے قریب) عورتوں کا بست ہو جانا مردوں کی

#### کی اور نبی کریم ﷺ سے

ابو موسیٰ بن عثیمین نے روایت کی کہ تم دیکھو گے کہ چالیس عورتیں ایک مرد کے ساتھ ہوں گی اس کی پانچ میں رہیں گی کیونکہ مرد کم رہ جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی

(۵۲۳۱) ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، ان سے قتلاء نے اور ان سے حضرت انس بن عثیمین نے بیان کیا کہ میں تم سے وہ حدیث بیان کروں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ میرے سوایہ حدیث تم سے کوئی اور نہیں بیان کرنے والا ہے۔ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا، آپ فرمائے تھے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ قرآن و حدیث کا علم اٹھا

### فِي الْفَيْرَةِ وَالْإِنْصَافِ

۵۲۳۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيْكَةِ عَنِ الْمُسْنَدِ عَنْ مَخْرُومَةِ، قَالَ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمُعْنَى: ((إِنَّ بَنِي هِشَامَ بْنَ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يُنْكِحُوهَا ابْنَهُمْ عَلَيْهِ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَلَمَّا آذَنَ، ثُمَّ لَمَّا آذَنَ، ثُمَّ لَمَّا آذَنَ، إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطْلِقَ ابْنَتِي وَيُنْكِحَ ابْنَهُمْ، فَإِنَّمَا هِيَ بِضَعْفَةِ مِنِي يُرِيدُنِي مَا أَرَأَبَهَا، وَيُؤْذِنِي مَا آذَاهَا)). هَكَلًا قَالَ.

### ۱۱۱ - بَابُ يَقْلُلُ الرُّجَالَ وَيَكْثُرُ

#### النَّسَاءَ

وَقَالَ أَبُو مُوسَىٰ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((وَتَرَى الرُّجُلُ الْوَاحِدُ تَبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً، يَلْذِنُ بِهِ مِنْ قَلْةِ الرُّجَالِ وَكُثْرَةِ النَّسَاءِ)).

۵۲۳۱ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوَاضِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَاتَدَةَ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا يَحْدُثُكُمْ حَدِيفَةُ سَمِعَتْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، لَا يَحْدُثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ غَيْرِي، سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ

لیا جائے گا اور جھالت بڑھ جائے گی۔ زنا کی کثرت ہو جائے گی اور شراب لوگ زیادہ پینے لگیں گے۔ مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی تعداد زیادہ ہو جائے گی۔ حالت یہ ہو جائے گی کہ پچاس پچاس عورتوں کا سنبھالنے والا (خبرگیر) ایک مرد ہو گا۔

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پچاس پچاس عورتوں میں یہاں کی خبرگیری ایک ہی مرد سے متعلق ہو جائے گی کیونکہ مردوں کی پیدائش کم ہو جائے گی یا وہ لڑائیوں میں مارے جائیں گے۔

باب محرم کے سوا کوئی غیر مرد کسی غیر عورت کے ساتھ  
تمہائی نہ اختیار کر بے اور ایسی عورت کے پاس نہ جائے  
جس کا شوہر موجود نہ ہو سفر و غیرہ میں گیا ہو۔

(۵۲۳۲) ہم سے قتبیہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابو الحیرہ نے اور ان سے عقبہ بن عامر نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں میں جانے سے بچتے رہو اس پر قبیلہ انصار کے ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! دیور کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ (وہ اپنی بھاونج کے ساتھ جا سکتا ہے یا نہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دیور یا جیسی کا جانا ہی تو بلا کت ہے۔

**تشریح** حمو سے خاوند کے وہ رشتہ دار مراد ہیں جن کا نکاح اس عورت سے جائز ہے جیسے خاوند کا بھائی، بھتیجا، بھانجا، پچا، چاڑا جو محروم ہیں جیسے خاوند کا باپ یا بیٹا وغیرہ ان کا تمہائی میں جانا جائز ہے۔

(۵۲۳۳) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عبیین نے بیان کیا، ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا، ان سے ابو معبد نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تمہائی میں نہ بیٹھے۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری بیوی حج کرنے گئی ہے اور میرا نام فلاں غزوہ میں لکھا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تو واپس جا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر۔

الْعِلْمُ، وَيَكْتُرُ الْجَهْلُ، وَيَكْتُرُ الزُّنَاقُ،  
وَيَكْتُرُ شَرْبُ الْخَمْرِ، وَيَقْلُ الْرِّجَالُ،  
وَيَكْتُرُ النِّسَاءُ، حَتَّىٰ يَكُونَ لِعَمْسِينَ  
أَمْرًا أَقْلَمُ الْأَقْلَمِ الْوَاحِدُ). [راجع: ۸۰]

۱۱۲ - بَابٌ لَا يَخْلُوْنَ رَجُلٌ بِأَمْرَأَةٍ  
إِلَّا ذُو مَحْرَمٍ، وَالدُّخُولُ عَلَى  
الْمُفْيَيْةِ

۵۲۳۲ - حَدَّثَنَا قَتْبَيْةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
لَيْثٌ عَنْ يَزِيدٍ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي  
الْخَيْرِ عَنْ عَقْبَةِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ  
الله ﷺ قَالَ: ((إِنَّكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى  
نِسَاءٍ)). فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ: يَا  
رَسُولَ اللهِ، أَفَرَأَيْتَ الْخَمْرَ؟ قَالَ:  
((الْخَمْرُ الْمَوْتُ)).

۵۲۳۳ - حَدَّثَنَا عَلَيٌّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا  
سَفِيَّانَ عَمْرُو عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَخْلُوْنَ رَجُلٌ  
بِأَمْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ)). فَقَامَ رَجُلٌ  
فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفَرَأَيْتَ حَرَجَتْ  
حَاجَةً وَأَكْتَبَتْ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا قَالَ  
((أَرْجِعْ فَحْجَ مَعَ افْرَأَيْكَ)).

امام احمد نے غاہر حدیث پر عمل کر کے فرمایا کہ یہ حکم رجواہ ہے۔ اس لئے کہ جہاد اس کے بدل دوسرے مسلمان بھی کر سکتے ہیں مگر اس کی عورت کے ساتھ۔ سوائے حرم کے اور کوئی نہیں جا سکتا۔

**باب اگر لوگوں کی موجودگی میں ایک مرد و سری (غیر حرم)**  
الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ عِنْدَ النَّاسِ  
عورت سے تھائی میں کچھ بات کرے تو جائز ہے

مطلوب یہ ہے کہ عورت کو تھائی میں کسی مرد سے کچھ کہنا یا کوئی دین کی بات پوچھنا منع نہیں ہے کہ دونوں ایک طرف جا کر باشیں کر لیں۔

(۵۲۳۲) ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا، انہوں نے حضرت انس بن مالک بنثیلہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نبی کرم شیعیل کے پاس آئیں اور آنحضرت شیعیل نے اس سے لوگوں سے ایک طرف ہو کر تھائی میں گفتگو کی۔ اس کے بعد آنحضرت شیعیل نے فرمایا کہ تم لوگ (معنی انصار) مجھے سب لوگوں سے زیادہ عزیز ہو۔

تھائی سے یہی مطلب ہے کہ ایسے مقام پر گئے جہاں دوسرے لوگ اس کی بات نہ سن سکیں۔

**باب زنانے اور یہودی سفر میں**  
عورتوں کے پاس نہ آئیں۔

(۵۲۳۵) ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے زینب بنت ام سلمہ عیشیت نے اور ان سے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ عیشیت نے کہ نبی کرم شیعیل ان کے یہاں تشریف رکھتے تھے، گھر میں ایک مغیث نامی مخت بھی تھا۔ اس مخت (یہودی) نے حضرت ام سلمہ کے بھائی عبد اللہ بن ابی امیہ بنثیلہ سے کہا کہ اگر کل اللہ نے تمہیں طائف پر فتح عنایت فرمائی تو میں تمہیں غیلان کی بیٹی کو دکھاؤں گا کیونکہ وہ سامنے آتی ہے تو (مٹاپے کی وجہ سے) اس کے چارٹکنیں پڑ جاتی ہیں اور جب پیچھے پھرتی ہے تو آٹھ ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد آنحضرت شیعیل نے (ام سلمہ سے) فرمایا کہ یہ (مخت) تمہارے

۵۲۳۴ - حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَنْدَرٌ حَدَّثَنَا شَعْبَةُ عَنْ هِشَّامٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَّسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَّا بِهَا فَقَالَ: ((وَاللَّهِ إِنَّكُنْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيِّ)).

[راجع: ۳۷۸۶]

**باب مَنْ يُنْهَى مِنْ دُخُولِ**  
الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْمَرْأَةِ

ای طرح لوگوں میں بھی ان کا بے تحاشہ داخلہ نہیں ہونا چاہئے۔

۵۲۳۵ - حدَّثَنَا عُثْمَانَ بْنَ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَّامِ بْنِ غُرْزَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَبِيبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهُ، وَفِي الْبَيْتِ مُحَكَّثٌ فَقَالَ الْمُحَكَّثُ لِأَخِي أَمِّ سَلَمَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمِّيَّةَ: إِنْ قَعَ اللَّهُ لَكُمُ الطَّائِفَ غَدَّاً أَذْلُكُ عَلَى ابْنَةِ عَيْلَانَ، فَلَمَّا تَقْبَلَ بِأَرْتِيعٍ وَتَذَبَّرَ بِشَمَانَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَذْخُلُنَّ هَذَا عَلَيْكُمْ)).

[راجح: ۴۳۲۴]

کیونکہ جب یہ عورتوں کے حسن و فتح کو پہچانتا ہے تو تمارے حالات بھی جا کر اور مردوں سے ہبان کرے گا۔ حافظ نے کہا اس حدیث سے ان لوگوں سے بھی پرداز کا حکم لٹاتا ہے جو عورتوں کا حسن و فتح پہچانیں، اگرچہ وہ زنانے پا تینہزے ہی کہنے نہ ہوں۔ بعد میں حضرت غیلان اور ان کی یہ لاکیاں مسلمان ہو گئے تھے۔ غیلان کے گھر میں دس عورتیں تھیں، آپ نے چار کے علاوہ اوروں کے چھوڑ دینے کا اس کو حکم فرمایا (خبر الجاری)

### باب عورتِ جشیوں کو دیکھ سکتی ہے

اگر کسی فتنے کا ذرہ نہ ہو

۱۱۵ - باب نظرِ المرأة إلى

الجَهْشِ وَنَخْوَهِمْ مِنْ غَيْرِ رَيْةٍ

**لشیح** حافظ نے کہا کہ عورت بیگانے مردوں کو دیکھ سکتی ہے بشرطیکہ نظر بد نہ ہو۔ بعضوں نے اس لئے منع کیا ہے حضرت ام سلمہ **لشیح** کی حدیث سے دلیل لی ہے کہ تم تو اندھی نہیں ہو مگر نیت خراب نہ ہو تو صحیح جواز ہے کیونکہ عورتیں مسجدوں اور بازاروں میں جاتی ہیں وہ اپنے منہ پر نقاب رکھتی ہیں مگر مرد کو نقاب نہیں کرتے لاحالہ ان پر نظر پر سکتی ہے۔

امام غزالی نے کہا ہی حدیث سے ہم یہ کہتے ہیں کہ مردوں کا چہرہ عورت کے حق میں ایسا نہیں ہے جیسا عورتوں کا چہرہ مردوں کے حق میں ہے تو غیر مرد کو دیکھنا اس وقت حرام ہو گا جب قفسہ کا ذرہ ہو، اگر یہ نہ ہو تو حرام نہیں اور یہ شہر زمانہ میں مرد کلے منہ اور عورتیں نقاب ڈالے پھرتی ہیں۔ اگر عورتوں کو مردوں کا دیکھنا مطلقاً حرام ہوتا تو مردوں کو بھی نقاب ڈال کر لٹکنے کا حکم دیا جاتا یا باہر نکلنے سے ان کو بھی منع کر دیا جاتا۔ امام نووی نے کہا کہ متن اور دونوں ہتھیلیاں نہ مرد کی ستریں نہ عورت کی اور یہ اعضاء ہر ایک دوسرے کو دیکھ سکا ہے گو کروہ ہے۔ کتنی ہی احادیث سے عورتوں کا کام کاچ وغیرہ میں اور جادو میں لٹکنا ثابت ہوتا ہے اور زخیوں کی مرہم پئی کرنا، مجبدین کا کھانا وغیرہ پکانا اور یہ امور ممکن نہیں ہیں جب تک عورتوں کی نظر مردوں پر نہ پڑے لیکن یہ جواز صرف اسی صورت میں ہے جب قفسہ کا ذرہ نہ ہو اگر قفسہ کا ذرہ ہو تو عورت کا غیر مرد کو دیکھنا سب کے نزدیک ناجائز ہے۔

۵۲۳۶ - حدَثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ (۵۲۳۶) ہم سے اسحاق بن ابراهیم حنظلی نے بیان کیا، ان سے عیینی  
الْحَنْظَلِيُّ عَنْ عَيْنِي عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ  
الرُّهْبَرِيِّ عَنْ عَرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَرُّنِي  
بِرِدَانِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْجَهْشِ يَلْعَبُونَ فِي  
الْمَسْجِدِ، حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَسْأَمَ  
فَاقْدِرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْمُحَدِّيَةِ السُّنْ  
الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهِو. [راجح: ۴۵۴]

**لشیح** کان ذالک عام قدامہم سنہ سبع و لعائشہ یومنداست عشرہ سنہ و ذالک بعد الحججہ فیسعدل به علی جواز نظر المرأة الى  
الرجل (توشیح) یعنی یہ لمحہ کا واقعہ ہے حضرت عائشہ یعنی ہبھی عمر اس وقت سولہ سال کی تھی، یہ آیت حجاب کے نزول کے بعد کا واقعہ ہے۔ پس اس سے غیر مرد کی طرف عورت کا نظر کرنا جائز ثابت ہوا بشرطیکہ یہ دیکھنا نیت بد کے ساتھ نہ ہو اس پر بھی نہ دیکھنا بہترے۔

## باب عورتوں کا کام کاج کے لئے باہر نکلنا

درست ہے

(۵۲۳) ہم سے فروہ بن ابی المغاربہ نے بیان کیا، کہا ہم سے علی بن مسروہ نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والدے اور ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ ام المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہؓ رات کے وقت باہر نکلیں تو حضرت عمرؓ نے انہیں دیکھ لیا اور پوچھا گئے۔ پھر کہا اے سودہ! اللہ کی حسم! تم سے چھپ نہیں سکتیں۔ جب حضرت سودہؓ نے اپنی بیوی کشمکش کے پاس آئیں تو آنحضرتؓ سے اس کا ذکر کیا۔ آنحضرتؓ اس وقت میرے مجرے میں شام کا کھانا کھا رہے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں گوشت کی ایک ہڈی تھی۔ اس وقت آپ پر وحی نازل ہوئی شروع ہوئی اور جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں اجازت دی گئی ہے کہ تم اپنی ضروریات کے لئے باہر نکل سکتی ہو۔

[راجح: ۱۴۶] **تشریح** آج کے دور نازک میں ضروریات زندگی اور معاشی جدوجہد اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ اکثر مواقع پر عورتوں کو بھی گھر سے پرداز کر کے عورتیں باہر نکلیں۔

## باب مسجد وغیرہ میں جانے کے لئے عورت کا اپنے شوہر سے

اجازت لینا

## ۱۱۶ - باب خُرُوجِ النَّسَاءِ

لِحَوَالِجَهْنَمِ

۵۲۳۷ - حَدَّثَنَا فَرُوْهَ بْنُ أَبِي الْمَغْرَبَةِ حَدَّثَنَا عَلَيٌّ بْنُ مُسْنَهٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجَتْ سَوْدَةُ بْنَتُ زَمْعَةَ لَيْلًا فَرَآهَا عَمَرُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ: إِنَّكِ وَاللَّهِ يَا سَوْدَةَ مَا تَخْفِينَ عَلَيْنَا، فَرَجَعَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ وَهُوَ فِي حَجَرَاتِي يَعْتَشِي، وَإِنَّ فِي يَدِي لَعْنَقًا فَأَنْزَلَ عَلَيْهِ فَرِيعَ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ: ((فَذَلِكَ أَدِنَ لِكُنْ أَنْ تَخْرُجَنِ لِحَوَالِجَهْنَمِ)).

[راجح: ۱۴۶]

## ۱۱۷ - باب اسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ زُوْجِهَا

فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ

دوسری حدیث میں ہے ”اللہ کی لوہنیوں کو اللہ کی مسجدوں میں جانے سے نہ روکو پھر جس کام کی اللہ نے اجازت دی ہے اسے تم کون ہو روکنے والے۔“ حافظ نے قاضی عیاض کے اس قول کا رد کیا ہے کہ ازواج مطہرات کے لئے خاص ایسے مجاب کا حکم تھا کہ ان کے منہ اور ہتھیلیاں بھی نہ دکھائی دیں اور نہ ان کا بجھ دکھائی دے اور اسی لئے حضرت حفصہؓ جب حضرت عمرؓ کے جنائز پر آئیں تو عورتوں نے پرداز کر لیا کہ ان کا بجھ بھی نہ دکھائی دیا اور حضرت زینبؓ نے بھی ایک قبہ بنایا گیا۔ حافظ نے کہا بہت سی حدیثوں سے یہ لکھا ہے کہ آنحضرتؓ کی یویاں حج اور طواف کیا کرتی تھیں، مساجد میں جایا کرتی تھیں اور صحابہ کرامؐ اور دوسرے لوگ پردازے میں سے ان کی باتیں سنتے تھے۔ (وحید الزمان) میں کہتا ہوں اگر قاضی عیاض کا قول صحیح بھی ہو تو ایسا پرداز کہ عورت کا بجھ بھی نہ معلوم ہوا ازواج مطہرات سے خاص تھا عام عورتوں کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ خواہ مخواہ ذویہ میں لکھن بلکہ برقدہ اوڑھ کر یا چادر سے جسم کو ڈھانک کر دہ باہر نکل سکتی ہیں امام بخاریؓ نے غیر مسجد کو بھی مسجد پر قیاس کیا ہے گرسب میں یہ شرط ضروری ہے کہ فتنے کا ذرہ نہ ہو۔

(۵۲۳۸) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے غیان ثوری نے بیان کیا، کہا ہم سے زہری نے، ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد (حضرت عبد اللہ بن عمرؓ) نے اور ان سے نبی کرمؐ نے کہ جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد میں (نماز پڑھنے کے لئے) جانے کی اجازت مانگتے تو اسے نہ روکو بلکہ اجازت دے دو۔

۵۲۳۸ - حدثنا عَلَيْهِ النَّبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفِيَّانَ حَدَّثَنَا الرُّهْفِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةٌ أَحَدَكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُهَا.

[راجع: ۸۶۵]

**لشیخ** معلوم ہوا کہ عورتیں مساجد میں باجازت شوہر پر دے کے ساتھ نماز کے لئے جاسکتی ہیں قال ابن القین ترجم بالغروج الى المسجد وغيره واقتصر في الباب على حديث المسجد واجاب الكرماني بأنه قاس معنده عليه والجامع بهي ظاهر وبشرط في الجميع من الفتنة ونحوه (فتح الباري) یعنی ابن تیمیہ کہ حضرت امام نے مسجد اور علاوه مسجد کی طرف عورت کے لئے کا باب ہاندھا ہے اور حدیث وہ لائے ہیں جس میں صرف مسجد ہی کا ذکر ہے۔ کمالی نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ علاوه مسجد کو مسجد ہی کے اوپر قیاس کر لیا ہے۔ حدیث اور باب میں مطابقت ظاہر ہے اور عورت کے مساجد وغیرہ کی طرف لئے کے لئے امن کا ہونا شرط ہے۔

باب دودھ کے رشتے سے بھی عورت حرم ہو جاتی ہے، بے

۱۱۸ - بَابٌ مَا يَحِلُّ مِنَ الدُّخُولِ

وَالنَّظَرُ إِلَى النِّسَاءِ فِي الرَّضَاعَ

۵۲۳۹ - حدثنا عبد الله بن يوسف،  
أخبرنا مالك عن هشام بن عمروة عن أبيه  
عن عائشة رضي الله عنها أنها قالت:  
 جاءَ عَمِيٌّ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ  
 فَأَيْنَتْ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ  
 ﷺ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ  
 ذَلِكَ، فَقَالَ: ((إِنَّهُ عَمُّكَ، فَاذْنِي لَهُ)).  
 قَالَتْ فَقُلْتَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّمَا  
 أَرْضَعْتِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعِنِي الرَّجُلُ،  
 قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّهُ عَمُّكَ  
 فَلَيْلِيجُ عَلَيْكَ)). قَالَتْ عائشة: وَذَلِكَ بَعْدَ  
 أَنْ ضُرِبَ عَلَيْنَا الْجِحَابُ قَالَتْ عائشة  
 يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ.

پر دہا سے دیکھ سکتے ہیں

(۵۲۴۰) ہم سے عبد اللہ بن یوسف تیمیہ نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالکؓ نے خبر دی، انہیں ہشام بن عروہ نے، انہیں ان کے والد عروہ بن زبیر نے اور ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میرے دودھ (رضائی) چجا (فلح) آئے اور میرے پاس اندر آئے کی اجازت چاہی لیکن میں نے کہا کہ جب تک میں رسول اللہؐ سے پوچھ نہ لوں، اجازت نہیں دے سکتی۔ پھر آپؐ تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ تو تمہارے رضائی چجا ہیں، انہیں اندر بلالو۔ میں نے اس پر کہا کہ یا رسول اللہ؟ عورت نے مجھے دودھ پلایا تھا کوئی مرد نے تھوڑا ہی پلایا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہیں تو وہ تمہارے چجا ہی (رضائی) اس لئے وہ تمہارے پاس آسکتے ہیں، یہ واقعہ ہمارے لئے پر دہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ خون سے جو چیزیں حرام ہوتی ہیں رضاعت سے بھی وہ حرام ہو جاتی ہیں۔

**لشیخ** وہ باصل فی ان الرضاع حکم النسب من اباحة الدخول على النساء وغير ذلك من الاحكام كذلك الفتح یعنی یہ حدیث اس بارے میں بطور اصل کے ہے کہ عورتوں پر غیر مردوں کا داخل ہونا مباح ہے جب کہ وہ دودھ کا رشتہ رکھتے ہوں کیونکہ

دودھ کا رشتہ بھی خون ہی کے رشتے کے برابر ہے۔

۱۱۹- باب لا تُباشرِ المرأةُ المرأةَ

### فَتَسْعَتْهَا لِزَوْجِهَا

۵۲۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفِيَّانَ عَنْ مُنْصُورٍ عَنْ أَبِيهِ وَالْبَلِّ عَنْ عَنْبُو اللَّهِ بْنِ مَسْنُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لا تُباشرِ المرأةُ المرأةَ فَتَسْعَتْهَا لِزَوْجِهَا كَائِنَةً يَنْظُرُ إِلَيْهَا)).

[طرفة فی : ۵۲۴۱]

**شیخ** حافظ نے کہا اسی طرح مرد کو غیر عورت کے ستر کی طرف اور عورت کو غیر مرد کے ستر کی طرف دیکھنا حرام ہے۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ مرد بھی دوسرے مرد سے بدن نہ لگائے مگر ضرورت سے اور مصالحہ کے وقت ہاتھوں کام لانا جائز ہے۔ اسی طرح ہاپ اپنے بچوں کو شفقت کی راہ سے بوسہ دے سکتا ہے۔ کسی صالح شخص کے ہاتھ کو از راہ محبت بوسہ دے سکتے ہیں جیسے صحابہ کرام آنحضرت ﷺ کے ساتھ کیا کرتے تھے لیکن دنیادار امیر کے ہاتھ کو اس کی مالداری کی وجہ سے بوسہ دینا جائز ہے۔ (وحیدی) آجکل کے نام نہاد پر و مشائخ جو اپنے ہاتھوں اور پیروں کو بوسہ دلاتے ہیں یہ قطعاً ناجائز ہے۔ (بوسہ کے متعلق یاد رکھئے کہ پانچ قسم کے بوسے ہوتے ہیں جن کے جواز کی صورتیں صرف یہ ہیں اس کے علاوہ جو بھی صورت ہو ناجائز۔ سمجھیں (۱) بنت کا بوسہ باپ یا ماں اپنی اولاد کو دے۔ (۲) ابوت کا بوسہ اولاد والدین کو دے۔ (۳) مودت کا بوسہ ساتھی ساتھی کو دے یا ہم عمر ہم عمر کو دے۔ (۴) شفقت کا بوسہ بڑا چھوٹا کو دے۔ ان قسموں کا محل ہاتھ پا پیشانی ہے رخار نہیں۔ (۵) شوت کا بوسہ خاوند یا بیوی ایک دوسرے کو دیں۔ (عبد الرشید تونسی)

۵۲۴۱- حَدَّثَنَا عَمَّرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عَيَّاثٍ حَدَّثَنَا أَبِيهِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي شَفِيقٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لا تُباشرِ المرأةُ المرأةَ فَتَسْعَتْهَا لِزَوْجِهَا كَائِنَةً يَنْظُرُ إِلَيْهَا)).

[راجع: ۵۲۴۰]

**شیخ** فان الحكم في هذا النهي خشية ان يعجب الزوج الوصف المذكور فيفضي ذلك الى تطبيق الواصفة او الى الافتتان بالموصفة (فتح الباري)، يعني اس نهي مبنى على حكمت یہ ہے کہ ذر ہے کہ کہیں خاوند اس عورت کا علیہ من کراس پر فدا ہو کر اپنی عورت کو طلاق نہ دے دے یا اس کے نزد میں جلتا نہ ہو جائے۔ نیز یہ بھی ضروری ہے کہ ایک مرد دوسرے کے اعضا مخصوصہ نہ دیکھے کہ یہ بھی موجب لعنت ہے۔ آج کے مغرب زدہ لوگ عام گزر گاہوں پر کھڑے ہو کر پیشab کرتے اور اپنی بے حیائی کے کھلے

عام مظاہرہ کرتے ہیں ایسے مسلمانوں کو اللہ سے ذرا تباہ ہے کہ ایک دن ہاگزور اُس کے سامنے حاضری دینی ہے۔ وَاللَّهُ التَّوْفِيقُ۔  
۱۲۰ - باب قَوْلِ الرَّجُلِ : لَا طُوفَنٌ  
باب کسی مرد کا یہ کہنا کہ آج رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس ہو آؤں گا

**اللَّيْلَةُ عَلَى نِسَائِهِ**

**لَتَبَعِّدْ** حضرت امام بخاری یہ باب اس لئے لائے ہیں کہ اگر کوئی مرد اپنی بیویوں کی ہاری اس طرح سے شروع کرے تو درست ہے لیکن ہاری مقرر ہو جانے کے بعد پھر ایسا کرنا درست نہیں۔

(۵۲۳۲) مجھ سے محمود بن فیلان نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرزاق نے، کہا ہم کو سعمر نے خردی، انہیں عبد اللہ بن طاؤس نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سلیمان بن داؤد مسلمانہ السلام نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی سو بیویوں کے پاس ہو آؤں گا (اور اس قبلت کے نتیجہ میں) ہر عورت ایک لڑکا بخنگی تو سو لڑکے ایسے پیدا ہوں گے جو اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے۔ فرشتہ نے ان سے کہا کہ ان شاء اللہ کہہ لیجئے لیکن انہوں نے نہیں کہا اور بھول گئے۔ چنانچہ آپ تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک کے سوا کسی کے پیدا بھی پیدا نہ ہوا اور اس ایک کے پیدا بھی آدھا چھپ پیدا ہوا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی مراد برآتی اور ان کی خواہش پوری ہونے کی امید زیادہ ہوتی۔

**لَتَبَعِّدْ** لم يبحث مرادہ قال ابن البین لان الحنت لا يكون الاعن بین قال وبتحتمل ان يكون سلیمان فی ذالک قلت او نزل الفاکید المستفاد من كونه لاطوفن الليلة (فتح) یعنی لفظ لم يبحث کا مطلب یہ ہے کہ ان کی مراد کے خلاف نہ ہوتا۔ ابن تین نے کہ حنت قسم سے ہوتی ہے لذا احتمال ہے کہ حضرت سلیمان ﷺ نے اس امر پر قسم کھائی ہو یا ان کا جملہ لاطوفن الليلة یعنی قسم کی جگہ ہے جو ان شاء اللہ نہ کرنے سے پوری نہ ہوگی۔

باب آدمی سفر سے رات کے وقت اپنے گھر نہ آئے یعنی لم سفر کے بعد ایسا نہ ہو کہ اپنے گھر والوں پر تمہت لگانے کا موقع پیدا ہو یا ان کے عیب نکالنے کا

(۵۲۳۳) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے محارب بن دثار نے بیان کیا، کہا کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کسی شخص سے رات کے وقت اپنے گھر (سفر سے اچاک) آئے

۵۲۴۲ - حدَّثَنَا مُحَمَّدًا حَدَّثَنَا عَنْهُ الرَّازِقَ أَخْبَرَنَا مَغْمُرٌ عَنْ أَبْنِ طَلَوْسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ هُرَيْزَةَ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : لَا طُوفَنُ اللَّيْلَةِ بِمَائَةٍ امْرَأَةٌ، تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ غَلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ : قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَلَمْ يَقْلُ وَتَسْبِي، فَأَطَافَ بِهِنْ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنْ إِلَّا امْرَأَةٌ يُصْنَفَ إِنْسَانٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَخْتَ، وَكَانَ أَرْجُحُ لِحَاجَتِهِ).

**۱۲۱ - باب لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ وَلَيْلَاهُ**

**إِذَا أَطَالَ الْغَيْبَةَ**

مَخَالَةً أَنْ يَخْوُنُهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَهُمْ ۵۲۴۳ - حدَّثَنَا آدُمَ حَدَّثَنَا شَفَعَةَ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دَفَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَنْدِي اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِي الرَّجُلُ أَهْلَهُ